رسول اکرم ﷺ کی

تعلیمات و معمولات

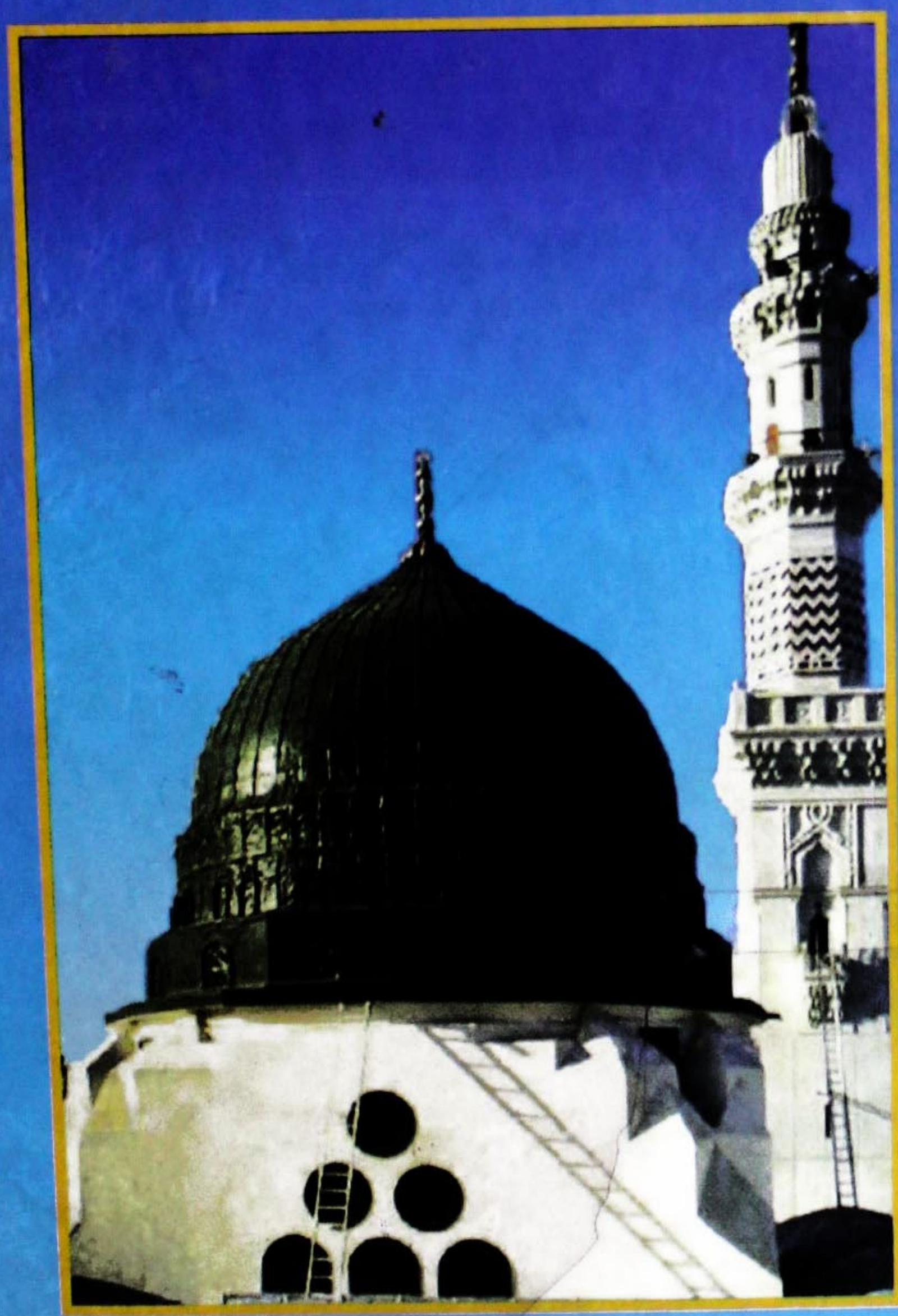

محمد کلیم آرائیں

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

تعلیمات و معمولات

علی اصغر چودھری

سنگِ میل پبلی کیشنز ○ لاہور

Marfat.com

297.63 Ali Asghar Chaudhry
Rasool-e-Akram (P.B.U.H.) Ki ta`limat wa ma`molaat / Ali Asghar Chaudhry. - Lahore :Sang-e-Meel Publications, 1999.
347 p.
1. Swaneh I.Title.

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ سنگ میل پبلی کیشنز/ مصنف سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کہیں بھی شائع نہیں کیا جا سکتا اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتحال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کاروائی کا حق محفوظ ہے

2000.

نیاز احمد نے

زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور سے چھپوا کر

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

سے شائع کی۔

ISBN: 969-35-0256-6

سنگ میل پبلی کیشنز لاہور

Sang-e-Meel Publications

25 Shahrah-e-Pakistan (Lower Mall), P.O. Box 997 Lahore-54000 PAKISTAN

Phones: 7220100-7228143 Fax: 7245101

http://www.sang-e-meel.com e-mail: smp@sang-e-meel.com

Chowk Urdu Bazar Lahore. Pakistan. Phone 7667970

Marfat.com

فہرست

۱۔ انتساب

۲۔ اشارہ ۲۳

۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ۲۴

۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور اس کی غرض وغایت ۴۶

۵۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید ۴۹

۶۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث قدسی ۵۷

۷۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ارشاداتِ مبارکہ ۶۰

۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۶۲

۹۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صوفیائے کرام ۶۴

حصہ اوّل

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ۷۰

۱۔ تعلیم اور اس کے آداب

I۔ حقوق

II۔ فضائل

III۔ آداب

۲۔ اسلام

۳۔ اسلام کی خوبی

۴۔ اسلام کی تعلیم

۵۔ اسلامی تعلیم کی غرض وغایت

۶۔ کلمہ

۷۔ طہارت

۸۔ قضائے حاجت

۹۔ قضائے حاجت کا مقام

Marfat.com

۱۰۔ استنجاء

۱۱۔ استنجے کے مسائل

۱۲۔ غسل

۱۳۔ غسل جنابت

۱۴۔ غسل کب سنت ہے

۱۵۔ مسواک

۱۶۔ وضو

۱۷۔ وضو کا طریقہ

۱۸۔ وضو کے آداب

۱۹۔ وضو پر وضو

۲۰۔ وضو کی درمیانی دُعا

۲۱۔ وضو کے بعد دُعا

۲۲۔ تحیۃ الوضو

۲۳۔ تیمم

۲۴۔ تیمم کے فرائض

۲۵۔ مسجد

۲۶۔ مسجد کی فضیلت

۲۷۔ مسجد کی نماز

۲۸۔ مسجد کے حکام

۲۹۔ مسجد کی صفائی

۳۰۔ مسجد کی تعمیر

۳۱۔ مسجد کا احترام

۳۲۔ مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

۳۳۔ مسجد سے باہر نکلنے کی دُعا

۳۴۔ تحیۃ المسجد

۳۵۔ اذان

۳۶۔ اذان کا جواب

۳۷۔ اذان کی دُعا

۳۸۔ اذان اور اقامت

۳۹۔ سفر میں اذان اور اقامت و امامت

۴۰۔ جماعت کی اہمیّت

۴۱۔ جماعت کی نیّت

۴۲۔ جماعت کی فضیلت

۴۳۔ جماعت میں شرکت

۴۴۔ صف کی ترتیب

۴۵۔ صف کی درستگی

۴۶۔ پہلی صف

۴۷۔ تکبیر اولیٰ

۴۸۔ امام

۴۹۔ امامت

۵۰۔ مقتدی

۵۱۔ ایک یا دو مقتدی

۵۲۔ نماز

۵۳۔ نماز میں نگاہ

Marfat.com

۵۴۔ نماز میں تاخیر

۵۵۔ نماز میں تساہل

۵۶۔ قضاء نماز

۵۷۔ نماز کے اوقات

۵۸۔ نماز کے اوقات ممنوعہ

۵۹۔ اوقات نماز کے لیے حکم

۶۰۔ نماز ظہر

۶۱۔ نماز عشاء

۶۲۔ عورت کی نماز

۶۳۔ نمازی

۶۴۔ آمین

۶۵۔ نماز جمعہ

۶۶۔ نماز جمعہ کا اہتمام

۶۷۔ نماز عید

۶۸۔ سنت موکدہ

۶۹۔ وتر

۷۰۔ نوافل

۷۱۔ رات کا قیام

۷۲۔ نماز تہجد

۷۳۔ نماز تہجد کا افضل وقت

۷۴۔ نماز اشراق

۷۵۔ صلوٰۃ اوابین

۷۶۔ صلوٰۃ التسبیح

۷۷۔ صلوٰۃ الحاجات

۷۸۔ استغفار

۷۹۔ گناہ و استغفار

۸۰۔ استغفار کی برکات

۸۱۔ سید الاستغفار

۸۲۔ تسبیحات

I۔ دو کلمے

II۔ چار کلمے

III۔ وظیفہ

IV۔ دس غلام

V۔ خزانہ جنت

VI۔ ننانوے بیماریاں

VII۔ اجر عظیم

VIII۔ افضل الذکر

۸۳۔ وظائف صبح و شام

۸۴۔ صبح کی دعا

۸۵۔ دعا

۸۶۔ دعا کا طریقہ

۸۷۔ دعا میں آمین کہنا

۸۸۔ دعا میں عجلت

۸۹۔ سجدے میں دعا

Marfat.com

۹۰۔ غائبانہ دُعا

۹۱۔ دُعا یقین کے ساتھ

۹۲۔ عافیت کی دُعا

۹۳۔ بے خوابی کی دُعا

۹۴۔ مصیبت و غم کی دُعا

۹۵۔ حالت کرب کی دُعا

۹۶۔ فکر و پریشانی کی دُعا

۹۷۔ موت کی دُعا

۹۸۔ قرض کی دُعا

۹۹۔ قوت و طاقت کی دُعا

۱۰۰۔ ڈراؤنے خواب کی دُعا

۱۰۱۔ مصیبت زدہ کو دیکھ کر دُعا

۱۰۲۔ خطرے کی دُعا

۱۰۳۔ بخشش کی دُعا

۱۰۴۔ دُعائے سحر گاہی

۱۰۵۔ اذان و اقامت کے درمیانی وقفے کی دُعا

۱۰۶۔ رات کی دُعائیں

۱۰۷۔ جامع دُعا

۱۰۸۔ درود شریف اور قبولیت دُعا

۱۰۹۔ درود شریف

۱۱۰۔ قربانی

۱۱۱۔ قربانی کا ارادہ

۱۱۲۔ قربانی کے جانور

۱۱۳۔ قربانی کا بڑا جانور اور حصے

۱۱۴۔ قربانی کا طریقہ

۱۱۵۔ قربانی کی دُعا

۱۱۶۔ قربانی کا گوشت

۱۱۷۔ قربانی کے ایام

۱۱۸۔ رمضان المبارک

۱۱۹۔ رمضان المبارک کی آخری رات

۱۲۰۔ شب قدر

۱۲۱۔ شب قدر کی دُعا

۱۲۲۔ روزہ کی برکت

۱۲۳۔ روزہ کی فضیلت

۱۲۴۔ روزہ کی اہمیت

۱۲۵۔ روزہ سے غفلت

۱۲۶۔ مستحبات اعتکاف

۱۲۷۔ خاص روزے

۱۲۸۔ شوال کے روزے

۱۲۹۔ ایام ابیض کے روزے

۱۳۰۔ ذی الحجہ کے روزے

۱۳۱۔ پندرہویں شب کا روزہ

۱۳۲۔ سحری

۱۳۳۔ افطار

۱۳۴۔ افطار میں جلدی

۱۳۵۔ تراویح

۱۳۶۔ صدقہ فطر

۱۳۷۔ صدقہ

۱۳۸۔ صدقہ کی برکات

۱۳۹۔ صدقہ کی حقیقت

۱۴۰۔ افضل صدقہ

۱۴۱۔ صدقہ کے مستحق

۱۴۲۔ حج

۱۴۳۔ حج و عمرہ

۱۴۴۔ رسول اکرم ﷺ کے حج و عمرے

۱۴۵۔ مردوں کا احرام

۱۴۶۔ عورتوں کا احرام

۱۴۷۔ عورتوں کا عذر شرعی

۱۴۸۔ حالت احرام

۱۴۹۔ تلبیہ

۱۵۰۔ کلمات تلبیہ

۱۵۱۔ دُعا بعد از تلبیہ

۱۵۲۔ سواری پر طواف

۱۵۳۔ ملتزم

۱۵۴۔ حلق (سر منڈوانا)

۱۵۵۔ حجرِ اسود و رکن یمانی

۱۵۶۔ حجرِ اسود

۱۵۷۔ رکن یمانی

۱۵۸۔ عرفات

۱۵۹۔ یوم عرفہ کی منزلت

۱۶۰۔ یوم عرفہ

۱۶۱۔ میقات

۱۶۲۔ طوافِ وداع

۱۶۳۔ حجۃ الوداع

۱۶۴۔ مکہ مکرمہ

۱۶۵۔ مدینہ منورہ

۱۶۶۔ مسجد نبویؐ

۱۶۷۔ روضہ اقدس ﷺ

۱۶۸۔ زیارتِ روضہ رسول ﷺ

۱۶۹۔ زکوٰۃ

۱۷۰۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے

۱۷۱۔ جہاد

۱۷۲۔ شہادت

۱۷۳۔ قرآن

۱۷۴۔ تلاوت قرآن

۱۷۵۔ سورہ فاتحہ

۱۷۶۔ سورہ بقرہ کی دو آیتیں

۱۷۷۔ سورہ بقرہ

Marfat.com

۱۷۸۔ سورہ آلِ عمران

۱۷۹۔ آیۃ الکرسی

۱۸۰۔ سورہ بقرہ و آلِ عمران

۱۸۱۔ سورہ کہف

۱۸۲۔ سورہ یٰسین

۱۸۳۔ سورہ واقعہ

۱۸۴۔ سورہ ملک

۱۸۵۔ سورہ حشر

۱۸۶۔ سورہ طلاق

۱۸۷۔ سورہ التکاثر

۱۸۸۔ سورہ اخلاص

۱۸۹۔ والدین کے حقوق

۱۹۰۔ زوجین کے حقوق

۱۹۱۔ اولاد کے حقوق

۱۹۲۔ اولاد کے نام

۱۹۳۔ لڑکیوں کی پرورش

۱۹۴۔ ناجائز وصیت

۱۹۵۔ بہن بھائیوں کے حقوق

۱۹۶۔ پڑوسی کے حقوق

۱۹۷۔ مسلمان کے حقوق

۱۹۸۔ دوست کا حق

۱۹۹۔ مسکین کا حق

۲۰۰۔ یتیم کا حق

۲۰۱۔ یتیم کی پرورش

۲۰۲۔ یتیم سے محبت

۲۰۳۔ حاکم و محکوم کے حقوق

۲۰۴۔ خدمت گار کے حقوق

۲۰۵۔ گناہ

۲۰۶۔ گناہوں کی سزا

۲۰۷۔ گناہوں کا علاج

۲۰۸۔ گناہوں کا وبال

۲۰۹۔ بڑے گناہ

۲۱۰۔ اللہ کا عذاب

۲۱۱۔ سود

۲۱۲۔ سود کا گناہ

۲۱۳۔ سود کا اثر

۲۱۴۔ رشوت

۲۱۵۔ رشوت کا عذاب

۲۱۶۔ خودکشی

۲۱۷۔ قرض

۲۱۸۔ قرض کا وبال

۲۱۹۔ قرض دار

۲۲۰۔ قرض دار کی رعایت

۲۲۱۔ قرض دار کی نیت

Marfat.com

۲۲۲۔ قرض لینا

۲۲۳۔ قرض دینا

۲۲۴۔ عورت کا انتخاب

۲۲۵۔ نکاح

۲۲۶۔ نکاح کا پیغام

۲۲۷۔ عورت کی رائے

۲۲۸۔ نکاح کے لیے استخارہ

۲۲۹۔ بابرکت نکاح

۲۳۰۔ نکاح کا خطبہ

۲۳۱۔ مبارک باد کی دُعا

۲۳۲۔ بیوی کے پاس جانے کی دُعا

۲۳۳۔ مہر

۲۳۴۔ ولیمہ

۲۳۵۔ نومولود۔ اذان اقامت

۲۳۶۔ پہلی تعلیم

۲۳۷۔ عقیقہ

۲۳۸۔ طلاق

۲۳۹۔ دوا

۲۴۰۔ علاج

۲۴۱۔ بیماری

۲۴۲۔ بیماری میں

۲۴۳۔ عیادت

۲۴۴۔ بیمار کو تسلی دینا

۲۴۵۔ بیمار کی دُعا

۲۴۶۔ موت

۲۴۷۔ موت کی یاد

۲۴۸۔ کلمہ کی تلقین

۲۴۹۔ موت کے آثار

۲۵۰۔ موت پر صبر

۲۵۱۔ میت پر نوحہ

۲۵۲۔ میت کا سوگ

۲۵۳۔ میت کا غسل

۲۵۴۔ میت کا کفن

۲۵۵۔ کفن کا رنگ

۲۵۶۔ جنازہ اور نماز جنازہ

۲۵۷۔ جنازہ میں کثرت تعداد

۲۵۸۔ تجہیز و تکفین

۲۵۹۔ اہل میت کے لیے کھانا

۲۶۰۔ میت کے عزیزوں سے تعزیت

۲۶۱۔ رسول اکرم ﷺ کا تعزیتی مکتوب

۲۶۲۔ زیارت قبور

Marfat.com

۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر تعلیمات ۱۷۲

۱۔ ایمان واسلام
۲۔ علم
۳۔ عمل
۴۔ میانہ روی
۵۔ امانت
۶۔ معاشرت
۷۔ رحم
۸۔ شر
۹۔ ساتھی
۱۰۔ حسن اخلاق
۱۱۔ حقوق
۱۲۔ پاکیزہ صفات
۱۳۔ معاملات
۱۴۔ اخوت
۱۵۔ استغفار
۱۶۔ شرک
۱۷۔ یقین
۱۸۔ دل
۱۹۔ مسافر
۲۰۔ ایماندار
۲۱۔ غصہ
۲۲۔ اخلاق
۲۳۔ دین کی تکمیل
۲۴۔ قریبی پڑوسی
۲۵۔ گناہ یا برائی
۲۶۔ فرض
۲۷۔ باپ
۲۸۔ دعا
۲۹۔ حرام
۳۰۔ حمد وثنا
۳۱۔ قرآن
۳۲۔ چھینک
۳۳۔ حق
۳۴۔ مشورہ
۳۵۔ مومن مسلمان
۳۶۔ عزت وآبرو
۳۷۔ جائز
۳۸۔ قیامت
۳۹۔ نیت
۴۰۔ سلام
۴۱۔ جنت
۴۲۔ مشابہت

Marfat.com

۴۳۔ مصافحہ

۴۴۔ بُرے لوگ

۴۵۔ مسواک

۴۶۔ لباس

۴۷۔ پیشاب

۴۸۔ استنجا

۴۹۔ بستر

۵۰۔ آزمائش

۵۱۔ اپنے ہاتھ کی کمائی

۵۲۔ رزق کی تلاش

۵۳۔ خرید و فروخت

۵۴۔ سوداگر

۵۵۔ دیور موت ہے

۵۶۔ شیطان

۵۷۔ شطرنج

۵۸۔ تصویر یا کتا

۵۹۔ ساز و آواز

۶۰۔ عہد شکنی

۶۱۔ نیک بات

۶۲۔ تعظیم و تکریم

۶۳۔ خلوص و محبت

۶۴۔ تعریف

۶۵۔ سفارش

۶۶۔ بدترین آدمی

۶۷۔ فاسق

۶۸۔ بدعت

۶۹۔ نرمی

۷۰۔ اوّل آخر

۷۱۔ خرچ

۷۲۔ حرص و بخل

۷۳۔ خاموشی

۷۴۔ جھوٹ

۷۵۔ اچانک نگاہ

۷۶۔ خادم

۷۷۔ بیوی

۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی متفرق تعلیمات ۱۸۸

۱۔ اسلام کی بنیاد

۲۔ نیکی کی بنیاد

۳۔ دوہرے اجر

۴۔ تین چیزیں

۵۔ پانچ چیزیں

۶۔ آٹھ چیزیں

۷۔ تین باتیں

۸۔ پانچ باتیں

۹۔ پانچ باتیں۔ پانچ باتوں سے پہلے

۱۰۔ سات باتیں

۱۱۔ دس باتیں

۱۲۔ چند باتیں

۱۳۔ سات آدمی

۱۴۔ دس آدمی

۱۵۔ اللہ سبحانہ' وتعالیٰ

۱۶۔ اللہ کا فرمان

۱۷۔ عافیت

۱۸۔ میری امت

۱۹۔ چار جوہر

۲۰۔ اہل جنت و دوزخ

۲۱۔ جبرائیل علیہ السلام کی تاکید

۲۲۔ نماز قبول نہ ہوگی

۲۳۔ بھائی بھائی

۲۴۔ نفس

۲۵۔ وصیت

۲۶۔ دوست دشمن

۲۷۔ قیامت میں

۲۸۔ مال دار لوگ

۲۹۔ جوڑ جوڑ پر

۳۰۔ عمل

۳۱۔ بڑی بات

۳۲۔ مفلس

۳۳۔ زبردست

۳۴۔ کھانا

۳۵۔ کھانے کا طریقہ

۳۶۔ پانی

۳۷۔ مجلس

۳۸۔ مجلس کا معیار

۳۹۔ مجلس کی نشست و برخاست

۴۰۔ مزاج پرسی

۴۱۔ مزاج پرسی کا اجر

۴۲۔ مہمان نوازی

۴۳۔ اولاد

۴۴۔ نظر بد

۴۵۔ رات کی حفاظت

۴۶۔ رات میں پناہ

۴۷۔ رات کی احتیاط

۴۸۔ بستر کی صفائی

Marfat.com

۴۹۔ دن کی سنتیں
۵۰۔ رات کی سنتیں
۵۱۔ امید

حصہ دوئم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات ۲۱۳

I۔ "معمولات طہارت" ۲۱۴

۱۔ مسواک
۲۔ وضو
۳۔ وضو کی دُعا
۴۔ مسح
۵۔ طریقہ وضو
۶۔ وضو کی دُعا
۷۔ تیمم
۸۔ پیشاب
۹۔ پیشاب کے بعد
۱۰۔ مقام فراغت
۱۱۔ بیت الخلاء
۱۲۔ داخلے کی دُعا
۱۳۔ باہر نکلنے کی دُعا
۱۴۔ قضائے حاجت کے لیے
۱۵۔ استنجا
۱۶۔ غسل

II۔ "معمولاتِ نماز" ۲۱۹

۱۔ نماز
۲۔ تکبیر
۳۔ طریقہ تکبیر
۴۔ ابتدائے نماز
۵۔ نماز کی پہلی تسبیح
۶۔ قرأت
۷۔ مختلف نمازوں میں قرأت
۸۔ نماز فجر
۹۔ نماز ظہر و عصر
۱۰۔ نماز مغرب
۱۱۔ نماز عشاء
۱۲۔ جمعہ و عیدین کی نمازیں
۱۳۔ آئین
۱۴۔ طریقہ نماز
۱۵۔ رکوع و سجود
۱۶۔ سجدہ

Marfat.com

۱۷۔ سجدہ کی دُعا

۱۸۔ جلسہ

۱۹۔ سجدہ سہو

۲۰۔ سجدہ سہو کے پانچ مواقع

۲۱۔ سجدہ شکر

۲۲۔ سجدہ قرآن

۲۳۔ قعدہ

۲۴۔ قعدہ اولیٰ میں عجلت

۲۵۔ تشہد

۲۶۔ پہلا تشہد

۲۷۔ دوسرا تشہد

۲۸۔ درود

۲۹۔ دُعا

۳۰۔ سلام

۳۱۔ سلام کے بعد

۳۲۔ نماز میں بھول

۳۳۔ نماز کی مختلف کیفیتیں

۳۴۔ نماز کی مختلف دعائیں

۳۵۔ نماز قصر

۳۶۔ نماز تہجد

۳۷۔ نماز اشراق وچاشت

۳۸۔ نماز اوابین

۳۹۔ نماز وتر

۴۰۔ نماز وتر میں سورتیں

۴۱۔ نماز وتر کی دعا

۴۲۔ نماز وتر کے بعد

۴۳۔ نماز وتر کے بعد نفل

۴۴۔ سفری نماز

۴۵۔ سفر سے واپسی پر نماز

۴۶۔ نماز حاجت

۴۷۔ نماز فجر کیلئے روانگی کے وقت

۴۸۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت

۴۹۔ سنن ونوافل

۵۰۔ سنن کی ادائیگی

۵۱۔ سنت فجر و وتر

۵۲۔ جمعہ کے دن

۵۳۔ جمعہ کے دن کا لباس

۵۴۔ جمعہ کا خطبہ

۵۵۔ خطبہ میں تاخیر

۵۶۔ خطبہ کے دوران

۵۷۔ خطبہ میں

۵۸۔ خطبہ کے بعد

۵۹۔ نماز جمعہ

۶۰۔ عیدین

۶۱۔ عیدین کا لباس

۶۲۔ عیدگاہ

۶۳۔ نماز عید

۶۴۔ خطبہ عیدین

۶۵۔ ایام تشریق

III۔ "معمولاتِ قربانی" ۲۵۰

۱۔ قربانی

۲۔ قربانی کا طریقہ

۳۔ قربانی کی دعا

IV۔ "معمولات روزہ" ۲۵۲

۱۔ روزہ

۲۔ روزہ کی فرضیت

۳۔ روزے کا معمول

۴۔ روزے کی اہمیت

۵۔ تین روزے

۶۔ خاص روزے

۷۔ پیر و جمعرات کا روزہ

۸۔ مقاربت اور روزہ

۹۔ نفلی روزے

۱۰۔ یوم عاشورہ کا روزہ

۱۱۔ روزے میں معمولِ نبویؐ

۱۲۔ افطار

۱۳۔ افطار کی دعا

۱۴۔ تراویح

۱۵۔ اعتکاف

۱۶۔ آداب اعتکاف

۱۷۔ کسی کے ہاں افطار

۱۸۔ ایام بیض کے روزے

V۔ "معمولاتِ حج" ۲۵۶

۱۔ حج

۲۔ حج کے آداب

۳۔ احرام غسل

۴۔ احرام سے قبل خوشبو

۵۔ تلبیۂ احرام

۶۔ احرام کا پہلا تلبیہ

۷۔ تلبیہ

۸۔ تلبیہ کے بعد

۹۔ بیت اللہ میں حاضری

۱۰۔ مکہ میں داخل

۱۱۔ طواف کا طریقہ

۱۲۔ طواف کے آداب

۱۳۔ مقامِ ابراہیم علیہ السلام

۱۴۔ تفریق عمرہ و حج

۱۵۔ استلام

Marfat.com

۱۶۔ حالت طواف

۱۷۔ طواف میں دعا

۱۸۔ سعی

۱۹۔ ارکان عمرہ کی تکمیل

۲۰۔ منیٰ روانگی

۲۱۔ منیٰ میں قیام

۲۲۔ عرفات میں خطبہ اور وقوف

۲۳۔ وقوف عرفہ

۲۴۔ وقوف عرفہ کی دعا

۲۵۔ یومِ عرفہ

۲۶۔ یومِ عرفہ کی خاص دعا

۲۷۔ عرفات سے روانگی

۲۸۔ مزدلفہ میں قیام

۲۹۔ مشعر الحرام

۳۰۔ وادیٔ مُحسر

۳۱۔ رمی الجمار

۳۲۔ خطبہ منیٰ

۳۳۔ آپ ﷺ کا قربانی فرمانا

۳۴۔ حلق (حجامت)

۳۵۔ طواف زیارت

۳۶۔ ایام تشریق کے بعد

۳۷۔ آخری خطبہ

۳۸۔ طواف و داع

۳۹۔ مدینہ منورہ روانگی

VI۔ "معمولات زکوٰۃ وصدقات" ۲۷۵

۱۔ فرضیت زکوٰۃ

۲۔ نصاب زکوٰۃ

۳۔ زکوٰۃ و صدقات کے مستحق

۴۔ مصرف زکوٰۃ

۵۔ معمول نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۶۔ ممانعت و اجازت

۷۔ محصلین کا تعین

۸۔ رشوت ستانی

۹۔ صدقہ فطر

۱۰۔ صدقہ فطر کی ادائیگی

۱۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات

VII۔ "معمولات عیادت" ۲۷۸

۱۔ علاج کی تلقین

۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

۳۔ مریض کی عیادت

۴۔ مریض کے لئے دعا

VIII۔ "معمولات تجہیز و تکفین" ۲۸۲

۱۔ میت پر ماتم

۲۔ میت کا بوسہ

Marfat.com

۳۔ میت کے اہل خانہ
۴۔ میت کے لیے
۵۔ نماز جنازہ
۶۔ طریقہ نماز جنازہ
۷۔ نماز جنازہ کی دعائیں
۸۔ نماز جنازہ کی قضاء
۹۔ غائبانہ نماز جنازہ
۱۰۔ جنازے کے ساتھ
۱۱۔ قبر
۱۲۔ قبر میں رکھنے کا طریقہ
۱۳۔ تدفین کے بعد
۱۴۔ قبروں پر چلنا اور بیٹھنا
۱۵۔ زیارت قبور

IX۔ "معمولات تلاوت وقرأت" ۲۸۸

۱۔ تلاوت قرآن

X۔ "معمولات دُعا" ۲۹۰

۱۔ نماز کے بعد کی دعائیں
۲۔ صبح وشام کی دعائیں
۳۔ سوتے وقت کی دعائیں
۴۔ بیدار ہوتے وقت کی دعا
۵۔ گھر سے باہر نکلتے وقت
۶۔ مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا
۷۔ بازار جانے کی دعا
۸۔ کھانے پینے کی دعا
۹۔ آئینہ دیکھنے کی دعا
۱۰۔ شادی کی دعا اور مبارک باد
۱۱۔ کسی بستی میں داخلے کی دعا
۱۲۔ لشکر کو رخصت کرتے وقت کی دعا
۱۳۔ فکر و پریشانی کے وقت
۱۴۔ خوشی و غم کے وقت
۱۵۔ بادل گرجنے اور بجلی چمکنے کے وقت
۱۶۔ تیز و تند آندھی و ہوا کے وقت
۱۷۔ بادل دیکھ کر
۱۸۔ بارش کے لئے دعا
۱۹۔ بارش کے وقت دعا
۲۰۔ شب قدر کی دعا
۲۱۔ پناہ کے لئے دعا
۲۲۔ جامع دعائیں

XI۔ "معمولات استراحت" ۳۰۷

۱۔ بستر استراحت
۲۔ انداز استراحت

XII۔ "معمولات شب" ۳۰۹

XIII۔ "متفرق معمولات شب" ۳۱۱

Marfat.com

XIV۔ "ازدواجی معمولات" ۳۱۲

XV۔ "معمولات لباس وزیبائش" ۳۱۶

۱۔ لباس کا معمول
۲۔ قمیض مبارک
۳۔ تہبند اور پاجامہ
۴۔ چادر
۵۔ عمامہ
۶۔ ٹوپی
۷۔ لباس زیب تن فرماتے وقت
۸۔ لباس کی متفرق سنتیں
۹۔ موئے مبارک
۱۰۔ مونچھیں
۱۱۔ ریش مبارک
۱۲۔ تیل کا استعمال
۱۳۔ موئے بغل
۱۴۔ موئے زیر ناف
۱۵۔ نعلین شریف
۱۶۔ ناخن ترشوانا
۱۷۔ سرمہ لگانا
۱۸۔ کنگا کرنا
۱۹۔ خوشبو لگانا

XVI۔ "معمولات خورد ونوش" ۳۲۵

۱۔ کھانا
۲۔ کھانے کا طریقہ
۳۔ کھانے کی ابتداء
۴۔ کھانے کا پہلا لقمہ اٹھانے پر
۵۔ کھانا تناول فرما چکنے پر
۶۔ دستر خوان اُٹھ جانے پر
۷۔ مدعو کرنے والے کے لیے
۸۔ کھانے کے بعد
۹۔ پسندیدہ کھانا
۱۰۔ ناپسندیدہ کھانا
۱۱۔ پسندیدہ سالن
۱۲۔ پسندیدہ گوشت
۱۳۔ رسول اکرم ﷺ کا کھانا
۱۴۔ رسول اکرم ﷺ کا معمول
۱۵۔ مشروبات
۱۶۔ پسندیدہ مشروب
۱۷۔ پھل
۱۸۔ پسندیدہ پھل

XVII۔ "معمولات معاشرت" ۳۳۴

۱۔ عفوودرگزر
۲۔ جودوسخاء

Marfat.com

۳۔ حسن خلق

۴۔ مہمان نوازی

۵۔ انکساری

۶۔ سلام میں سبقت

۷۔ افضل شخص

۸۔ بچوں سے محبت

۹۔ پیغام پر سلام

۱۰۔ خط

۱۱۔ سوتے کو سلام

۱۲۔ اجازت

۱۳۔ غصہ

۱۴۔ ایفائے عہد

۱۵۔ تحمل و بردباری

۱۶۔ مزاح مبارک

۱۷۔ دل جوئی

۱۸۔ خبر گیری

۱۹۔ مریض کے لیے دعا

۲۰۔ جنازے کے ہمراہ

۲۱۔ تدفین کے بعد

XVIII۔ "معمولات سفر" ۳۴۲

۱۔ سفر پر روانگی کے وقت دعا

۲۔ سواری کے بلندی پر
چڑھتے وقت کی دعا

۳۔ سواری کے پستی میں اترتے وقت

۴۔ گاؤں یا شہر کو دیکھ کر

۵۔ گاؤں یا شہر میں داخل ہوتے وقت

۶۔ سفر سے واپسی پر

۷۔ سفر سے واپسی پر گھر پہنچ کر

۸۔ سفر کے لیے رخصت کرتے وقت

XIX۔ "معمولات جہاد" ۳۴۶

XX۔ "اختتامی دعا" ۳۴۷

Marfat.com

Marfat.com

٤٥١٣٨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشارہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الاولین والاٰخرین سیدنا و مولینا محمد خاتم النبین وعلی الہ و صحابہ اجمعین ۔ اما بعد:

ہر مسلمان کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زندگی بھر ایسے اعمال سر انجام دیتا رہے جن کے باعث اسے اللہ پاک کی خوشنودی ورضا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت اور رفاقت وشفاعت نصیب ہو جائے۔

یہی آرزو اور خواہش "رسول اکرمؐ کی تعلیمات و معمولات" ترتیب دینے کا باعث بنی ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں دعا والتجا ہے کہ :

الٰہی! اپنی رحمت کے صدقے میری اس سعی و کوشش کو قبول فرما کر احادیث مبارکہ کے اس مجموعے کو دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے ہدایت ورہنمائی اور بخشش ونجات کا ذریعہ بنا دے۔ (آمین)

امیدوار شفاعت

آرائیں پاڑہ۔ محلہ اللہ یار ٹنڈو آدم
ضلع سانگھڑ۔ پاکستان

محمد کلیم آرائیں ایم اے

یکم جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ بمطابق ۹ نومبر ۱۹۹۱ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسولِ اکرمؐ کی حیاتِ مبارکہ

-1	پیدائش رسول اکرمؐ	موسم بہار میں دو شنبہ کے روز (اس دن پر اتفاق ہے) بتاریخ ۹ ربیع الاوّل عام الفیل (واقعہ فیل سے ۵۰ روز بعد) مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی بوقت صبح صادق (قبل از طلوع آفتاب۔ (مشہور عام ۱۲ ربیع الاوّل ہے)	طبری و ابن خلدون نے ۱۲ ربیع الاوّل اور ابو المقداد نے ۱۰ تاریخ کی روایت کی ہے مگر چونکہ دن کے دو شنبہ ہونے پر اتفاق ہے اور دو شنبہ ۹ ہی کو آتا ہے اس لئے محمد طلعت بک عرب (مؤلف تاریخ دول الرب والاسلام) کی تائید میں قاضی سلیمان منصور پوری (مؤلف رحمتہ اللعالمین) نے تقویموں کے حساب میں عرق ریزی کرتے ہوئے ۹ ہی کے حق میں رائے دی ہے۔ مصر کے مشہور ہیئت دان محمود پاشا نے ریاضیاتی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ رسول اکرمؐ کا یومِ ولادت ۹ ربیع الاوّل ہے۔ جسے پاشا موصوف نے ۲۰ اپریل ۵۷۱ء سے مطابقت دی ہے۔ علامہ شبلی نے بھی اسی تحقیق کو قبول کیا۔ ۲۲، اپریل کا تعین گریگورین رول کے مطابق ہے جس کے

Marfat.com

تحت ستمبر ۱۷۵۲ء سے نئی
عیسوی تقویم کا حساب چلا۔
قدیم تقویمی قاعدہ کے مطابق
اس دن ۱۹ اپریل ۵۲۸۴
جولین کی تاریخ متعین ہوئی
ہے۔ایک اختلاف یہ بھی ہے
کہ ولادت رسول اکرمؐ واقعہ
عام الفیل سے ۵۰ روز بعد
ہوئی یا ۵۵ روز بعد بظاہر
حساب ۵۰ روز کے حق میں
ہے۔
مولانا عبدالرؤف دانا پوری
(مؤلف اصح السیر) نے ۸ یا ۱۲
ربیع الاوّل دو تاریخیں لکھی
ہیں مگر نہ تو مآخذ روایت پر
گفتگو کی ہے نہ تقویموں کے
سلسلے میں تفحص پیش کیا ہے۔
بعض نے یکم محرم کا تعین بھی
کیا ہے اور عیسوی تقسیم کے
لحاظ سے ۱۲۔ اور ۱۵ فروری کی
تاریخیں درج ذکر کی ہیں۔
ابن اسحاق کے نزدیک ربیع
الاوّل کی بارہویں رات
گزرنے پر رسول اکرمؐ کی
ولادت ہوئی۔
ہماری رائے میں محققین کا پہلا
۹ تاریخ کے حق میں بھاری

Marfat.com

۲	رضاعت	بہ عمر چار ماہ	ہے۔ پیدائش کے ۲۔ ۳ روز بعد سے ثویبہ (جو ابولہب کی کنیز تھی) کا دودھ رسول اکرمؐ نے کچھ وقت پیا۔ باقاعدہ دور رضاعت آپؐ نے دائی حلیمہ سعدیہ کے صحرائی گھر میں گزارا۔
۳	رسول اکرمؐ کی والدہ ماجدہ کا انتقال	بہ عمر ۶ سال	
۴	رسول اکرمؐ کے دادا کا انتقال	بہ عمر ۸ سال ۲ ماہ ۱۰ دن	
۵	پہلا سفر شام معیت جناب ابو طالب	بہ عمر ۱۲ سال ۲ ماہ	بحیرا راہب کا واقعہ اسی سفر سے متعلق مشہور ہے۔
۶	حرب فجار میں شرکت بار اوّل	بہ عمر ۱۵ سال (یا کچھ زائد)	
۷	حرب فجار میں شرکت بار دوم	کچھ عرصہ بعد وقت کا تعین نہیں	
۸	حلف الفضول (ایک اصلاحی انجمن) میں شرکت	بہ عمر ۱۶ سال	
۹	دوسرا سفر شام تاجرانہ حیثیت میں	بہ عمر ۲۳ یا ۲۴ سال	
۱۰	ازدواج (حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے)		
۱۱	غیبی اسرار کے ظہور کا آغاز	۷ سال قبل بعثت بہ عمر ۳۳ سال	
۱۲	تحکیم	بہ عمر ۳۵ سال	تعمیر حرم کے سلسلے میں حجر اسود نصب کرنے پر جھگڑا ہوا تو

Marfat.com

			سب نے رسول اکرمؐ کو امین قرار دیتے ہوئے حکم بنایا اور معاملہ بخوبی طے پا گیا۔
۱۳	بعثت	بہ عمر ۴۰ سال ۱۱ دن ۹ ربیع الاول ۴۱ سال میلاد مطابق ۱۲ فروری ۶۱۰ء بروز دوشنبہ	اس تاریخ کے تعین میں بھی خاصا اختلاف ہے ایک روایت یہ ہے کہ بہ عمر ۴۰ سال ۶ ماہ ۱۶ دن (قمری تقویم) اور ۳۹ سال ۳ ماہ ۱۶ دن (شمسی تقویم) بعثت کا فرمان حراء میں نازل ہوا چنانچہ بعض نے ۲۵ رمضان اور بعض نے ۱۳ ربیع الاول کی تاریخیں دی ہیں اور عیسوی تقویم کے لحاظ سے ۱۲ فروری کے بالمقابل ۶ اگست ۶۱۰ء کی تاریخ بھی مذکور ہے۔ مگر یہ سارے اختلافات تقویمی حسابات کی پیچیدگی سے پیدا ہوئے ہیں نیز التباس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ فرمان بعثت اور آغاز نزول قرآن کے زمانے روایات میں گڈمڈ ہو گئے صاحب زادالمعاد نے ۸ تاریخ لکھی ہے۔ مگر دوشنبہ تقویمی حسابات سے ۹ تاریخ کو پڑتا ہے۔
			فرمان بعثت کی صورت یہ

Marfat.com

			ہوئی کہ روح الامین نے غار میں سامنے آکر مخاطب کیا کہ: "بشارت قبول فرمایئے آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبریل ہوں۔" اسی واقعہ پر آپؐ کو اضطراب ہوا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تسکین دی۔
۱۴	فرضیت نماز (فجر و عصر کی دو دو رکعتیں)	۹ ربیع الاولؐ بروز بعثت	
۱۵	آغاز نزول قرآن	۱۸ رمضان المبارک ۱ سال بعثت بروز جمعہ (بوقت شب) مطابق ۱۷/ اگست ۶۱۰ء	اس موقع پر سورۃ ملق نازل ہوئی۔ طبری نے ۱۷ یا ۱۸ دونوں تاریخیں لکھی ہیں مگر تقویمی حساب سے جمعہ ۱۸ ہی آتا ہے۔
۱۶	خفیہ دعوت کا دور	۱ تا ۳ بعثت	خانۂ ارقم مخزومی واقع کوہ صفا تحریک اسلامی کا مرکز بنا اور تقریباً ۴۰ افراد اس دور میں اسلام لائے نماز شہر سے باہر خفیہ طور پر پڑھی جاتی۔
۱۷	اعلان نبوت	۳ بعثت	
۱۸	(پہلا خطاب عام) مخالفت کا پہلا دور (استہزاد پروپیگنڈہ اور ہلکا تشدد)	(اواخر میں)	اس دور میں جناب ابو طالب پر دباؤ ڈالنے کے لیے قریش کے وفود گفت و شنید کرتے رہے اور مخالفت کے لیے

Marfat.com

			مجالسِ خاص میں تدابیر سوچی جاتی رہیں۔
۱۹	شدید مخالفت کا دوسرا دور (عام مظالم)	۵ تا ۷ بعثت	
۲۰	ہجرت حبشہ	رجب ۴۵ میلاد ۵ بعثت	
۲۱	حضرت حمزہ و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام	۶ بعثت	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین روز بعد اسلام لائے بقول بعض حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲ بعثت میں ایمان لائے۔
۲۲	رسول اکرمؐ کی خاندان بنوہاشم سمیت نظربندی (مقاطعہ (شعب ابی طالب میں)	یکم محرم ۴۷ میلاد ۷ بعثت بروز سہ شنبہ	
۲۳	مقاطعہ و نظربندی کا خاتمہ	۹ بعثت کے آواخر یا ۱۰ کے اوائل میں	
۲۴	"عام الحزن" جناب ابوطالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات	۱۰ بعثت	جناب ابوطالب کی وفات کے ۳ یا ۵ روز بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے ماہ رمضان میں داعی اجل کو لبیک کہی۔
۲۵	سفر طائف	جمادی الاخریٰ ۵۰ میلاد ۱۰ بعثت	دوسری روایت ۲۶۔ ۲۷ شوال ۱۰ بعثت کی ہے۔
۲۶	معراج	۲۷ رجب ۵۰ میلاد ۱۰ بعثت بروز دوشنبہ (شب)	
۲۷	فرضیت نماز پنجگانہ	۲۷ رجب ۵۰ میلاد ۱۰ بعثت	

Marfat.com

		بروز دوشنبہ (شب)	
۲۸	مدینہ میں اسلام کا آغاز	ذی الحجہ ۵۰ میلاد ۱۰ بعثت	سیدنا ایاس بن معاذؓ نے اسلام قبول کیا۔
۲۹	وفد مدینہ (۶ افراد) کا قبول اسلام	ذی الحجہ ۵۱ میلاد ۱۱ بعثت	
۳۰	بیعت عقبہ اولی (۱۲- افراد)	ذی الحجہ ۵۲ میلاد ۱۲ بعثت	
۳۱	بیعت عقبہ ثانیہ (۷۵ افراد)	۱۳ بعثت	
۳۲	ہجرت		
	ا- مکہ سے غار ثور	۲۷ صفر (شب) ۵۳ میلاد ۱۴ بعثت	واضح رہے کہ رسول اکرمؐ کی عمر مبارک اس واقعہ کے وقت ربیع الاوّل میں ۵۳ سال پوری ہوئی اور سال ۵۴ شروع ہوا۔ اسی طرح تیرھواں سال بعثت تکمیل پاکر چودھویں کا آغاز کیا۔
	ب- غارِ ثور سے روانگی	یکم ربیع الاوّل بروز دوشنبہ مطابق ۱۶ ستمبر ۶۲۲ء	
	ج- قبا میں ورود	۸ ربیع الاوّل ۵۳ میلاد ۱۴ بعثت مطابق ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء بروز دوشنبہ	
	د- قبا سے مدینہ کو روانگی	۱۲ ربیع الاول اھ	جمعہ بنو سالم کی بستی میں ادا کیا گیا۔
	مدینہ		
	مدینہ میں داخلہ	۱۴ بعثت بروز جمعہ	ایک قوی روایت یہ بھی ہے کہ قبا میں ۱۴ روز قیام کیا۔ صحیح بخاری میں قیام مدت

Marfat.com

			"بضع عشرہ لیلۃ" مذکور ہے۔ چنانچہ بعض روایات میں مدینہ پہنچنے کی تاریخ ۲۲ ربیع الاول آتی ہے۔
۳۳	تاسیس مسجد نبویؐ	ربیع الاول ۱ھ	
۳۴	فرض نماز میں اضافہ	ربیع الثانی ۱ھ	ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں فرض ہوئیں۔
۳۵	مہاجرین و انصار میں مواخات	پہلی سہ ماہی ۱ھ	اجتماع مواخات برمکان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں رسول اکرمؐ کے سامنے ۹۰ مہاجرین و انصار حاضر تھے۔
۳۶	اسلامی ریاست کا قیام مدینہ کی آبادی کا دستوری معاہدہ	وسط ۱ھ	فوجی مظاہرہ اور طلایہ گردی کے لیے پے در پے تین دستے روانہ کئے گئے۔
۳۷	نظام دفاع برسر عمل ہوا	وسط ۱ھ ہجرت کے ساتویں ماہ کے شروع میں	۱۔ ساتویں ماہ ۳۰ افراد کا دستہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں مقام سیف البحر تک گیا۔
			۲۔ آٹھویں ماہ (شوال) ۶۰ یا ۸۰ سواروں کا دستہ حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرداری میں بہ

Marfat.com

جانب رابغ بھیجا گیا۔

۳۔ نویں ماہ (ذی قعدہ) حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۰ سواروں کا دستہ لے کر خرّار تک گئے اس کے بعد ودّان کی جانب رسول اکرمؐ بہ نفس نفیس ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے گئے اس عملی و واقعاتی صورت حالات کے پیش نظر ہم اس نظریہ سے اتفاق نہیں کر سکے کہ اذن جہاد کی مشہور آیت ۲ھ میں نازل ہوئی۔ درحقیقت ۲ھ میں عملاً قتال کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اس سے قبل عملی تصادم سے اجتناب رہا۔ لیکن نظام دفاع کی تشکیل کے لیے کسی نہ کسی فرمان الٰہی کو لازماً محرک اوّل ہونا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اذن جہاد کی آیت کا نزول ہجرت سے قبل قرار دیتے ہیں۔ اس کا مدعا یہ تھا کہ اسلامی جماعت کا ذہن دعوت کے دور صبر سے آنے والے دورِ جہاد کی ذمہ داریوں کی طرف منتقل ہو اور وہ نئے

			مرکز میں پہنچ کر فوراً دفاعی تنظیم کا آغاز کردیں۔
۳۸	رسول اکرمؐ کے حرم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تشریف آوری	شوال ۱ھ	
۳۹	دو اکابر کا قبول اسلام ۱۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سابق یہودی) ۲۔ حضرت ابو قیس صرمہ بن ابی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سابق عیسائی راہب)	۱ھ	
۴۰	فرمان جہاد (عملی کارروائی کرنے کی اجازت)	۱۲ صفر ۲ھ یا ہجرت کے اسال ۲ ماہ ایوم بعد	
۴۱	رسول اکرمؐ کا اوّلین فوجی و سیاسی سفر غزوہ ودّان	صفر ۲ھ ہجری کے بارہویں ماہ میں	
۴۲	بیرونی قبائل سے معاہدانہ تعلقات ○ بنی ضمرہ ○ باشندگانِ بواط ○ بنو مُدلج	صفر تا جمادی الاخریٰ ۲ھ	مؤرخین کے بیانات سے یہ بھی متبادر ہوتا ہے کہ مجدی، جہینی رئیس سریۂ بنی ضمرہ سے قبل مدینہ سے ملیفانہ رابطہ رکھتا تھا۔
۴۳	کرز بن جابر فہری کی ڈاکہ زنی (دشمن کی اولین دراز دستی)	ربیع الاوّل ۲ھ	

۴۴	واقعہ نخلہ (اسلامی دستے کی پہلی سرحدی جھڑپ)	اواخر رجب ۲ھ	ایک کافر عمرو بن حضرمی مارا گیا۔ دو قیدی اونٹوں اور اسباب سمیت مدینہ لائے گئے رسول اکرمؐ نے اس تصادم پر ناراضی کا اظہار فرمایا۔
۴۵	سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام	۲ھ	
۴۶	اذان کا آغاز	۲ھ	
۴۷	فرضیت زکوٰۃ	۲ھ	
۴۸	تحویل قبلہ	۱۵ شعبان ۲ھ بروز شنبہ	
۴۹	فرضیت صوم ماہ رمضان	یکم رمضان ۲ھ چہار شنبہ	چونکہ معرکہ بدر کی تاریخ یعنی ۱۷ رمضان کو زیادہ تر روایات سے جمعہ کا دن ثابت ہے۔ اس لیے حساب سے یکم کو چہار شنبہ ہونا چاہیئے اسی لیے ہم نے وہ روایت چھوڑ دی ہے جس میں یکم رمضان کو یک شنبہ محسوب کیا جاتا ہے۔
۵۰	عیدالفطر کی نماز باجماعت کی ادائی و صدقہ فطر کے حکم کا نفاذ	یکم شوال ۲ھ	
۵۱	معرکہ بدر (پہلی باقاعدہ جنگ)	۸، رمضان ۲ھ بروز چہار شنبہ یا ۱۲ رمضان ۲ھ بروز جمعہ ۲۰ رمضان ۲ھ	عجیب الجھن ہے کہ معرکہ کے دن اور تاریخ پر تو زیادہ تر اتفاق ہے لیکن مدینہ سے روانگی کی تاریخ بعض نے ۱۲ قرار دی ہے۔ بعض نے ۸۔ جنہوں نے ۸ تاریخ لکھی ہے
○	معرکہ کارزار	بروز دو شنبہ	

Marfat.com

	○ مدینہ میں فاتحانہ داخلہ		وہ دوشنبہ (پیر) کا دن ذکر کرتے ہیں حالانکہ ۱۷ کو جمعہ ہو تو ۸ کو کسی طرح پیر نہیں ہو سکتا اس لیے ہم نے ۸ رمضان کی روایت میں چہارشنبہ اور ۱۲ کی روایت میں یک شنبہ درج کیا ہے البتہ اگر اس روایت کو اہمیت دی جائے جس کی رو سے ۱۷ رمضان کو سہ شنبہ قرار دیا گیا ہے تو یکم اور آٹھ کو یک شنبہ کا دن ہونا چاہیے۔
۵۲	ازدواج حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	جنگ بدر کے بعد ۲ھ	
۵۳	محاصرہ بنو قینقاع	وسط شوال تا اوائل ذیقعد ۲ھ	
۵۴	رسول اکرمؐ کا نکاح حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے	۳ھ	
۵۵	ازدواج حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سیدہ ام کلثومؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۳ھ	
۵۶	امتناع شراب کا ابتدائی حکم	۳ھ	
۵۷	کعب بن اشرف کا خاتمہ	۳ھ	
۵۸	ولادت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵ رمضان ۳ھ	

Marfat.com

۵۹	غزوہ اُحد		
	○ مدینہ سے روانگی	۵ شوال ۳ھ بعد نماز جمعہ	
	○ معرکہ کارزار	۶ شوال بروز شنبہ	
	○ حمراء الاسد تک لشکر ابوسفیان کا تعاقب	۷، شوال بروز یک شنبہ	
۶۰	سود خوری کے ترک کے لیے ابتدائی نصیحت	غزوہ اُحد کے متصلاً بعد	ملاحظہ ہو! آلِ عمران ۱۳۰
۶۱	یتامیٰ کے بارے میں احکام	غزوہ اُحد کے متصلاً بعد	
۶۲	وراثت کے مفصل قانون کا اجراء	۳ھ معرکہ اُحد کے بعد	
۶۳	قانون ازدواج		
	○ حقوق الزوجین	۳ھ	
	○ مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت		
۶۴	رسول اکرمؐ کا نکاح اُم المساکین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے	آواخر ۳ھ	یوم کو بیوہ ہوئی تھیں۔ ان کی عدت ۳ھ میں جبھی پوری ہو سکتی ہے جب کہ حمل کی صورت ہو۔
۶۵	حادثہ رجیع (دس ارکان کے دعوتی و تعلیمی وفد کا قتل)	صفر ۴ھ	
۶۶	غزوہ بنو نضیر	ربیع الاوّل ۴ھ	
۶۷	ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	۴ھ اوائل	یہ ازدواج نبویؐ میں صرف دو تین ماہ رہیں
۶۸	حکم حجاب کا نفاذ	یکم ذی قعدہ ۴ھ بروز جمعہ	
۶۹	حرمت شراب کا قطعی قانون نافذ ہوا		
۷۰	غزوہ بدر الاخریٰ	ذی قعدہ ۴ھ	ابوسفیان اپنے چیلنج کے

Marfat.com

۷۱	غزوۂ دومتہ الجندل	ربیع الاول ۵ھ	مطابق مقابلہ پر نہ آیا۔
۷۲	غزوۂ بنو مصطلق	۳ شعبان ۵ھ	
۷۳	حکم تیمم کا نزول	غزوہ بنو مصطلق کے سفر میں	
۷۴	رسول اکرمؐ کا ازدواج حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے	شعبان ۵ھ	
۷۵	واقعہ افک	شعبان ۵ھ	
۷۶	زنا۔ قذف اور لعان کے فوج داری قوانین کا نفاذ نیز پردے کے تفصیلی حکام	۵ھ (واقعہ افک کے بعد)	
۷۷	غزوۂ احزاب	شوال یا ذی قعدہ ۵ھ	
۷۸	وفد دوس کی مدینہ میں آمد	۵ھ	یہ ۷۰ یا ۸۰ مسلم خاندانوں کا عظیم وفد تھا۔
۷۹	بنو قریظہ کی سرکوبی	ذوالحجہ ۵ھ	
۸۰	رسول اکرمؐ کا ازدواج سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے		
۸۱	حضرت ثمامہ بن اثال حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس نجد کا اسلام	۶ھ	
۸۲	معاہدہ حدیبیہ	ذی قعدہ ۶ھ	
۸۳	حدیبیہ سے مدینہ واپسی	ذی الحجہ ۶ھ	
۸۴	حضرت خالد بن ولید اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کا اسلام	ذی الحجہ ۶ھ	
۸۵	بین الاقوامی دعوت کا آغاز		

Marfat.com

	(سلاطین کے نام خطوط)	یکم محرم ۷ھ بروز چہار شنبہ
۸۶	غزوہ خیبر	محرم ۷ھ
۸۷	رسول اکرمؐ کا نکاح سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے	محرم ۷ھ
۸۸	مراجعت مہاجرین حبشہ	فتح خیبر کے موقع پر ۷ھ
۸۹	آزاد مسلم کیمپ کا قیام (بمقام سیف البحر)	۷ھ کے آغاز میں
۹۰	سیف البحر کا قریشی قافلے پر چھاپہ	صفر ۷ھ
۹۱	عمرۃ القضاء	ذی قعدہ ۷ھ
۹۲	نکاح و طلاق کے تفصیلی قوانین کا نفاذ	۷ھ
۹۳	رسول اکرمؐ کا نکاح حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (مکہ میں)	۷ھ
۹۴	حضرت جبلہ غسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام	
۹۵	غزوہ موتہ	جمادی الاولی ۷ھ

مکہ میں جو مسلم نوجوان ستائے جا رہے تھے۔ معاہدہ حدیبیہ کے مطابق ان کو رسول اکرمؐ مدینہ میں جگہ نہیں دے سکتے تھے چنانچہ پہلے حضرت ابوجندل و حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہم اور بعد میں دوسرے بھاگ کر سیف البحر کے مقام پر جا پہنچے اور وہاں آزاد مسلم کیمپ قائم کیا۔

Marfat.com

۹۶	مشرکین مکہ کی طرف سے معاہدہ حدیبیہ کی خلاف ورزی	رجب ۸ھ	
۹۷	غزوہ فتح مکہ		
	○ مدینہ سے روانگی	۱۰ رمضان ۸ھ بروز چہار شنبہ	
	○ مکہ میں فاتحانہ داخلہ	۲۰، رمضان	دوسری طرف خاصی مضبوط روایت یہ بھی ہے کہ رسول اکرمؐ ۱۸ رمضان تک مدینہ میں تھے۔ اس حساب سے داخلہ مکہ ۲۹ یا ۳۰ کو ہوتا چاہیئے۔
	○ سریۂ سیدنا خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے ہدم بت خانہ عزیٰ واقع نخلہ	اغلباً ۲۵ رمضان	
	○ سریۂ سیدنا عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) برائے ہدم بت خانہ سواع	رمضان ۸ھ	
	○ سریۂ سیدنا سعد اشہلی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) برائے ہدم بت خانہ مناۃ		
	○ قیام مکہ	۹ شوال	بروایت دیگر ۱۸ شوال تک
	غزوہ حنین و (طائف پہنچنے تک)	بہ ماہ شوال ۸۔ ۱۰ روز کی مدت	
	○ محاصرہ طائف	اواخر شوال تک اوال ذی قعدہ تقریباً ۱۸ یا ۲۰ روز	مکحول کی روایت کے مطابق ۴۰ روز محاصرہ جاری رہا۔
	جعرانہ میں تقسیم غنائم کے		

Marfat.com

	بعد عمرہ جعرانہ	ذی قعدہ ۸ھ	
۹۸	سود کے قطعی انسداد کا قانون	بہ موقع فتح مکہ ۸ھ	سودی مطالبات قانوناً کالعدم کردیئے گئے (ملاحظہ ہو: سورہ البقرہ ۲۷۸)
۹۹	وفد صداء کی مدینہ آمد	۸ھ	
۱۰۰	سیدہ زینب بنت رسول اکرمؐ کا انتقال	۸ھ	
	○جناب ابراہیم فرزند رسول اکرمؐ کا انتقال	۸ھ	
۱۰۱	تنظیم زکوٰۃ:۔ ○محصلین صدقہ کا اولین تقرر	ابتدائے محرم ۹ھ	
۱۰۲	غزوہ تبوک	رجب ۹ھ مطابق نومبر ۶۳۵ء	
	○جیش عسرت کی روانگی	مدینہ سے روانگی بروز جمعرات	
۱۰۳	جزیہ کا حکم	بہ زمانہ تبوک	ایک روایت کے مطابق ۸ھ میں غزوہ تبوک سے قبل یہ حکم آیا۔
۱۰۴	مسجد ضرار جلادی گئی	غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد	
۱۰۵	سیدنا اکید رضی اللہ تعالیٰ عنہ والئی دومتہ الجندل کا اسلام	غزوہ بتوک سے واپسی کے بعد ۹ھ	
۱۰۶	سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عفو طلبی اور قبول اسلام	۹ھ؟	قصیدہ "بانت سعاد" لکھ کر پیش کیا۔
۱۰۷	چند وفود اس سال مدینہ آئے		

Marfat.com

	○ وفد عذرہ	صفر ۹ھ	
	○ وفد بلی	ربیع الاول ۹ھ	
	○ وفد خوان	شعبان ۹ھ	
	○ وفد ثقیف	۹ھ	
۱۰۸	فرضیت حج	۹ ذی الحجہ ۹ھ	فرضیت حج کے تعین وقت میں بھی روایات ۶ھ، ۷ھ، ۸ھ، ۹ھ، ۱۰ھ کے بارے میں موجود ہیں مگر ہم نے اپنی دانست میں مرجع صورت کو لے لیا ہے ایک دلچسپ صورت یہ بھی ہے کہ یہ حج کفار کے تقویمی نظام کے تحت (یا نوند) کے مہینوں کی وجہ سے ذی قعدہ میں ہوا تھا۔ لیکن اس روایت کا پہلو کمزور ہے۔ اعلان برأت سے متعلق بھی اختلاف ہے کہ یوم عرفہ کو ہوا یا یوم نحر کو۔ ہمارے نزدیک یوم الحج الاکبر کے قرآنی الفاظ کافی ہیں۔ احادیث کو دیکھیں تو بھی یوم النحر کے حق میں پلڑا بھاری ہے۔
	○ اولین حج (بامارت حضرت ابوبکر صدیقؓ		
۱۰۹	اعلان برأت بذریعہ حضرت علیؓ کفار کے غیر موقت معاہدات کا خاتمہ (اعلان برأت کے مطابق)		
۱۱۰	○ وفد محارب	۱۰ھ	

Marfat.com

	○ وفد محارب	شعبان ۱۰ھ	
	○ وفد خولان	رمضان ۱۰ھ	
	○ وفد نیسان	شوال ۱۰ھ	
	○ وفد بنی حارث بن کعب	شوال ۱۰ھ	
	○ وفد سلاماں	رمضان ۱۰ھ	
۱۱۱	رسول اکرمؐ کا آخری رمضان میں ۲۰ روزہ اعتکاف	۱۰ھ	
۱۱۲	رسول اکرمؐ سے مسلیمہ کذاب کی مراسلت		
۱۱۳	حجتہ الوداع:-		
	○ مدینہ سے روانگی	۲۶ ذی قعد ۱۰ھ بروز شنبہ مابین ظہر و عصر	(اس معاملے میں بھی اختلاف ہے مگر ہم نے صحیح ترین روایت اختیار کی ہے)
	○ ذوالحلیفہ میں قیام	شنبہ و یک شنبہ کی درمیانی شب	
	○ احرام بندی	یک شنبہ (بوقت ظہر)	
	○ ذی طویٰ میں نزول و قیام	شب یکشنبہ ۴ ذی الحجہ ۱۰ھ	
	○ ذی طویٰ سے مکہ کو روانگی	۵ ذی الحجہ۔ نماز صبح کے بعد	ثنیۃ العلیا کی طرف سے جو حجون کی بلندی پر ہے رسول اکرمؐ مکہ میں داخل ہوئے
	○ مسجد حرام میں داخلہ	۵ ذی الحجہ بوقت ضحیٰ	باب بنی عبد مناف (باب بنی شیبہ) سے رسول اکرمؐ داخل ہوئے۔
	○ مکہ سے باہر قیام	۸ ذی الحجہ بروز جمعرات بوقت ضحیٰ	جملہ اصحاب رسول اکرمؐ کے ساتھ مقیم رہے قیام شبانہ منا میں فرمایا۔

Marfat.com

منیٰ کو روانگی	۸ ذی الحجہ بروز جمعرات بوقت ضحیٰ	
○ منیٰ سے عرفہ کو روانگی	۹ ذی الحجہ بروز جمعہ۔ طلوع آفتاب کے بعد	براستہ نَمِرہ قریۂ غرۂ (عرفات سے بجانب مشرق) تشریف لے گئے وہیں قبہ کھڑا کیا گیا۔ قصویٰ نامی ناقہ پر سے یہ عظیم خطبہ نشر کیا گیا۔
○ خطبۂ حج (عرفہ)	۹ ذی الحجہ بروز جمعہ بعد زوال آفتاب	
○ وقوف عرفہ	۹ ذی الحجہ بروز جمعہ بعد نماز ظہر و عصر	یہاں رسول اکرمؐ نے گریہ و زاری سے مغرب تک دعا فرمائی۔
○ عرفہ سے روانگی بجانب مزدلفہ	۹ ذی الحجہ بروز جمعہ بعد غروب آفتاب	مازبین کے راستہ سے واپسی فرمائی
○ مزدلفہ سے مشعر حرام	۱۰ ذی الحجہ بروز شنبہ نماز صبح کے بعد	یہاں رسول اکرمؐ نے گریہ و زاری کے ساتھ تسبیح، تکبیر اور تحلیل فرمائی۔
○ مشعر حرام سے منیٰ کو روانگی	۱۰ ذی الحجہ قبل طلوع افتاب	
○ رمی جمار	۱۰ ذی الحجہ بعد طلوع آفتاب تا بہ ضحیٰ	اس دوران میں دھوپ میں تیزی آگئی تھی۔
○ خطبہ منیٰ (یوم النحر)	۱۰ ذی الحجہ بوقت ضحیٰ	
○ قربانی	بعد خطبہ	قربانی کے یک صد اونٹوں میں سے ۶۳ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے اور بقیہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کیا اس کے بعد

Marfat.com

	○ منیٰ سے مکہ کو روانگی	۱۰ ذی الحجہ بعد حلق رأس	حلق رأس کرایا۔ مکہ میں پہنچ کر ظہر سے قبل طوافِ اضافہ فرمایا۔ شب منا میں گزاری۔
	○ مکّہ سے منیٰ کو واپسی	آخر یوم	
	دوسرا خطبہ منیٰ	یوم الرؤس (۱۱ ذی الحجہ)	اس خطبہ کا ذکر ابوداؤد کی روایت میں ہے۔
	منیٰ سے محصّب یا ابطح کو روانگی	۱۳ ذی الحج بروز شنبہ	رات کو مکہ جاکر طوافِ وداع ادا فرمایا۔
	○ مکہ سے واپسی	۱۳۔۱۴ ، درمیانی شب	
۱۱۴	وفد نخع	وسط محرم ۱۱ھ	یہ آخری وفد تھا جو رسول اکرمؐ کی زندگی میں آیا۔
۱۱۵	جیش سیدنا اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترسیل کا حکم	۲۶ صفر ۱۱ھ	یہ آخری فوجی مہم ہے جس کے لیے رسول اکرمؐ نے حکم دیا۔
۱۱۶	رسول اکرمؐ کے مرض وفات کا آغاز	اواخر صفر ۱۱ھ (اغلباً ۲۹ کو)	مختلف روایات میں سے صحیح ترین یہ معلوم ہوتی ہے کہ رسول اکرمؐ کی مدت علالت ۱۳ روز تھی۔
۱۱۷	اشتداد مرض کا زمانہ (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں وفات تک کے سات دن اقامت		
۱۱۸	مسجد میں آخری نماز باجماعت و آخری خطاب	وفات سے ۵ روز قبل بروز جمعرات نماز ظہر	روایات میں متعدد خطابات کا ذکر ہے مگر اغلب یہ ہے کہ مختلف امور اسی خطبہ میں ارشاد فرمائے گئے۔

Marfat.com

۱۱۹	وصال	۱۲ ربیع الاوّل	پیر کا دن متفق علیہ ہے مگر تاریخوں میں اختلاف ہے یکم و ۲ بھی مروی ہیں اور ایک حساب سے ۱۳ بھی نکلتی ہے۔ اصل اشکال یہ ہے کہ ۹ ذی الحجہ کو جمعہ کا دن قطعاً ثابت ہے اور اس لحاظ سے حساب لگائیں تو ۱۲ ربیع الاوّل کو ماسوا اس نادر صورت کے دوشنبہ کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ متواتر تین مہینے تیس تیس دنوں کے ہوں لیکن ایک رائے یہ ہے کہ بطور شاذ ایسا بھی ہو سکتا ہے اور دوسری تاویل یہ ہے کہ اور مدینہ میں موسمی وجوہ سے روایت ایک دن آگے پیچھے ہو سکتی ہے۔
۱۲۰	تدفین	۱۲ ربیع الاوّل بروز شنبہ و ۱۴ ربیع الاوّل چہار شنبہ کی درمیانی شب	سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں قبر بنی

بحوالہ محسن انسانیت ﷺ از: نعیم صدیقی

Marfat.com

رسول اکرمؐ کی بعثت اور اسکی غرض و غایت

اللہ رب العزت نے رسول اکرمؐ کی بعثت اور اس کی غرض غایت کے سلسلے میں قرآن مجید (سورۃ الجمعۃ (آیت ۱-۲) میں جو ارشاد فرمایا ہے اس میں آپؐ کی بعثت کے چار مقاصد واضح ہوتے ہیں۔

ترجمہ آیات

وہی ہے جس نے مبعوث فرمایا اُمیوں میں سے ایک رسول جو ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور ان کے (قلوب کا) تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب حکمت کی تعلیم سے نوازتا ہے اور اس سے قبل وہ صریح گمراہی اور بھلاوے میں تھے۔

مقاصد

۱۔ تلاوت آیات

۲۔ تزکیہ

۳۔ تعلیم کتاب

۴۔ تعلیم حکمت

تلاوت آیات کے بعد "تزکیہ" کا ذکر شاید اس وجہ سے کیا ہے کہ تلاوت آیات سے تزکیہ نفس ہو گا اور اس کے بعد صحیح طور پر کتاب و حکمت کا علم آئے گا۔ گویا کہ جب تک قلب خواہشات واھواء کے میل کچیل سے پاک و صاف نہیں ہو گا۔ اس وقت تک کتاب و حکمت کے صحیح علم سے انسان بہرہ ور نہیں ہو سکے گا۔

"تزکیہ" کا تعلق قلب سے ہوتا ہے اور قلب ہی ایک ایسی چیز ہے جو تمام

Marfat.com

اخلاق کا منبع ہے اگر یہ غیر صالح ہے تو اس کے اثرات سے اخلاق سیئہ پیدا ہوں گے اور اگر یہ اصلاح شدہ ہے تو اس کی وجہ سے انسان کے تمام اخلاق پاکیزہ اور حسنہ ہو جائیں گے کیوں کہ دریا میں جو کچھ ہوتا ہے۔ نہروں میں وہی کچھ آتا ہے۔ ایک حدیث مبارک میں رسول اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

جسم انسان میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح ہے تو سارا جسم صحیح ہے اور اگر وہ فاسد ہے تو سارا جسم فاسد ہے۔ لو سو وہ "قلب" ہے۔ (بخاری)

یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا تعلق ہمارے جسم اور جسمانیت سے نہیں ہوتا بلکہ "قلب" سے ہوتا ہے ان کی مبارک انگلیاں انسانیت کے قلب کے تاروں پر پڑتی ہیں جن سے افعال و اعمال کے یہ سریلے نغمے پھوٹتے ہیں ان کی توجہ کا مرکز اعمال نہیں بلکہ قلوب ہوتے ہیں جن کو وہ سارے جسم کا منبع اور حکمران سمجھتے ہیں اور:

الناس علی دین ملوکھم ○

(لوگوں کا دین وہی ہوتا ہے جو ان کے بادشاہوں کا ہوتا ہے)

کے تحت اس کی اصلاح کی جانب اپنی توجہ مرکوز فرماتے ہیں کیوں کہ یہ ناممکن بلکہ محال ہے کہ ایک پاک اور اصلاح شدہ دل ایک ناپاک اور خراب جسم میں رہے لہٰذا حضرات انبیاء علیہم السلام کی اصلاح کے طریقہ سے قلب کی درستی کے ساتھ ساتھ جسم و جسمانیات اور اعمال و افعال کی اصلاح خود بخود جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قلب کی اتھاہ گہرائیوں سے پھوٹے ہوئے اخلاق حسنہ اور اعمال صالح کے یہ سریلے اور حسین نغمے انسانیت کو اپنی طرف کھینچتے ہیں جس سے ضلالت و گمراہی میں ٹامک ٹوئیاں مارتی ہوئی انسانیت ایمان کی روشنی سے مستفید ہوتی ہے اور اپنے اللہ سے بچھڑا بندہ جو اپنی پوجا کے لیے ہر روز نئے رب بناتا ہے۔ ہدایت اور قرب الٰہی کے راستہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔ آخرت کے احتساب کا خوف اسے ہر وقت بے چین رکھتا ہے اور اگر اس سے کبھی کوئی جرم سرزد ہو بھی جاتا ہے تو بھی وہ اس کی سزا دنیا میں بھی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس دن کے احتساب سے جس دن انسان اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا محفوظ رہ سکے۔

Marfat.com

فرمان الٰہی

اے پیغمبرؐ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے لوگوں تک پہنچا دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا۔ (سورہ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

پس اے نبیؐ تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق ان لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔

(سورہ المائدہ آیت ۴۹)

مقصد نبوت

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

میں تو صرف اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔ (زرقانی کنزالعمال)

اور ایک روایت میں یہ مضمون ان الفاظ میں مروی ہے کہ:

میں تو حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔

نیز ارشاد فرمایا:

- تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اخلاق کے لحاظ سے بہترین ہو۔
- کامل ترین ایمان ان لوگوں کا ہے جو اخلاق کے لحاظ سے اچھے ہیں۔
- اللہ کے بندوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (طبرانی)
- قیامت کے روز میزان (ترازو) میں حسن خلق سے زیادہ بھاری اور کوئی شے نہیں ہو گی کیونکہ حُسن اخلاق والا شخص اپنے حسن خلق سے روزہ دار اور نمازی کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ترمذی)
- سب سے کامل ایمان ان لوگوں کا ہے جن کے اخلاق بہت اچھے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں پر بہت مہربان ہیں۔

رسول اکرمؐ اور قرآن مجید

اللہ رب العزت نے اپنے کلام میں رسول اکرمؐ کی ذات اقدس کے بارے میں جو کچھ بیان فرمایا مختصراً ذیل میں درج ہے۔

"ہدایت"

رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسول کے ماننے والے ہیں۔ انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کرلیا ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۸۵)

"محبت"

اے نبیؐ لوگوں سے کہہ دو کہ: "اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔" ان سے کہو۔

"اللہ اور رسول کی اطاعت قبول کرو۔"

پھر اگر وہ تمہاری یہ دعوت قبول نہ کریں تو یقیناً یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرے جو اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت سے انکار کرتے ہیں۔

(سورہ آل عمران آیت ۳۱۔ ۳۲)

"رسول"

محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر وہ مرجائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم لوگ الٹے پاؤں پھر جاؤ گے یاد رکھو۔ جو الٹا پھرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا البتہ جو اللہ کے شکرگزار بندے بن

Marfat.com

کر رہیں گے انہیں وہ اس کی جزا دے گا۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴)

''نرم مزاج''

(اے پیغمبرؐ) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔ ورنہ اگر کہیں تم تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے۔ (سورہ آل عمران۔ آیت ۱۵۹)

''اطاعت''

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔ (سورہ النساء آیت ۵۹)

''مومن''

اے محمدؐ تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ سربسر تسلیم کر لیں۔ (سورہ النساء آیت ۶۵)

''گواہی''

اے محمدؐ۔ ہم نے تم کو لوگوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی اور جو منہ موڑ گیا۔ تو بہرحال ہم نے تمہیں ان لوگوں پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجا ہے۔ (سورہ النساء آیت ۸۰)

''ایمان''

لوگو یہ رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آگیا ہے ایمان لے آؤ تمہارے ہی لیے بہتر ہے اور اگر انکار کرتے ہو تو جان لو کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور اللہ علیم بھی ہے اور حکیم بھی۔ (سورہ النساء آیت نمبر ۱۷۰)

''رنج''

اے نبیؐ ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ان سے تمہیں رنج ہوتا ہے لیکن

یہ لوگ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم لوگ دراصل اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔
(سورہ الانعام آیت ۳۳)

"حق"

اے محمدؐ کہہ دو کہ: لوگو! تمہارے رب کی طرف سے حق آ چکا ہے اب جو سیدھی راہ اختیار کرے۔ اس کی راست روی اسی کے لیے مفید ہے اور جو گمراہ رہے اس کی گمراہی اسی کے لیے تباہ کن ہے اور میں تمہارے اوپر کوئی حوالہ دار نہیں ہوں اور اے نبی تم اس ہدایت کی پیروی کیے جاؤ جو تمہاری طرف بذریعہ وحی بھیجی جا رہی ہے اور صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔
(سورہ یونس آیت نمبر ۱۰۸۔ ۱۰۹)

"شہادت"

اے نبیؐ انہیں اس دن سے خبردار کر دو) جب کہ ہم ہر امت میں سے خود اسی کے اندر سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے جو اس کے مقابلہ میں شہادت دے اور ان لوگوں کے مقابلے میں شہادت دینے کے لیے ہم تمہیں لائیں گے اور (یہ اسی شہادت کی تیاری ہے کہ ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کر دی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔
(سورہ النحل آیت ۸۹)

"تعلیم"

اچھا تو اے نبیؐ شاید تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کھو دینے والے ہو اگر یہ اس تعلیم پر ایمان نہ لائے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ سروسامان بھی زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے تاکہ ان لوگوں کو آزمائیں ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ آخرکار اس سب کو ہم ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں۔
(سورہ الکہف آیت ۴ تا ۶)

"وحی"

اے نبیؐ کہو میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ

Marfat.com

تمہارا اللہ بس ایک ہی اللہ ہے پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔

(سورہ الکہف آیت نمبر ۱۱۰)

"رحمت"

اے نبیؐ ہم نے تم کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے ان سے کہو۔ میرے پاس جو وحی آتی ہے وہ یہ ہے کہ تمہارا اللہ صرف ایک اللہ ہے پھر کیا تم سر اطاعت جھکاتے ہو؟ اگر وہ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ---- میں نے علی الاعلان تم کو خبردار کر دیا ہے۔

(سورہ الانبیاء آیت ۱۰۷ تا ۱۰۹)

"نمونہ"

درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ تھا ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔

(سورہ الاحزاب آیت ۲۱)

"دعوت"

اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اللہ کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر۔ بشارت دے دو۔ اُن لوگوں کو جو (تم پر) ایمان لائے ہیں کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔

سورہ الاحزاب آیت ۴۵ تا ۴۷)

"تعظیم و توقیر"

اے نبیؐ ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبر کر دینے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو---- تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کا (یعنی رسول کا) ساتھ دو اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو۔

(سورہ الفتح آیت نمبر ۸-۹)

"نصیحت"

پس اے نبیؐ تم نصیحت کیے جاؤ اپنے رب کے فضل سے نہ تم کاہن ہو اور نہ

Marfat.com

مجنون۔ (سورہ الطور آیت ۲۹)

"فیصلہ"

اے نبیؐ اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کرو تم ہماری نگاہ میں ہو تم جب اٹھو تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور ستارے جب پلٹتے ہیں اس وقت بھی۔

(سورہ الطور آیت نمبر ۴۹)

"حساب"

اچھا تو (اے نبیؐ) نصیحت کیے جاؤ تم بس نصیحت ہی کرنے والے ہو کچھ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو۔ البتہ جو شخص منہ موڑے گا اور انکار کرے گا تو اللہ اس کو بھاری سزا دے گا۔ ان لوگوں کو پلٹنا ہماری طرف ہی ہے پھر ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمہ ہے۔

(سورہ الغاشیہ آیت ۲۱ تا ۲۶)

"رسول اکرمؐ"

وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت کا سامان (یعنی قرآن) دیا اور سچا دین (یعنی اسلام) دے کر (دنیا میں) بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔ اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں۔ کبھی سجدے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں۔ (سورہ الفتح آیت ۲۹ بیان القرآن)

حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب کہ ان میں انہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں (کے خیالات و رسومات جہالت) سے صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتاتے رہتے ہیں۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۶۴ بیان القرآن)

"شان گفتار"

اور نہ وہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔ (سورہ النجم آیت ۴ بیان القرآن)

Marfat.com

”خصوصیات“

(اے لوگو) تمہارے پاس ایک پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں۔ جن کو تمہاری بات نہاں گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے پھر بالخصوص ایمانداروں کے ساتھ تو بڑے شفیق (اور) مہربان ہیں۔

(سورہ التوبہ آیت ۱۲۸۔ بیان القرآن)

نبیؐ مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں ان (مومنوں کی) مائیں ہیں (یعنی مسلمانوں پر اپنی جان سے بھی زیادہ آپؐ کا حق ہے اور آپ کی اطاعت مطلقاً اور تعظیم بدرجہ کمال واجب ہے اس میں احکام اور معاملات آ گئے۔

(سورہ الاحزاب آیت ٦ بیان القرآن)

اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو روک دیں (اور بعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی) تم رک جایا کرو۔

(سورہ الحشر آیت ۷ بیان القرآن)

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔

(سورہ احزاب آیت ۷۱ بیان القرآن)

”بشارت“

اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔ (سورہ النساء آیت ٦٩ بیان القرآن)

”تنبیہ“

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امر حق واضح ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہو لیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بڑی جگہ ہے جانے کی۔

(سورہ النساء آیت ۱۱۵ بیان القرآن)

اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے

نکل جائے گا۔ اس کو آگ میں داخل کریں گے اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ایسی سزا ہو گی جس میں ذلت بھی ہے۔

(سورہ النساء آیت ۱۴ بیان القرآن)

''منصب رسالت''

آپ کہہ دیجئے کہ اے (دنیا جہان کے) لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔

(سورہ الاعراف آیت ۱۵۸ بیان القرآن)

آپ فرما دیجئے کہ یہ مرا طریق ہے میں (لوگوں کو توحید) اللہ کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل پر قائم ہوں۔ (سورہ یوسف آیت ۱۰۸ بیان القرآن)

آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے۔

(سورہ الانعام آیت ۱۶۱ بیان القرآن)

''اعلان''

آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے پسند کر لیا۔

(سورہ المائدہ آیت ۳ بیان القرآن)

''خلعت قرب و محبت''

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو تم بھی آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتے رہا کرو۔ (سورہ الاحزاب آیت ۵۶ بیان القرآن)

اللھم صلے علی سیدنا محمد عبدك و نبیك ورسولك
النبی الامی وعلی آله واصحابه وبارك وسلم

''پروانۂ خوشنودی و رضائے کاملہ''

اے محمد (ﷺ) جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح مکہ (مع اپنے آثار کے) آ پہنچے (یعنی واقع ہو جائے اور جو آثار اس فتح پر مرتب ہونے والے ہیں یہ ہیں کہ) آپ لوگوں کو دین (اسلام)

Marfat.com

میں جوق در جوق داخل ہوتا دیکھ لیں (تو اس وقت سمجھ لیجئے کہ مقصود دنیا میں رہنے کا اور آپؐ کی بعثت کا کہ تکمیل دین ہے وہ پورا ہو گیا) اور اب سفر آخرت قریب ہے اس کے لیے تیاری کیجئے اور اپنے رب کی تسبیح و تمہید کیجئے اور اس سے استغفار کی درخواست کیجئے (یعنی ایسے امور جو خلاف اولیٰ واقع ہو گئے ہوں ان سے مغفرت مانگیے وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(سورہ النصر بیان القرآن)

رسول اکرمؐ اور حدیث قدسی

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح بخاری میں رسول اکرمؐ کے اخلاق کریمہ سے متعلق جن میں سے چند صفات عالیہ قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں۔ درج ذیل حدیث قدسی مروی ہے۔

—— اے نبی (ﷺ) بے شک ہم نے آپؐ کو اپنی اُمت پر گواہ بنا کر بھیجا۔ فرمانبرداروں کو بشارت دینے والا اور گمراہوں کو عذاب سے ڈرانے والا اور اُمیوں کے لیے پناہ دینے والا بنایا ہے۔

—— آپ (ﷺ) میرے خاص الخاص بندے اور رسول ہیں۔

—— میں نے آپ (ﷺ) کا نام متوکل رکھ دیا کیونکہ ہر معاملے میں آپؐ مجھ پر توکل کرتے ہیں۔

—— نہ آپ (ﷺ) درشت خو ہیں اور نہ سخت دل ہیں۔

—— نہ بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہیں۔

—— برائی کا بدلہ برائی سے کبھی نہیں دیتے۔

—— بلکہ معاف فرماتے اور درگزر کرتے ہیں۔

(گویا آپؐ قرآنی حکم ادفع بالتی ھی احسن (یعنی) "برائی کا بدلہ بہت عمدہ طریقہ پر دیا کرو۔" پر عمل پیرا ہیں)

—— اللہ آپ (ﷺ) کو اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک گمراہ کو آپؐ کے ذریعے سیدھے راستے پر نہ لے آئے یعنی جب تک یہ لوگ کلمہ: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر سیدھے مسلمان نہ ہو جائیں۔

Marfat.com

—— آپ (ﷺ) کو اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک کافروں کی اندھی آنکھوں کو بینا نہ بنا دے۔

—— اور بہرے کان اور پردے پڑے دلوں کو نہ کھول دے۔

بعض روایات میں مزید یہ صفات بھی بیان کی گئی ہیں:

—— ہر عمدہ خصلت سے آپ (ﷺ) کی تسدید یعنی درستی کرتا رہوں گا۔

—— ہر اچھی خصلت آپ (ﷺ) کو عطا کرتا رہوں گا۔

—— میں اطمینان کو آپ (ﷺ) کا لباس اور شعار اور (بدن سے چمٹے ہوئے کپڑوں کی طرح) بنا دوں گا۔

—— پرہیزگاری کو آپ (ﷺ) کا ضمیر یعنی دل بنا دوں گا۔

—— حکمت کو آپ (ﷺ) کی سوچی سمجھی بات بنا دوں گا۔

—— سچائی اور وفاداری کو آپ (ﷺ) کی طبیعت بنا دوں گا۔

—— معافی اور نیکی کو آپ (ﷺ) کی سیرت، حق کو آپؐ کی شریعت، ہدایت کو آپؐ کا امام

—— اور دین اسلام کو آپؐ کی مہلت کا درجہ دوں گا۔

—— آپ (ﷺ) کا نام نامی (لقب) احمد ہے۔

—— آپ (ﷺ) ہی کے ذریعے تو میں لوگوں کو گمراہی کے بعد سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

—— جہالت نامہ کے بعد میں آپ (ﷺ) ہی کے ذریعے علم و عرفان لوگوں کو عطا کروں گا۔

—— آپ (ﷺ) ہی کے ذریعے میں اپنی مخلوق کو پستی سے نکال کر بام عروج تک پہنچاؤں گا۔

—— آپ (ﷺ) کی بدولت اپنی مخلوق کو جاہل و ناشناس حق ہونے کے بعد بلندی عطا کروں گا۔

—— آپ (ﷺ) کی ہدایت کی بدولت اپنی آپؐ کے متبعین کی کم تعداد کو بڑھا دوں گا۔

Marfat.com

لوگوں کے فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جانے کے بعد آپ (ﷺ) کے ذریعے ان کی حالت کو عنا (فراغت) میں تبدیل کر دوں گا۔

اختلاف رکھنے والے دلوں، پراگندہ خواہشات اور متفرق قوموں میں۔ مَیں آپ (ﷺ) ہی کے ذریعے الفت پیدا کروں گا۔

میں آپ (ﷺ) کی اُمت کو بہترین اُمت قرار دوں گا جو انسانوں کی ہدایت کے لیے ظہور میں آئے گی۔

صلی اللہ علیہِ وسلم وعلیٰ الٰہ وصحبہٖ اجمعین

(مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ اور ارشادات مبارکہ

—— فساد اُمت کے زمانے میں میری سُنت پر مضبوطی سے عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ (بیہقی)

—— فساد اُمت کے وقت میری سنت پر عمل کرنے والے کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی)

—— حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔ (ترمذی)

—— فتنہ کے زمانے میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسے کوئی ہجرت کرکے میرے پاس آجائے۔ (مشکوۃ)

—— فتنہ کے زمانے میں سنت کے مطابق نیک عمل کرنے والے کا ثواب پچاس آدمیوں کے عمل کے برابر ثواب رکھتا ہے اور وہ پچاس بھی آج کے نہیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے پچاس آدمی۔

—— فرمایا رسول اکرمؐ نے:
چھ آدمی ہیں جن کو میں لعنت کرتا ہوں۔ اللہ لعنت کرتا ہے اور ہر مقبول دعا نبی نے لعنت کی ہے۔

۱۔ اللہ کی کتاب میں تحریف یا اضافہ کرنے والا
۲۔ اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا
۳۔ جبراً غلبہ حاصل کرنے والا تاکہ جس کو اللہ نے ذلیل کیا ہے اسے عزت دے اور

Marfat.com

جس کو اللہ نے عزت دی ہے اس کو ذلیل کرے۔

۴۔ اللہ کے حرم (کعبہ) کو حلال کرنے والا

۵۔ میرے اہل بیت کی بے حرمتی کرنے والا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے۔

۶۔ میری سُنتوں کو ترک کرنے والا

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں پر رحمت کی نظر نہ ڈالے گا۔

—— اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہوتے تو ان کے لیے میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)

—— قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے سامنے تشریف لے آتے اور تم اُن کی پیروی کرکے مجھے چھوڑ دیتے تو تم سیدھے راستے سے بہک جاتے۔ (دارمی صفحہ ۱۱۶)

—— میری سنت پر عمل کرنا لازم کرلو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰۔ دارمی صفحہ ۴۵)

—— جس نے میری سنت سے روگردانی کی اس کا مجھ سے کچھ تعلق نہیں۔
(مشکوٰۃ صفحہ ۲۷)

—— اگر تم لوگوں نے اپنے پیغمبر (ﷺ) کی سنت چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔
(مشکوٰۃ صفحہ ۹۷)

—— فسادات کے وقت جو شخص میری سنت پر عمل کرے گا۔ اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۶۷۰)

—— دین اسلام کے مٹنے کی ابتداء ترک سنت سے ہو گی۔ (دارمی صفحہ ۴۵)

—— سب سے بہتر سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۷)

—— جس نے میرے بعد میری کسی مٹی ہوئی سنت کو زندہ کیا اسے اس پر عمل کرنے والے سب لوگوں کے برابر ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)

رسول اکرمؐ اور صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

رسول اکرمؐ کے احکامات کی پیروی اور اتباع سنت میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مقام انتہائی منفرد تھا اس کی ایک چھوٹی سی مثال پیش خدمت ہے جو شراب کی حرمت کے موقع پر انہوں نے پیش کی۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ایک روز میرے ہاں مجلس گرم تھی۔ شراب و شعر کا دور چل رہا تھا اور میں ساقی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ اچانک ایک شخص رسول اکرمؐ کے اس حکم کی منادی کرتے ہوئے گلی سے گزرا کہ:

"شراب حرام کر دی گئی ہے۔ شراب حرام کر دی گئی ہے۔"

یہ سن کر سب لوگ اُٹھ بیٹھے اور سب نے اپنے اپنے جام و سبو توڑ ڈالے یہاں تک کہ جو گھونٹ منہ میں تھا وہ بھی بجائے نگلنے کے اُگل دیا۔

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔

"انسؓ۔ اٹھو اور مٹکوں کو بہا دو۔"

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور انہوں نے شراب کے لبالب بھرے ہوئے مٹکے بہا دیئے۔ کہتے ہیں کہ:

"اس روز مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب اس طرح بہہ رہی تھی جیسے بارش کا پانی۔"

رسول اکرمؐ کی ایک آواز پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا کیوں اور کیسے کی تکرار کیے بغیر اپنے ساغر و مینا توڑ دینا اتباع رسول اللہ کا بہترین نمونہ تھا۔

Marfat.com

(اسلامی آداب)

مسند احمدؒ میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :-

حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے ختنہ میں بلایا۔ آپ نے تشریف لے جانے سے انکار کر دیا۔ آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ:

ہم لوگ عہد رسول اللہ ﷺ میں کبھی نہ جاتے تھے اور نہ اس کے لیے بلائے جاتے تھے۔ (اصلاح الرسوم)

البحرالرائق میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ:

"فلاں مسجد میں کچھ لوگ جمع ہوتے اور ذکر لا الہ الا اللہ اور درود شریف بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر اس مسجد میں خود پہنچے اور ان لوگوں سے فرمایا: ماعهدنا ذالك فی عهده صلی الله علیه وسلم وما ارالم الامبتدعین یعنی ہم نے یہ طریقہ رسول اکرمؐ کے زمانہ میں نہیں پایا میں تو تم کو اس عمل کی وجہ سے بدعتی سمجھتا ہوں۔"

Marfat.com

رسول اکرمؐ اور صوفیائے کرام

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ:
اللہ پاک نے قرآن پاک میں دعا قبول فرمانے کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

ادعونی استجب للم

مگر ہم بعض کاموں کے لیے زمانہ دراز سے دعا کر رہے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی اس کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ:
تمہارے قلوب مرچکے ہیں اور مردہ دل کی دعا قبول نہیں ہوتی اور موتِ قلوب کے دس سبب ہیں:

۱۔ تم نے حق تعالیٰ کو پہچانا مگر اس کا حق ادا نہیں کیا۔
۲۔ تم نے کتاب اللہ کو پڑھا اور اس پر عمل نہیں کیا۔
۳۔ تم نے رسول اکرمؐ کی محبت کا دعویٰ تو کیا مگر آپ کی سنت کو چھوڑ بیٹھے۔
۴۔ شیطان کی دشمنی کا دعویٰ کیا مگر اعمال میں اس کی موافقت کی۔
۵۔ تم کہتے ہو کہ ہم جنت کے طالب ہیں مگر اس کے لیے عمل نہیں کرتے۔

(اسی طرح پانچ چیزیں اور شمار کرائیں) (سنت و بدعت)

حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
اللہ رب العزت کی محبت کی علامت یہ ہے کہ اخلاق و اعمال اور تمام امور سنن میں رسول اکرمؐ کا اتباع کیا جائے اور فرمایا کہ:
لوگوں کے فساد کا سبب چھ چیزیں ہیں۔
۱۔ عمل آخرت کے متعلق ان کی ہمتیں اور سنتیں ضعیف ہو گئی ہیں۔

Marfat.com

۲۔ ان کے اجسام ان کی خواہشات کا گہوارہ بن گئے ہیں۔

۳۔ ان پر طول امل یعنی دنیوی سامان میں قرنوں اور زمانوں کے انتظام کی فکر میں لگے رہتے ہیں، حالانکہ ان کی عمر قلیل ہے۔

۴۔ انہوں نے مخلوق کی رضاء کو حق تعالیٰ کی رضا پر ترجیح دے رکھی ہے۔

۵۔ وہ اپنی ایجاد کردہ چیزوں کے تابع ہو کر رسول اکرم ﷺ کی سنت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔

۶۔ مشائخ سلف اور بزرگان متقدمین میں سے اگر کسی سے کوئی لغزش صادر ہو گئی تو ان لوگوں نے اسی کو اپنا مذہب بنا لیا اور ان کے فعل کو اپنے لیے حجت سمجھا اور ان کے باقی تمام فضائل اور مناقب کو دفن کر دیا۔ (سنت و بدعت)

حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے بشر۔ تم جانتے ہو کہ تمہیں حق تعالیٰ نے سب اقران پر فوقیت و فضیلت کس سبب دی ہے۔"

میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں واقف نہیں۔

آپؐ نے فرمایا کہ:

اس فضیلت کا سبب یہ ہے کہ تم میری سنت کا اتباع کرتے ہو اور نیک لوگوں کی عزت کرتے ہو اور اپنے بھائیوں کی خیر خواہی کرتے ہو اور میرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اہل بیت کی محبت رکھتے ہو۔ (سنت و بدعت)

حضرت ابو بکر ترمذی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

کمال ہمت اس کے تمام اوصاف کے ساتھ سوائے اہل محبت کے کسی کو حاصل نہیں ہوتی اور یہ درجہ ان کو محض اتباع سنت اور ترک بدعت کی وجہ سے حاصل ہوا کیونکہ نبی کریم ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ صاحب ہمت اور سب سے زیادہ واصل الی اللہ تھے۔
(سنت و بدعت)

حضرت ابو یزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

میں نے تیس سال مجاہدات کیے مگر مجھے کوئی مجاہدہ علم اور اتباع علم سے زیادہ شدید نہیں معلوم ہوا اور اکرم علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو میں شک میں پڑ جاتا بلاشبہ علماء کا اختلاف رحمت ہے (مگر وہ اختلاف جو تجرید توحید میں ہو وہ رحمت نہیں) اور اتباع ضرور اتباع سنت کا نام ہے (کیونکہ علم سنت کے علاوہ دوسری چیز علم کہلانے کی مستحق نہیں)

ایک مرتبہ ایک بزرگ ان کے وطن میں تشریف لائے شہر میں ان کی ولایت و بزرگی کا بڑا چرچا ہوا حضرت ابویزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی زیارت کا قصد کیا اور اپنے رفیق سے کہا۔ چلو ان بزرگ کی زیارت کر آئیں۔

حضرت ابویزید رحمتہ اللہ علیہ اپنے رفیق کے ساتھ ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ یہ بزرگ گھر سے نماز کے لیے نکلے جب مسجد میں داخل ہوئے تو قبلہ کی جانب تھوک دیا۔ حضرت ابویزید یہ حالت دیکھتے ہی واپس ہو گئے اور ان کو سلام بھی نہ کیا اور فرمایا کہ:

"یہ شخص نبی کریم ﷺ کے آداب میں سے ایک ادب پر بھی مامون نہیں کہ اس کو ادا کر سکے اس سے کیا توقع رکھی جائے کہ یہ کوئی ولی اللہ ہو۔"

حضرت امام شاطبی رحمتہ اللہ علیہ اس واقعہ کو کتاب الاعتصام میں نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

"حضرت ابویزید رحمتہ اللہ علیہ کا یہ ارشاد ایک اصل عظیم ہے جس سے معلوم ہوا کہ تارک سنت کو درجہ ولایت حاصل نہیں ہوتا اگرچہ ترک سنت بوجہ ناواقفیت ہی کے ہوا ہو۔ (سنت و بدعت)

حضرت ابو محمد بن الوہاب ثقفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ صرف وہی اعمال قبول فرماتے ہیں جو صواب اور درست ہوں اور صواب و درست میں بھی صرف وہی اعمال قبول ہیں جو خالص (اس کے لیے ہوں) اور خالص میں سے وہی مقبول ہیں جو سنت کے مطابق ہوں۔ (سنت و بدعت)

حضرت ابو سلیمان درانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

بسا اوقات میرے قلب میں معارف و حقائق اور علوم صوفیاء میں سے کوئی

Marfat.com

خاص نکتہ عجیبہ وارد ہوتا ہے اور ایک زمانہ دراز تک وارد ہوتا رہتا ہے مگر میں اس کو دو عادل گواہوں کی شہادت کے بغیر قبول نہیں کرتا اور وہ عادل گواہ ہیں:

۱۔ کتاب

۲۔ سنت (سنت و بدعت)

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص کوئی عمل بلا اتباع سنت کرتا ہے اس کا عمل باطل ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وصول الی اللہ کے جتنے راستے عقلاً ہو سکتے ہیں وہ سب کے سب بجز اتباع رسول اکرمؐ کے تمام مخلوق پر بند کر دیئے گئے ہیں (یعنی بغیر اقتداء رسول اللہ ﷺ کے کوئی شخص ہرگز تقرب الی اللہ حاصل نہیں کر سکتا اور جو دعویٰ کرے وہ کاذب ہے) (سنت و بدعت)

حضرت ابو عثمان جیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ کی سامعیت و صحبت تین چیزوں سے حاصل ہوتی ہے۔

۱۔ حسن ادب

۲۔ دوام ہیبت

۳۔ مراقبہ

اور رسول اکرمؐ کے ساتھ صحبت و معیت:

اتباع سنت اور ظاہر شریعت کے التزام سے ہوتی ہے۔

اور اولیاء کی صحبت و معیت:

ادب و احترام اور خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔

آپ کی وفات کے وقت جب آپ کا حال متغیر ہوا تو صاحبزادے نے بوجہ شدت غم و الم کے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ حضرت ابو عثمان رحمتہ اللہ علیہ نے آنکھ کھولی اور فرمایا:

"بیٹا ظاہر اعمال میں خلاف سنت کرنا یہ باطن میں ریا ہونے کی علامت ہے۔"

آپ فرمایا کرتے تھے کہ:

جو شخص اپنے نفس پر قول و فعل میں سنت کو حاکم بنادے گا وہ حکمت کے ساتھ گویا ہو گا اور جو قول و فعل میں خواہشات وا ہوا کو حاکم بنائے گا وہ بدعت کے ساتھ گویا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وان تطیعوہ اقھتدوا (یعنی اگر تم نبی (ﷺ) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔

(سنت و بدعت)

حضرت شاہ کرمانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"جو شخص اپنی نظر کو محارم سے محفوظ رکھے اور اپنے نفس کو شبہات سے بچائے اور اپنے باطن کو دوام مراقبہ کے ساتھ معمور کرے اور ظاہر کو اتباع سنت سے آراستہ کرے اور اپنے نفس کو کل اکل حلال کی عادت ڈالے تو اس کی فراست میں کبھی خطا نہیں ہو سکتی۔

(سنت و بدعت)

حضرت ابراہیم خواص رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ عالم صرف وہ شخص ہے جو اپنے علم کا متبع ہو اور اس پر عمل کرے اور سنت نبوی ﷺ کی اقتداء کرے اگرچہ اس کا علم تھوڑا ہو۔

(سنت و بدعت)

حضرت ابو حمزہ بغدادی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:

جس شخص کو حق کا راستہ معلوم ہو جاتا ہے۔ اس پر چلنا بھی سہل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والے راستے کے لیے کوئی رہبر و رہنما بجز سنت رسول اللہ ﷺ کے احوال و افعال و اقوال میں متابعت کے نہیں ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد رحمتہ اللہ علیہ سہارن پوری فرماتے ہیں کہ:

"غور سے سن لو اتباع سنت رسول مقبول ﷺ میں جتنی ترقی ہو گی اتنا ہی قرب الٰہی بڑھے گا اور برکت ہو گی اور اسے حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ درود شریف کا کثرت سے ورد ہے" (۱۲ عاشقان رسولؐ)

حضرت مولانا عبدالغفور مدنی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تک پہنچنے کے راستے اتنے ہی ہیں جتنے دنیا میں انسان ہیں
لیکن یہ تمام راستے سنت نبوی ﷺ کے پل سے گزرتے ہیں۔ بغیر
اتباع سنت کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ (۱۲ عاشقان رسولؐ)

حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمتہ اللہ علیہ "البرہان المؤید" میں فرماتے ہیں کہ:

"فقیر اسی وقت تک سیدھی راہ پر ہے جب تک وہ سنت رسول
پاک ﷺ کا پابند ہے جب وہ سنت سے ہٹا گمراہ ہوا۔"

(نور بصیرت بحوالہ روزنامہ "نوائے وقت" ۱۶ جنوری ۱۹۸۹ء)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

تعلیمات

Marfat.com

تعلیم اور اس کے آداب

رسول اکرمؐ نے انسانیت کو جو تعلیم فرمائی ہے اُسے تین حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ حقوق

۲۔ فضائل

۳۔ آداب

حقوق

اخلاق کی وہ قسم ہے جس میں ایک انسان پر دوسرے انسانوں بلکہ خود اس کی ذات، حیوانات بلکہ بے جان اشیاء تک کے کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ان فرائض کا تقاضا یہ ہے کہ:

"اس کی ترقی اور حفاظت کے لیے کوشش کی جائے اور اس سے جو نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔ وہ نفع اٹھایا جائے۔ جن اشیاء سے ان کی نفع رسانی کو نقصان پہنچتا اُن سے ان کو بچایا جائے۔

اس چیز کو شریعت کی اصطلاح میں "حقوق" کہتے ہیں۔

اور ان کا ادا کرنا ہر انسان کے لیے اس کی قدرت اور طاقت کے مطابق ضروری اور لازمی ہے۔

فضائل

انسان کے ذاتی کردار اور چال چلن کی بلندی اور خوبی کو فضائل کے نام سے تعبیر کرتے ہیں جیسے:

Marfat.com

ایفائے عہد- صدق- رحم- شرم و حیاء اور دیانت و عفت وغیرہ

آداب

آداب تمام افعال و اعمال کے عمدہ اور احسن طریق سے بجالانے کو کہتے ہیں جیسے نشست و برخاست، گفتگو اور ملاقات وغیرہ کے طور طریقے، دوسرے لفظوں میں "آداب" ان طور طریقوں کا نام ہے جن کو انسان اپنے مسائل حیات کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے دوسروں سے ملنے جلنے اور ان کے ساتھ رہنے سہنے میں برتتا ہے۔

"آداب" کی درستی اور اصلاح انتہائی ضروری چیز ہے کیونکہ اس کا "عقائد" اور "اخلاق" سے انتہائی گہرا تعلق ہے اس لیے اگر آداب کی درستی کی فکر نہ کی جائے تو "عقائد" میں خرابی اور "اخلاق کی بربادی یقینی ہو جائے گی۔ آپ پوری دنیا میں کوئی ایک قوم اور کوئی ایک جماعت بھی ایسی نہیں دکھا سکتے جس کے "آداب" تو بگڑے ہوں لیکن عقائد و اخلاق کی تباہی سے وہ محفوظ و مامون رہی ہو۔

زیرِ نظر کتاب میں ان تینوں حصّوں پر احادیث مبارکہ کی روشنی میں تفصیل بیان کی گئی ہے۔

اسلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ باضابطہ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ بھلی بات بتایا کرو۔ بری بات سے روکا کرو (گھر میں آکر) گھر والوں کو سلام کیا کرو۔ جو شخص ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں کرتا۔ وہ اسلام کا ایک جزو ناقص کرتا ہے اور جو ان سب ہی کو چھوڑ دے اس نے تو اسلام سے پشت ہی پھیر لی۔ (حاکم- ترجمان السنہ)

اسلام کی خوبی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

آدمی کے اسلام کی خوبی اور اس کے کمال میں یہ بھی داخل ہے کہ:

وہ فضول اور غیر مفید کاموں اور باتوں کا تارک ہو۔ (معارف الحدیث، ابن ماجہ، ترمذی)

Marfat.com

اسلام کی تعلیم

تعلیم کے لفظ سے عموماً لکھنا پڑھنا سمجھا جاتا ہے۔ تعلیم کے لغوی معنی ہیں "سکھانا" چاہے لکھنے پڑھنے کے ذریعے ہو یا کسی اور طرح سے۔ دنیا میں انسان پڑھنے کے علاوہ بہت کچھ آنکھ اور کان کے ذریعے بھی سیکھتا ہے یعنی جیسا دوسروں کو کرتے دیکھتا ہے۔ خود بھی ویسا ہی کرنے لگتا ہے یا کسی سے کوئی بات سنتا ہے تو اس کا مطلب معلوم کر لیتا ہے۔

رسول اکرمؐ نے بہت سی احادیث مبارکہ میں تعلیم کے حصول کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ:

علم و دانش کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے وہ اس بات کو جہاں پائے اس کے لینے کا وہی سب سے زیادہ مستحق ہے۔ (ترمذی)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ)

علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء وراثت میں درہم و دینار نہیں رکھتے بلکہ ان کا ورثہ علم ہوتا ہے۔ جس نے علم حاصل کیا تو اس نے انبیاء کی میراث کا پورا حصہ لیا۔

(احمد- ابوداؤد- ترمذی)

جو اسلام کے احیاء کے لیے علم حاصل کرتا ہے اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان جنت میں ایک درجہ ہو گا۔ (دارمی)

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات سنی پھر اس کو یاد کیا پھر خود ذہن نشین کیا پھر اس کو اسی طرح ادا کیا جس طرح سنا تھا۔ بسا اوقات ایک غیر فقیہ کسی فقیہ تک بات پہنچا دیتا ہے اور بہت سے فقیہ اپنے سے فقیہ تر اصحاب تک پہنچا دیتے ہیں۔

(احمد- ترمذی- ابوداؤد- ابن ماجہ- بیہقی)

اللہ تعالیٰ علم دین کو اپنے بندوں سے ایک دم نہیں چھینتے بلکہ علماء کو اٹھانے سے علم دین اٹھا لیا جاتا ہے حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہیں رہتا۔ پھر لوگ اپنا پیشوا جاہلوں کو بنا لیتے ہیں اور ان سے علم کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ بس وہ بغیر علم کے فتویٰ دیتے ہیں۔ جس سے خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور پوچھنے والے کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ (بخاری- مسلم)

Marfat.com

اسلام کے نزدیک علم ہر چیز کے جاننے کا نام نہیں بلکہ اس کے نزدیک اصلی علم صرف تین چیزوں کا نام ہے۔

تین چیزیں علم میں داخل ہیں۔ آیۃ محکمہ۔ سنۃ قائمہ اور فریضۂ عادلہ۔ اس کے سوا جو کچھ ہے وہ زائد ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۔ آیته محکمه: اس سے مراد قرآن حکیم ہے۔

۲۔ سنته قائمه: احادیث صحیحہ اور سنت جس کا متن اور سند محفوظ ہو۔

۳۔ فریضه عادله: قرآن وسنت سے مستنبط احکام۔

اسلامی تعلیم کی غرض وغایت:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص ایسا علم حاصل کرے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جاسکتی ہو لیکن وہ اس علم کو دنیا کا مال و دولت حاصل کرنے کے لئے حاصل کرے۔ قیامت کے دن وہ جنت کی بو بھی نہیں سونگھے گا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

جو علم اس نیت سے حاصل کرے تاکہ علماء کے ساتھ بحث و گفتگو میں برابری کرے یا جاہلوں کے ساتھ جھگڑا کرے اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے تاکہ ان سے عزت اور مال حاصل کرے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جس سے علم کی کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے جس کو وہ جانتا ہے پھر وہ اسے چھپاتا ہے تو اسے قیامت کے روز آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (مسند احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

کلمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ --اے میرے رب مجھ کو کوئی کلمہ تعلیم فرما جس کے ذریعہ میں تیرا ذکر کروں (یا کہا کہ جس کے ذریعے میں تجھے پکاروں) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے موسیٰ (علیہ السلام) " لآ اِلٰہَ الاَّ اللّٰہُ " کہا کرو۔

انہوں نے عرض کیا۔ اے میرے رب یہ کلمہ تو تیرے سارے ہی بندے کہتے

Marfat.com

ہیں۔ میں تو وہ کلمہ چاہتا ہوں جو آپ خصوصیت سے مجھے ہی بتائیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: "اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا سب کائنات جس سے آسمان کی آبادی ہے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھیں تو "لا الہ الا اللہ" کا وزن ان سب سے زیادہ ہے۔"

طہارت :

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

طہارت اور پاکیزہ جزو ایمان ہے اور کلمہ "الحمد اللہ" میزان عمل کو بھر دیتا ہے اور "سبحان اللہ والحمد للہ بھردیتے ہیں آسمانوں اور زمین کو۔ نماز نور ہے اور صدق دلیل و برہان ہے اور صبر اُجالا ہے اور قرآن یا تو حجت ہے تمہارے حق میں یا حجت ہے تمہارے خلاف ہر آدمی صبح کرتا ہے پھر وہ اپنی جان کا سودا کرتا ہے پھر یا تو اُسے نجات دلا دیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

قضائے حاجت :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

میں تم لوگوں کے لیے مثل ایک باپ کے ہوں۔ اپنی اولاد کے لیے (یعنی جس طرح اولاد کی خیرخواہی اور ان کی زندگی کے اصول و آداب سکھانا ہر باپ کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح تمہاری تعلیم و تربیت بھی میرا کام ہے اسی لیے) میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھو نہ اس کی طرف پشت کرکے۔ (بلکہ اس طرح بیٹھو کہ قبلہ کی جانب نہ تمہارا منہ ہو نہ تمہاری پیٹھ ہو)

قضائے حاجت کا مقام :

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے

Marfat.com

فرمایا:

قضائے حاجت کے مقامات میں خبیث مخلوق شیاطین وغیرہ رہتے ہیں پس تم میں سے جب کوئی بیت الخلاء جائے تو چاہیئے کہ پہلے یہ دعا کرے:

اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

(جامع ترمذی- سنن ابی داؤد- معارف الحدیث)

استنجاء :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ نے استنجے میں تین ڈھیلوں کے استعمال کرنے کا حکم دیا اور منع فرمایا استنجے میں لید اور ہڈی استعمال کرنے سے اور منع فرمایا: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے۔" (معاف الحدیث- سنن ابن ماجہ- دارمی)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سُنا فرماتے تھے کہ:

جب جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو استنجا کا تقاضا ہو تو اس کو چاہیئے کہ پہلے استنجے سے فارغ ہو- (جامع ترمذی- سنن ابی داؤد- معارف الحدیث)

15 استنجے کے مسائل :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے- (ترمذی)

بیت الخلا میں ننگے سر نہ جائے- (زادالمعاد)

اگر کسی انگوٹھی پر اللہ رسول کا نام لکھا ہو تو اس کو اتار ڈالے- (نسائی)

اور جب تک (بیت الخلاء کے) اندر رہے کوئی بات نہ کرے نہ بولے- (مشکوٰۃ)

رفع حاجت کے وقت (بلاشدید ضرورت کے) کلام نہ کرنا چاہیئے- (مشکوٰۃ)

پیشاب کرتے وقت یا استنجاء کرتے وقت عضو خاص کو داہنا ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں- (بخاری و مسلم)

بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیئے کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں- (ترمذی)

پیشاب پاخانے کے چھینٹوں سے بہت بچنا چاہیے کیونکہ اکثر عذاب قبر پیشاب

Marfat.com

کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے سے ہوتا ہے۔ (ترمذی)

جنگل یا شہر کے باہر میدان میں قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئے تو اتنی دور جانا چاہیئے کہ لوگوں کی نگاہ نہ پڑے۔ (معارف الحدیث۔ سنن ابی داؤد۔ ترمذی)

پیشاب کے لیے نرم زمین تلاش کرنا چاہیئے تاکہ پیشاب کی چھینٹیں نہ اڑیں بلکہ زمین جذب کرتی چلی جائے۔ (ترمذی)

غسل :

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ہدایت فرمائی ہے کہ:

تم میں سے کوئی ہرگز ایسا نہ کرے کہ اپنے غسل خانے میں پہلے پیشاب کرے پھر اس میں غسل یا وضو کرے کیونکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔
(معارف الحدیث۔ سنن ابی داؤد)

غسل جنابت :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

جسم کے ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہوتا ہے اس لیے غسل جنابت میں بالوں کو اچھی طرح دھونا چاہیئے (تاکہ جسم انسانی کا وہ حصہ جو بالوں سے چھپا رہتا ہے پاک صاف ہو جائے) اور جلد کا جو حصہ ظاہر ہے (جس پر بال نہیں ہیں) اس کو بھی اچھی طرح دھونا اور صاف کرنا چاہیئے۔ (سنن ابی داؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

غسل کب سنت ہے :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

"ہر مسلمان پر حق ہے (یعنی اس کے لیے ضروری ہے) کہ ہفتہ کے سات دنوں میں ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرے اس میں اپنے سر کے بالوں اور سارے جسم کو اچھی طرح دھوئے۔"

Marfat.com

(صحیح بخاری و صحیح مسلم و معارف الحدیث)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن (نماز جمعہ کے لیے) وضو کرے تو بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے اور جو غسل کرے تو غسل کرنا افضل ہے۔

(مسند احمد- ابی داؤد- ترمذی- معارف الحدیث)

مسواک :

رسول اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"اگر اُمت پر دشوار ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے لیے مسواک کو واجب قرار دیتا۔" (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور موجب رضائے حق سبحانہ و تعالیٰ و تقدس ہے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

وہ نماز جس کے لیے مسواک کی جائے اس نماز کے مقابلے میں جو بلامسواک کے پڑھی جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔ (شعب الایمان- بیہقی معارف الحدیث)

وضو :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

"میرے امتی قیامت کے دن بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں روشن اور منور ہوں گے پس تم میں سے جو کوئی اپنی وہ روشنی اور نورانیت بڑھا سکے اور مکمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

وضو کا طریقہ :

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

Marfat.com

انہوں نے ایک دن اس طرح وضو فرمایا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لے کر اس کو نکالا اور ناک کی صفائی کی پھر تین دفعہ اپنا پورا چہرہ دھویا۔ پھر اس کے بعد داہنا ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر داہنا پاؤں تین دفعہ دھویا پھر اسی طرح بایاں پاؤں تین دفعہ دھویا (اس طرح پورا وضو کرنے کے بعد) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پوری توجہ کے ساتھ ایسی پڑھی جو حدیث نفس سے خالی رہی۔ (یعنی دل میں اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں سوچیں) تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

وضو کے آداب :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ان سے فرمایا:

اے ابو ہریرہؓ جب تم وضو کرو تو بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیا کرو (اس کا اثر یہ ہو گا کہ) جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا۔ اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے (یعنی کاتبین اعمال) تمہارے لیے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

(طبرانی۔ معجم صغیر۔ معارف الحدیث)

حضرت لقیط بن صَبِرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے وضو کی بابت بتائیے (یعنی یہ بتائیے کہ کن باتوں کا وضو میں مجھے خاص طور پر اہتمام کرنا چاہئے)

آپؐ نے فرمایا:

(ایک تو یہ کہ) پورا وضو خوب اچھی طرح اور کامل طریق سے کیا کرو (جس میں کوئی کمی نہ رہے) اور (دوسرے یہ کہ) ہاتھ پاؤں دھوتے وقت اس کی انگلیوں میں خلال کیا کرو اور (تیسرے یہ کہ) ناک کے نتھنوں میں پانی چڑھا کر اچھی طرح ان کی صفائی کیا کرو۔ الا یہ کہ تم روزے سے ہو (یعنی روزے کی حالت میں ناک میں پانی نہ چڑھاؤ)

(معارف الحدیث۔ سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی)

Marfat.com

وضو پر وضو :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

جس شخص نے طہارت کے باوجود (یعنی وضو ہونے کے باوجود تازہ) وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (جامع ترمذی)

وضو کی درمیانی دعا :

اللھم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری وبارك لی فی رزقی

ترجمہ: اے اللہ میری خطاؤں کو معاف فرما دیجئے اور میرے گھر (قبر) میں وسعت عطا فرمایئے اور میرے رزق میں برکت فرمایئے۔

وضو کے بعد کی دعا :

پہلے: اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ○

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ اکیلے ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) ان کے بندے اور رسول ہیں۔

پھر:

اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین ط سبحانك اللھم وبحمدك اشھد لا الہ الا انت استغفرك واتوب الیك (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ مجھے بہت زیادہ توجہ کرنے والا اور پاک و صاف رہنے والا بنا دیجئے۔ تمام پاکی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

تحیۃ الوضو :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

Marfat.com

جو شخص کامل طریقے سے وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ خود سے خیالات نہ لائے تو اس کے تمام گناہوں (صغیرہ) کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (ترمذی)

تیمّم :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

تیمم (کی حقیقت۔ ہاتھ کا پاک زمین پر) دو مرتبہ مارنا ہے۔ ایک بار چہرے کے لیے اور ایک بار کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ (مستدرک)

تیمّم کے فرائض :

۱۔ نیت کرنا

۲۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔

۳۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنی سمیت ملنا۔

مسجد :

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

"مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہیں دیا گیا ہے۔ مسجدوں کو بلند اور شاندار بنانے کا۔"

یہ حدیث بیان فرمانے کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (بطور پیش گوئی) فرمایا:

یقیناً تم لوگ مسجدوں کی آرائش و زیبائش اسی طرح کرنے لگو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنی عبادت گاہوں میں کی ہے۔

(سنن ابوداؤد)

جبکہ آپ ہی کی ایک دوسری روایت میں رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بھی ایک وقت جب تم میں نہ رہوں گا اپنی مسجدوں کو اسی طرح شاندار بناؤ گے جس طرح یہود نے اپنے

Marfat.com

کلیسے بنائے اور نصاریٰ نے اپنے گرجے۔"

(کنز العمال بحوالہ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

مسجد کی فضیلت :

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم نے رسول اکرمؐ سے پوچھا۔ فرمایئے سب سے بہتر جگہ کون سی ہے۔ آپؐ یہ کہہ کر خاموش ہو رہے کہ میں ذرا جبرائیل (علیہ السلام) کے آنے تک خاموش رہتا ہوں۔ اس کے بعد جبرائیل (علیہ السلام) آ گئے۔ آپؐ نے ان سے یہ سوال کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ جس سے آپ پوچھ رہے ہیں اس کو بھی سائل سے زیادہ اس کا علم نہیں، لیکن دیکھئے میں اپنے پروردگار سے جا کر پوچھتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے عرض کیا۔

اے محمد (ﷺ) آج مجھے اللہ تعالیٰ سے اتنا قرب نصیب ہوا کہ اس سے قبل کبھی نصیب نہیں ہوا تھا۔ آپؐ نے پوچھا: اے جبرائیل (علیہ السلام) آخر کتنا قرب نصیب ہو گیا؟ عرض کیا کہ:

میرے اور اس کے درمیان نور کے ستر ہزار حجاب قائم تھے (ان حجابات کے اندر سے ارشاد فرمایا) سب سے بدتر مقامات بازار ہیں اور سب سے بہتر مسجدیں ہیں۔

(ابن حبان۔ ترجمان السنہ)

مسجد کی نماز :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک ہی نماز کے برابر اور قبیلہ یا محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر اور اس مسجد میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہو سو نمازوں کے برابر اور میری مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

مسجد کے احکام :

ہر نماز کے لیے باوضو ہو کر گھر سے چلنا۔

(بخاری)

Marfat.com

گھر سے چلتے وقت نماز پڑھنے کی نیت سے چلنا یعنی اصل اور مقدم نیت نماز پڑھنے ہی کی کرنی چاہیے۔ (بخاری)

گھر سے باہر آکر یہ دعا پڑھتے ہوئے چلے:

بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ (ترمذی)

اذان سن کر نماز کیلئے اس طرح دنیوی مشاغل کو ترک کر دینا گویا ان کاموں سے کوئی سروکار ہی نہیں۔ (ترمذی)

راستہ میں چلتے ہوئے یہ دعا پڑھنا ہی احادیث میں ہے۔ ستر ہزار فرشتے اس کے پڑھنے والے کے لیے دعا کرتے ہیں۔

اللھم انی اسئلك بحق السائلین علیك وبحق ممشای ھذا فانی لم اخرج اشرا ولا لطرا ولا ریاء ولا سمعۃ وخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك واسئلك ان تعبذنی من النار وان تغفرلی ذنوبی فانہ لایغفر الذنوب الا انت ○

ترجمہ: اے اللہ اس حق سے کہ جو سوال کرنے والوں کو تیری جناب میں حاصل ہے اور اس حق سے کہ جو تیری عبادت کرنے والوں کو تیری جناب سے ہے عرض کرتا ہوں کہ میں نے کسی تکبر یا تمکنت کے جذبے یا دکھاوے کی غرض سے قدم باہر نہیں نکالا بلکہ تیری ناراضگی کے خوف سے اور تیری رضا کی جستجو میں چلا ہوں اور تجھ ہی سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے آگ کے عذاب سے پناہ دے دے ہمارے گناہ معاف فرما دے۔ تیرے سوا اب کوئی چارہ نہیں جو گناہ معاف کر سکے۔ (ابن ماجہ)

تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام رکھیں ہمیشہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اہتمام رکھیں۔ (مسلم)

ہمیشہ جہاں تک ممکن ہو سکے اگلی صف میں جا کر بیٹھیں۔ امام کے بالکل پیچھے یا دائیں طرف ورنہ بائیں طرف اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو اسی ترتیب سے دوسری یا تیسری صف بنا کر بیٹھیں الغرض جب تک اگلی کسی صف میں جگہ ملتی ہو تو پیچھے نہ

Marfat.com

بیٹھیں۔ (مسلم ابوداؤد)

نماز فجر سے فارغ ہو کر اشراق کے وقت تک ذکر الٰہی میں مشغول رہنا۔ (ترمذی)

بلاضرورت شدید دینوی باتیں نہ کریں۔ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو تلاوت اور ذکر آہستہ کریں قبلہ رو نہ تھوکیں نہ قبلہ رو پاؤں پھیلائیں، نہ گانا گائیں، نہ باہر گم ہو جانے والی چیزوں کو مسجد میں تلاش کریں۔ نہ اعلان کریں۔ بدن کپڑے یا اور کسی چیز سے کھیل نہ کریں۔ انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالیں۔ الغرض مسجد کے احترام کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ (طبرانی۔ مسند احمد)

صفوں کو بالکل سیدھا رکھیں مل کر کھڑے ہوں۔ درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں۔ کندھے اور ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں۔ (صحاح)

مسجد کی صفائی :

حضرت ابوسعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس نے مسجد میں سے ایسی چیز باہر کر دی جس سے تکلیف ہوتی تھی (جیسے کوڑا کرکٹ، فرش پر کنکر پتھر) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔

(ابن ماجہ۔ حیوۃ المسلمین)

مسجد کی تعمیر :

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: "جو شخص کوئی مسجد بنائے جس سے مقصود اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہو (اور کوئی غرض نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی کی مثل (اس کا) گھر جنت میں بنا دے گا۔" (بخاری و مسلم)

مسجد کا احترام :

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

تم اپنی مسجدوں سے دور اور الگ رکھو اپنے چھوٹے بچوں اور دیوانوں کو (ان کو مسجد میں نہ آنے دو) اور اسی طرح مسجد سے الگ اور دور رکھو اپنی خرید و فروخت کو اور اپنے باہمی

Marfat.com

جھگڑوں اور رقصوں کو اور اپنے شور و شغب کو اور حدوں کے قائم کرنے کو اور تلواروں کو نیام سے نکالنے کو (یعنی ان میں کوئی بات بھی مسجد کی حدود میں نہ ہو) یہ سب باتیں مسجد کے تقدس اور احترام کے خلاف ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا :

حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہونے لگے تو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

اللھم افتح لی ابواب رحمتك (اے اللہ تعالیٰ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے)

بعض روایات میں یہ زیادہ ہے:

اللھم اغفرلی ذنوبی (ابن ماجہ)

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا :

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب کوئی مسجد سے باہر نکلنے لگے تو یہ دعا کرے

اللھم انی اسئلك من فضلك (اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔) (صحیح مسلم معارف الحدیث)

تحیتہ المسجد :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ (صحیح بخاری۔ مسلم معارف الحدیث)

یہ نماز اس شخص کے لیے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو اس نماز سے مسجد کی تعظیم مقصود ہے۔ دو رکعت نماز پڑھے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو یعنی ظہر، عصر اور عشاء میں پڑھے۔ (بخاری۔ موطا امام مالک)

اذان :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے اپنے مؤذن سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ:

"جب تم اذان دو تو آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر دیا کرو۔ (یعنی ہر کلمہ پر سانس توڑ دو اور وقفہ کیا کرو) اور جب اقامت کہا کرو تو رواں کہا کرو اور اپنی اذان اور اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فصل کیا کرو کہ جو شخص کھانے پینے میں مشغول ہے وہ فارغ ہو جائے اور جس کو استنجاء کا تقاضا ہے وہ جا کر اپنی ضرورت سے فارغ ہو جائے اور کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔"

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت سعد قرظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مسجد قبا میں رسول اکرمؐ کے مقرر کیے ہوئے موذن تھے، ان سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے سیدنا بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو حکم دیا کہ:

"اذان دیتے وقت اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں دے لیا کریں"

آپؐ نے فرمایا کہ:

"ایسا کرنے سے تمہاری آواز بلند ہو (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سید بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دیکھا ابطح کی طرف سے نکلے اور اذان دی پھر جب وہ حیی علی الصلوۃ اور حیی علی الفلاح پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں اور بائیں طرف موڑا اور سینہ کو گھمایا نہیں۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

اذان کا جواب :

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر (اس کے جواب میں) تم میں سے کوئی کہے اللہ اکبر اللہ اکبر۔ پھر مؤذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو جواب دینے والا بھی (اس کے جواب میں) کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر مؤذن کہے اشہد ان محمد الرسول اللہ تو جواب دینے والا بھی (اس کے جواب میں) کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ۔ پھر

Marfat.com

مؤذن کہے حیی علی الصلوۃ تو جواب دینے والا کہے لاحول ولاقوہ الا باللہ پھر مؤذن کہے حی علی الفلاح تو جواب دینے والے کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پھر مؤذن کہے۔ اللہ اکبر جواب دینے والا بھی یہی کہے۔ پھر مؤذن کہے لا الہ الا اللہ تو جواب دینے والا بھی کہے لا الہ الا اللہ اور یہ کہنا دل سے ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔"

صحیح مسلم

(فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہا جائے)

اذان کی دعا :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
جو کوئی بندہ اذان ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرے تو وہ بندہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حق دار ہو گا۔

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ انک لا تخلف المیعاد (بخاری)

اے اللہ! اس دعوت تامہ کاملہ اور اس صلوٰۃ قائمہ دائمہ کے رب یعنی اے وہ اللہ جس کے لیے اور جس کے حکم سے یہ اذان اور یہ نماز ہے اپنے رسول پاک ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت کا خاص درجہ عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر سرفراز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک آپ وعدہ کے خلاف نہیں کرتے۔

(معارف الحدیث۔ صحیح بخاری)

اذان اور اقامت :

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:
ایک دفعہ فجر کی نماز کے وقت رسول اکرمؐ نے مجھے حکم دیا کہ تم اذان کہو۔ میں نے اذان کہی اس کے بعد جب اقامت کہنے کا وقت آیا تو سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ کیا کہ اقامت وہ کہیں تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ:

Marfat.com

"جواذان کہے وہی اقامت کہے۔" (جامع ترمذی، سنن ابوداؤد۔ معارف الحدیث)

(اقامت میں بھی اذان ہی کی طرح الفاظ دہرائے جائیں گے صرف قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں اقامہا اللہ وادامہا کہا جائے گا)۔

سفر میں اذان اور اقامت وامامت :

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ایک چچازاد بھائی بھی ساتھ تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

جب تم سفر کرو تو نماز کے لئے اذان اور اقامت کہو اور تم میں جو بڑا ہو وہ امامت کرے اور نماز پڑھائے۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

جماعت کی اہمیت :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

جو شخص نماز باجماعت کے لئے موذن کی پکار سُنے اور اس کی تابعداری کرنے سے (یعنی جماعت میں شریک ہونے سے) کوئی واقعی عذر اس کے لئے مانع نہ ہو اور اس کے باوجود وہ جماعت میں نہ آئے (بلکہ الگ ہی اپنی نماز پڑھ لے) تو اس کی وہ نماز اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول نہیں ہوگی۔

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ واقعی عذر کیا ہو سکتا ہے

آپؐ نے فرمایا : جان ومال کا خوف یا مرض۔

(سنن ابی داؤد۔ سنن دار قطنی۔ معارف الحدیث)

جماعت کی نیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

جس نے وضو کیا اور اچھی طرح (یعنی پورے آداب کے ساتھ) وضو کیا۔ پھر وہ جماعت کے

ارادے سے مسجد کی طرف گیا وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ لوگ جماعت سے نماز پڑھ چکے اور جماعت ہو چکی تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو بھی ان لوگوں کے برابر ثواب دے گا جو جماعت میں شریک ہوئے اور جماعت سے نماز پڑھی اور یہ چیز ان لوگوں کے اجر و ثواب میں کمی کا باعث نہ ہو گی۔ (سنن ابی داؤد۔ نسائی۔ معارف الحدیث)

جماعت کی فضیلت :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔
(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

جماعت میں شرکت :

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو اچانک آپؐ نے لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنی۔ تو جب نماز پڑھ چکے فرمایا۔ کیا بات تھی؟

انہوں نے کہا۔۔۔۔ "ہم نے نماز کی طرف آنے میں جلدی کی۔" فرمایا: (ایسا) مت کرو۔ جب تم نماز کو آؤ تو اطمینان اختیار کرو۔ پس جتنی نماز پڑھ لو اور جتنی تم سے چھوٹ جائے اسے پورا کرو۔ (بخاری)

صف کی ترتیب :

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں سے کہا۔

میں تم کو رسول اکرمؐ کی نماز کا حال بیان کروں؟ پھر بیان کیا کہ آپؐ نے نماز قائم فرمائی۔ پہلے آپؐ نے مردوں کو صف بستہ کیا۔ ان کے پیچھے بچوں کی صف بنائی پھر آپؐ نے ان کو نماز پڑھائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ:

"یہی طریقہ ہے میری اُمت کی نماز کا۔" (سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

Marfat.com

صف کی درستگی :

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ ہماری صفوں کو اس قدر سیدھا اور برابر کرتے تھے کہ گویا ان کے ذریعے تیروں کو سیدھا کریں گے۔ یہاں تک کہ آپؐ کو خیال ہو گیا کہ اب ہم لوگ سمجھ گئے (کہ ہم کو کس طرح برابر کھڑا ہونا چاہیئے) اس کے بعد ایک دن ایسا ہوا کہ:

آپؐ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھانے کے لیے اپنی جگہ پر کھڑے بھی ہو گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ تکبیر کہہ کر نماز شروع فرما دیں کہ آپؐ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جس کا سینہ صف سے کچھ آگے نکلا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا:

"اللہ کے بندو اپنی صفوں کو سیدھا اور بالکل برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے رُخ ایک دوسرے کے مخالف کر دے گا۔"
(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

پہلی صف :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"لوگو پہلے اگلی صف پوری کیا کرو۔ پھر اس کے قریب والی تاکہ جو کمی و کسر رہے وہ آخری ہی صف میں رہے۔"

تکبیر اولیٰ :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

جو شخص چالیس دن تک ہر نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اس طرح کہ اس کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دو برائتیں (نجات) لکھ دی جاتی ہیں۔

ایک آتش دوزخ سے برأت اور

دوسرے نفاق سے برأت

(جامع ترمذی)

امام :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھائے۔

Marfat.com

تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھائے (یعنی زیادہ طول نہ دے کیوں کہ مقتدیوں میں دمار بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی (جن کے لئے طویل نماز باعثِ زحمت ہو سکتی ہے۔) اور جب تم میں سے کسی کو اکیلے نماز پڑھنی ہو تو جتنی چاہے طویل پڑھے۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

تم میں سے جو اچھے اور بہتر ہوں ان کو اپنا امام بناؤ کیوں کہ تمہارے مالک اور رب کے حضور میں وہ تمہارے نمائندے ہوتے ہیں۔ (دار قطنی۔ بیہقی)

امامت :

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ :

جماعت کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہو (یعنی جو شخص کتاب اللہ کا علم اور اس سے تعلق سب سے زیادہ رکھتا ہو اور اگر اس میں سب یکساں ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو شریعت و سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس نے پہلے ہجرت کی ہو اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو سن (عمر) کے لحاظ سے مقدم ہو اور کوئی دوسرے آدمی کے حلقہ ء سیادت و حکومت میں اس کا امام نہ بنے (یعنی اس حلقہ کے امام کے پیچھے مقتدی بن کر نماز پڑھے ہاں اگر وہ خود اصرار کرے تو دوسری بات ہے)۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

مقتدی :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ :

لوگو! امام پر سبقت نہ کرو (بلکہ اس کی اتباع اور پیروی کرو) جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لم حمدہ کرے تو تم اللھم ربنا لك الحمد کہو۔ (صحیح بخاری و مسلم)

Marfat.com

ایک یا دو مقتدی :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اکرمؐ نماز کے لیے کھڑے ہوئے (یعنی آپؐ نے نماز شروع فرمائی اتنے میں مَیں آگیا اور (نیت کرکے) آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپؐ نے میرا ہاتھ پیچھے پکڑا اور اپنے پیچھے کی جانب مجھے گھما کر اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا، پھر اتنے میں سیدنا جبّار بن صخر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آگئے وہ نیت کرکے آپؐ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ نے ہم دونوں کا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کی جانب کر دیا اور پیچھے کھڑا کر لیا۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث

نماز :

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میں نے تمہاری اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اس کا ذمّہ لے لیا ہے کہ جو شخص ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے۔ اس کو میں اپنی ذمّہ داری پر جنت میں داخل کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات جب آپؐ اعتکاف میں بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا:

لوگو! نمازی جب نماز میں مشغول ہوتا ہے تو اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اس کو جاننا چاہیئے کہ:

"وہ کیا عرض معروض کر رہا ہے۔" (بحوالہ روحانی نماز، خواجہ شمس الدین عظیمی)

نماز میں نگاہ :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا:

اے انسؓ! اپنی نگاہوں کو وہاں رکھو جہاں تم سجدہ کرتے ہو۔ ساری نماز میں" (یعنی حالت قیام میں)

(بیہقی۔ مشکوٰۃ)

نماز میں تاخیر :

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

علیؓ تین کام وہ ہیں جن میں تاخیر نہ کیجیو۔

۱۔ نماز جب اس کا وقت آجائے۔

۲۔ جنازہ جب تیار ہو کر آجائے۔

۳۔ بے شوہر والی عورت جب اس کے لیے کوئی مناسب جوڑ مل جائے۔

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

نماز میں تساہل :

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا:

تمہارا کیا حال ہو گا اور کیا رویہ ہو گا جب ایسے (غلط کار اور خدا ناترس) لوگ تم پر حکمران ہوں گے جو نماز کو مردہ اور بے روح کریں گے (یعنی ان کی نمازیں خشوع و خضوع اور آداب کے اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے بے روح ہوں گی) یا وہ نمازوں کو ان کے صحیح وقت کے بعد پڑھیں گے؟ میں نے عرض کیا۔ تو آپؐ کا میرے لیے کیا حکم ہے یعنی ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

آپؐ نے فرمایا: تم وقت آجانے پر اپنی نماز پڑھ لو اس کے بعد اگر ان کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقع آئے تو ان کے ساتھ پڑھ لو۔ یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

قضا نماز :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جو کوئی نماز کو بھول گیا یا نماز کے وقت سوتا رہ گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے یا سو کے اٹھے اسی وقت پڑھ لے۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

نماز کے اوقات :

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اکرمؐ سے نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ:

ان دونوں دن (آج اور کل تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ پھر (دوپہر کے بعد) جیسے

Marfat.com

ہی آفتاب ڈھلا آپؐ نے سیدنا بلالؓ کو حکم دیا اور انہوں نے اذان دی۔ پھر آپؐ نے ان سے فرمایا تو انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی (اور ظہر کی نماز پڑھی گئی) پھر (عصر کا وقت آنے پر) آپؐ نے سیدنا بلالؓ کو حکم دیا تو انہوں نے (قاعدہ کے مطابق پہلے اذان اور پھر) عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی (اور عصر کی نماز ہوئی) یہ اذان اور پھر یہ نماز ایسے وقت ہوئی کہ آفتاب خوب اونچا اور پوری طرح روشن تھا (یعنی اس کی روشنی میں وہ فرق نہیں پڑا تھا جو شام کو ہو جاتا ہے) پھر آفتاب غروب ہوتے ہی آپؐ نے سیدنا بلالؓ کو حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی قاعدے کے مطابق اذان کہی پھر اقامت کہی (اور مغرب کی نماز ہوئی) پھر جیسے ہی شفق غائب ہوئی تو آپ نے ان کو حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی (قاعدے کے مطابق اذان کہی پھر) اقامت کہی (اور عشاء کی نماز پڑھی گئی) پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپؐ نے بلالؓ کو ٹھنڈے وقت ظہر کی نماز قائم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ ظہر آج (تاخیر کرکے) ٹھنڈے وقت پڑھی جائے تو آپؐ کے حسبِ حکم انہوں نے ٹھنڈے وقت پر ظہر کی اذان پھر اقامت کہی اور خوب اچھی طرح ٹھنڈا وقت کر دیا۔ (یعنی کافی تاخیر کرکے ظہر اس دن بالکل آخری وقت پر پڑھی گئی) اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھی کہ آفتاب اگرچہ اونچا ہی تھا لیکن گذشتہ روز کے مقابلہ میں زیادہ مؤخر کرکے پڑھی اور عشاء تہائی رات گزر جانے کے بعد پڑھی اور فجر کی نماز اسفار کے وقت میں (یعنی دن کا اُجالا پھیل جانے پر) پڑھی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: وہ صاحب کہاں ہیں جو نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کرتے تھے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ: میں حاضر ہوں یا رسولؐ اللہ۔

آپؐ نے فرمایا۔ تمہاری نمازوں کا مستحب وقت اس کے درمیان میں ہے جو تم نے دیکھا۔

(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

نماز کے اوقات ممنوعہ :

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے رسول اکرمؐ نے منع فرمایا اور انہی اوقات میں مردوں کو دفن کرنے سے بھی یعنی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۱۔ طلوع آفتاب کے وقت

۲۔ زوال کے وقت

۳۔ غروب آفتاب کے وقت (صحیح مسلم)

اوقات نماز کے لیے حکم

نماز فجر:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

نماز فجر اسفار میں ادا کرو (یعنی صبح کا اجالا پھیل جانے پر فجر کی نماز پڑھو) کیونکہ اس میں زیادہ اجر و ثواب ہے (سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ مسند دارمی۔ معارف الحدیث)

نماز ظہر:

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

"جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھا کرو۔" (صحیح بخاری)

نماز عشاء:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اکرمؐ عشاء کی نماز کے لیے اس وقت باہر تشریف لائے جب تہائی رات ہو چکی تھی۔ آپؐ نے فرمایا:

اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت کے لیے یہ وقت بھاری اور مشکل ہو جائے گا تو میں یہ نماز (ہمیشہ دیر کرکے) اسی وقت پڑھا کرتا کیونکہ اس نماز کے لیے ہمیشہ یہی وقت افضل ہے۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

عورت کی نماز:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

"عورت کی نماز گھر کے اندر (دلان میں) بہتر ہے صحن کی نماز سے اور عورت کی نماز کوٹھری میں بہتر ہے) (ابو داؤد۔ مشکوٰۃ)

نمازی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ:

تم میں سے اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے سامنے سے گزرنا جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کس قدر گناہ رکھتا ہے تو وہ اپنا سو برس کھڑا رہنا نمازی کے سامنے سے گزرنے سے زیادہ بہتر خیال کرے گا۔ (مشکوٰۃ۔ ابن ماجہ)

آمین :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

جب امام سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین کہے تو تم مقتدی بھی آمین کہو جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو گی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔
(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

نماز جمعہ :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں کو چاہیئے کہ نماز جمعہ ہرگز ترک نہ کریں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اس گناہ کی سزا میں دلوں پر مہر لگا دے گا۔ (ہدایت سے محروم ہو کر) پھر وہ غافلوں میں ہو جائیں گے۔
(صحیح مسلم)

نماز جمعہ کا اہتمام :

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے صفائی و پاکیزگی کا اہتمام کرے اور جو تیل اور خوشبو اس کے گھر ہو وہ لگائے (ایک حدیث میں ہے کہ مسواک ضرور کرنا چاہیئے۔ (ابن ماجہ) پھر وہ گھر سے نماز کے لیے جائے اور مسجد میں پہنچ کر اس کی احتیاط کرے کہ جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ بیٹھے (یعنی جگہ تنگ نہ کرے) پھر جو نماز یعنی سنن و نوافل کی جتنی رکعتیں اس کے لیے مقدر ہیں وہ پڑھے پھر امام جب خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس کو سنے تو اللہ تعالیٰ کی

طرف سے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی اس کی ساری خطائیں ضرور معاف کردی جائیں گی۔ (صحیح بخاری معارف الحدیث)

نماز عید :

عید کی نماز بغیر اذان و اقامت کے صرف دو رکعت ہے۔ (صحیح مسلم)

سنت مئوکدہ :

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

جو شخص رات دن میں بارہ رکعتیں (علاوہ فرض نمازوں کے) پڑھے اس کے لیے جنت میں ایک گھر تیار کیا جائے گا (ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے) چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔ (جامع ترمذی)

وتر :

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں مزید عطا فرمائی ہے وہ تمہارے لیے سُرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔ جن کو تم دنیا کی عزیز ترین دولت سمجھتے ہو۔ وہ نماز وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لیے نماز عشاء کے بعد سے طلوع صبح صادق تک مقرر کردیا ہے۔ (یعنی وہ اس وسیع وقت کے ہر حصہ میں پڑھی جاسکتی ہے۔

(جامع ترمذی۔ سنن داؤد۔ معارف الحدیث)

نوافل :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا کہ نوافل مسجد میں پڑھنا افضل ہے یا گھر میں۔ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے جس کی وجہ سے مسجد کے آنے میں کسی قسم کی دقت یا رکاوٹ نہیں ہوتی (لیکن اس کے باوجود) فرائض کے علاوہ مجھے اپنے گھر میں

Marfat.com

نماز پڑھنا بہ نسبت مسجد کے زیادہ پسند ہے)
(شمائل ترمذی)

رات کا قیام :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:
ہمارا مالک اور رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش چاہے۔ میں اس کو بخش دوں۔
(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

نماز تہجد :

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:
فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز آخر شب میں تہجد کی نماز ہے۔

نماز تہجد کا افضل وقت :

رات کا آخری حصہ ہے۔ کم از کم دو رکعت۔ زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔
(بخاری۔ موطا امام مالک)

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک دن رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

اے محمدؐ دنیا میں جب تک چاہو جیو لیکن ایک دن مرنا ضرور ہے۔ اے محمدؐ دنیا میں جو چاہو عمل کرو اس کی جزاء پاؤ گے۔ دنیا میں جس سے چاہو دوستی کرو لیکن ایک دن اس دوست سے جدائی یقینی ہے۔ اتنی بات یاد رکھو کہ مومن کا شرف اور اس کی بزرگی تہجد کی نماز میں مضمر ہے اور مومن کی عزت لوگوں سے بے پروا رہنے میں ہے۔ (طبرانی)

نماز اشراق :

ایک حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:
جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا رہا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا اور پھر دو رکعتیں اشراق کی پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک حج

Marfat.com

اور ایک عمرہ کی مانند اجر ملے گا۔ پورے حج اور عمرہ کا۔ پورے حج اور عمرہ کا۔ پورے حج اور عمرہ کا۔
(حصن حصین)

نماز چاشت :

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

چاشت کی صرف چار رکعت پڑھنے سے بدن میں جو تین سو ساٹھ جوڑ ہیں ان سب کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور تمام صغیرہ گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔ (مسلم)

نماز چاشت آفتاب کافی اونچا ہو جائے اور اس کی روشنی تیز ہو جانے پر چار رکعت سے لے کر بارہ رکعت ہے۔ (مسلم)

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

دو رکعتیں چاشت کی پڑھنے والا غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔ جو چار رکعتیں پڑھتا ہے وہ عابدوں میں لکھا جاتا ہے۔ چاشت کے وقت چھ رکعتیں پڑھنے والے دن بھر کے تمام تفکرات سے بے نیاز کر دیئے جاتے ہیں۔ آٹھ رکعتیں جو شخص پڑھتا ہے اس کا نام پرہیزگاروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ بارہ رکعتیں چاشت کے وقت پڑھنے والوں کا گھر جنت میں بنا دیا جاتا ہے۔ (طبرانی بطولہ)

صلوٰۃ اوابین :

رسول اکرمؐ کا فرمان ہے کہ:

جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل کی پڑھتا ہے تو اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ بشرطیکہ درمیان میں کوئی بات یا لغو کلام نہ کرے۔ (ابن خزیمہ)

صلوٰۃ التسبیح :

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا:

اے عباس رضی اللہ عنہ اے میرے چچا! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گراں قدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤں جس سے

Marfat.com

آپ کو ایسی عظیم الشان منفعتیں حاصل ہوں وہ ایسا عمل ہے کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف کر دے گا۔

۱۔ اگلے بھی اور ۲۔ پچھلے بھی ۳۔ پرانے بھی اور ۴۔ نئے بھی ۵۔ بھول چوک سے ہونے والے ۶۔ صغیرا بھی اور ۷۔ کبیرا بھی ۸۔ ڈھکے چھپے اور ۹۔ علانیہ ہونے والے بھی (دانستہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں۔ پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں:

سبحان اللہ والحمد ولِلّٰہِ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔

پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی رکوع کی تسبیحات کے بعد یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی **ربنا لك الحمد** کے بعد یہی کلمہ دس دفعہ کہیں۔ پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی سجدہ کی مستعاب کے بعد یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ پڑھیں۔ پھر دوسرے سجدہ میں بھی یہی کلمہ دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں قیام سے پہلے دس مرتبہ پڑھیں اور دوسری رکعت میں بغیر تکبیر کہے قیام کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں کلمہ پچھتر مرتبہ کہیں۔

(میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ ہی پڑھ لیں۔

(سنن ابی داؤد۔ سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

صلوٰۃ الحاجات:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو۔ اللہ تعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے

متعلق (یعنی خواہ وہ حاجت ایسی ہو جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ ہی سے ہو۔ کسی بندے سے واسطہ ہی نہ ہو یا ایسا معاملہ کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو بہر صورت) اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد وثنا کرے اور اس کے بعد نبی (علیہ السلام) پر درود پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے۔

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین اسلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لاتدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولاحاجۃ ھی لک رضا الا قضیستھا یا ارحم الراحمین ط

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کی واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت کو ضروری کر دیں اور بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اے ارحم الراحمین میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کیے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کیے بغیر نہ چھوڑ۔

استغفار :

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

جس بندے نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کیا تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائے گا۔ اگرچہ اس نے میدانِ جنگ سے بھاگنے کا گناہ نہ کیا ہو۔

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ معارف الحدیث)

Marfat.com

گناہ و استغفار :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے بیان فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کسی بندے نے گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ اے میرے مالک مجھ سے گناہ ہو گیا مجھے معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہوں پر پکڑ بھی سکتا ہے۔ اور معاف بھی کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کا گناہ بخش دیا اور اس کو معاف کر دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا اور پھر کسی وقت گناہ کر بیٹھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:

میرے مالک مجھ سے گناہ ہو گیا تو اس کو بخش دے اور معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا کہ:

میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہ و قصور معاف بھی کر سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کر دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا۔ اور کسی وقت پھر کوئی گناہ کر بیٹھا اور پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا:

اے میرے مالک و مولا۔ مجھ سے اور گناہ ہو گیا تو مجھے معاف فرما دے اور میرے گناہ بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا کہ:

کیا میرے بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی مالک و مولیٰ ہے جو گناہ معاف بھی کر سکتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اب جو اس کا جی چاہے کرے۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

سید الاستغفار :

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ سید الاستغفار (یعنی سب سے اعلیٰ استغفار) یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرے:

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علی

Marfat.com

عهد ك و وعدك ما استطعت اعوذبك من شرماصنعت ابوءُ لك بنعمتك علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت ط

ترجمہ : اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدے پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں نے جو گناہ کیے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ لہٰذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ :

جس بندے نے اخلاص اور دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصے میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کیا (یعنی ان کلمات کے ساتھ استغفار کیا) اور اسی دن رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آگئی تو وہ بلا شبہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر کسی نے رات کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا اور صبح ہونے سے پہلے اسی رات میں وہ چل بسا تو وہ بلا شبہ جنت میں جائے گا۔ (صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

استغفار کی برکات :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ :

جو بندہ استغفار کو لازم پکڑے (یعنی اللہ تعالیٰ سے برابر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تنگی اور مشکل سے نکلنے اور رہائی پانے کا راستہ بنا دے گا اور اس کی ہر فکر اور ہر پریشانی کو دور کر کے کشادگی اور اطمینان عطا فرما دے گا اور اس کو ان طریقوں سے رزق دے گا جن کا اس کو خیال و گمان بھی نہ ہو گا۔

(مسند احمد۔ ابی داؤد۔ ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

صلوٰۃ الاستغفار :

حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا (جو بلا شبہ صادق و صدیق ہیں) کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے

Marfat.com

سُنا آپؐ فرماتے تھے:

جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اٹھ کر وضو کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے اس کے بعد آپؐ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی:

والذین اذا فعلو فاحشة اوظلموا انفسهم- الایته

(ترمذی- معارف الحدیث)

تسبیحات :

دو کلمے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے- میزان اعمال میں بڑے بھاری اور مہربان اللہ رب العزت کو بہت پیارے ہیں-

سبحان اللہ وَبِحَمدہٖ

سبحان اللہ العظیم

(صحیح بخاری و مسلم)

چار کلمے:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

تمام کلموں میں افضل چار کلمے ہیں-

۱- سبحان اللہ ۲- الحمد للہ ۳- لا الہ الا اللہ ۴- اللہ اکبر (صحیح مسلم)

وظیفہ :

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ ایک دن نماز فجر پڑھنے کے بعد ان کے پاس سے باہر نکلے وہ اس وقت اپنی نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھی کچھ پڑھ رہی تھیں پھر آپ دیر کے بعد جب چاشت کا وقت آ چکا تھا واپس تشریف لائے- سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی طرح بیٹھی اپنے وظیفہ میں مشغول تھیں- آپؐ نے فرمایا:

"میں جب تمہارے پاس سے گیا ہوں کیا تم اس وقت سے برابر اسی حال میں

Marfat.com

اور اسی طرح پڑھ رہی ہوں ؟ "

آپ ﷺ نے فرمایا :

تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمے تین دفعہ کہے۔ اگر وہ تمہارے اس پورے وظیفہ کے ساتھ تولے جائیں جو تم نے آج صبح سے پڑھا تو انکا وزن بڑھ جائے گا۔

وہ کلمے یہ ہیں :

١۔ سبحان الله و بحمده عدد خلقه (اللہ کی تسبیح اور اس کی حمد اس کی ساری مخلوقات کی تعداد کے برابر)

٢۔ وزنة عرشه (اور اس کے عرش عظیم کے وزن کے برابر)

٣۔ ورضى نفسه (اور اس کی ذات پاک کی رضا کے مطابق)

٤۔ ومداد كلماته (اور اس کے کلموں کی مقدار کے مطابق)

(صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

دس غلام :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :

جس نے سو دفعہ کہا۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شىء قدير

(نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک سا بھی نہیں فرمانروائی اسی کی ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی ستائش ہے اور ہر چیز پر اس کو قدرت ہے)۔

تو وہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب کا مستحق ہو گا۔ اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو غلط کاریاں محو کر دی جائیں گی اور یہ عمل اس کے لئے اس دن شام تک شیطان کے حملے سے حفاظت کا ذریعہ ہو گا اور کسی آدمی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہ ہو گا۔ سوائے اس آدمی کے جس نے اس سے بھی زیادہ عمل کیا ہو گا۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

Marfat.com

خزانۂ جنت :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تم کو وہ کلمہ بتاؤں جو عرش کے نیچے سے اُترا ہے اور خزانۂ جنت میں سے ہے وہ ہے:

لاحول ولا قوۃ الا باللہ (نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت اللہ کی طرف سے ہے)

جب بندہ دل سے یہ کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: یہ بندہ (اپنی انانیت سے دستبردار ہو کر) میرا تابعدار اور بالکل فرمانبردار ہو گیا۔ (معارف الحدیث)

ننانوے بیماریاں :

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے سب سے کم درجہ کی بیماری فکر و غم ہے۔ (مشکوٰۃ بیہقی)

اجرِ عظیم :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: جو بندہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد اللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی لل شئی قدیر پڑھے تو اس کے لیے اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

جو شخص یہ تسبیحات پڑھتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ اتنے زیادہ ہوں جیسے سمندر کی موجوں کی جھاگ۔ (صحیح مسلم)

افضل ذکر :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

سب سے افضل ذکر: لا الہ الا اللہ ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

وظائف صبح و شام

Marfat.com

صبح کی دُعا :

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اس آیت کو پڑھتا ہے اس کی دن بھر کی چھوٹی ہوئی نیکیوں کا ثواب مل جاتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھتا ہے اس کو رات بھر کی چھوٹی ہوئی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔

فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموت والارض وعشیا وحین تظہرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتہا ولذالك تخرجون (حصن حصین)

ترجمہ: جس وقت تم لوگوں کو شام ہو اور جس وقت تم کو صبح ہو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو اور آسمان و زمین میں وہی اللہ تعریف کے قابل ہے اور پھر تیسرے پہر اور جب تم لوگوں کو دوپہر ہو (اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو) وہی زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور وہی مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو مرے پیچھے زندہ و شاداب کرتا ہے اور اسی طرح تم (لوگ مرے پیچھے زمین سے) نکالے جاؤ گے۔

دُعا :

"دعا مانگنا بعینہ عبادت کرتا ہے۔"

پھر آپؐ نے بطور دلیل قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وقال ربلم ادعونی استجب للمo

(اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دعا مانگا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا)

(مسند احمد- ترمذی- ابوداؤد- ابن ماجہ- نسائی

دعا کا طریقہ :

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ایک شخص کو سنا اس نے نماز میں دعا کی جس میں نہ اللہ تعالیٰ کی حمد کی نہ نبی کریم پر درود بھیجا تو رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

"اس شخص نے دعا میں جلد بازی کی۔" پھر آپ نے اس کو بلایا اور اس یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو مخاطب کرکے آپؐ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو (دعا کرنے سے پہلے) اس کو چاہیئے کہ اللہ کی حمد و ثنا کرے پھر اس کے رسولؐ پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہئے اللہ سے مانگے۔

(جامع ترمذی۔ ابی داؤد۔ نسائی۔ معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ سے اس طرح ہاتھ اٹھا کر مانگا کرو کہ ہتھیلیوں کا رُخ سامنے ہو الٹے کرکے نہ مانگا کرو اور جب دعا کر چکو تو اٹھے ہوئے ہاتھ چہرے پر پھیر لو۔"

(سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

دعا میں آمین کہنا :

حضرت ابو زہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ باہر نکلے ہمارا گزر اللہ کے ایک نیک بندہ پر ہوا جو بڑے الحاح سے اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا تھا۔ رسول اکرمؐ کھڑے ہو کر اس کی دعا اور اللہ کے حضور میں اس کا مانگنا۔ گڑگڑانا سننے لگے۔ پھر آپؐ نے ہم لوگوں سے فرمایا۔ اگر اس نے دعا کا خاتمہ صحیح کیا اور مہر ٹھیک لگائی تو اس نے جو مانگا ہے اس کا اس نے فیصلہ کرا لیا۔ ہم میں سے ایک نے پوچھا کہ:

یا رسولؐ اللہ صحیح خاتمہ کا اور مہر ٹھیک لگانے کا طریقہ کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: آخر میں آمین کہہ کر دعا ختم کرے (تو اگر اس نے ایسا کیا تو بس اللہ تعالیٰ سے طے کرا لیا)

دُعا میں عجلت :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
تمہاری دعائیں اس وقت تک قابلِ قبول ہوتی ہیں کہ جب تک جلدبازی سے کام نہ لیا جائے (جلدی بازی یہ ہے) کہ بندہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی مگر قبول ہی نہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

Marfat.com

سجدے میں دعا :

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ:

"سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت ہی قربت حاصل کر لیتا ہے پس تم اس حالت میں خوب خوب دعا مانگا کرو۔"

غائبانہ دُعا :

رسول اکرمؐ فرماتے تھے کہ:

مرد مسلمان کی وہ دعا جو وہ اپنے بھائی کے لیے غائبانہ کرتا ہے۔ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس پر ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے۔ جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور یہ کہتا ہے۔

ولك مثل ذالك (الادب المفرد)

دُعا یقین کے ساتھ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ سے مانگو اور دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ ضرور قبول فرمائے گا اور جان لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرے گا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے پروا ہو۔ (جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

عافیت کی دعا :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

تم میں جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دعا مانگنے کی توفیق دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگی جاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ:

"اس سے (دنیا و آخرت میں) عافیت کی دعا مانگی جائے۔"

(جامع ترمذی۔ حصن حصین)

Marfat.com

بے خوابی کی دُعا:

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم بستر پر لیٹو تو اللہ تعالیٰ سے دُعا کر لیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَبعِ وَمَا اَظَلَّتُ وَ رَبَّ الاَرضَینَ وَمَا اَقَلَّتُ وَ رَبَّ الشیَاطِینِ وَمَا اَضَلَّت کُن لِیَ جَاراً مِن شَرِّ خلقكَ کُلِھِم جَمِیعاً اُن یَّفرُطَ عَلَیَّ اَحَد" عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثناؤُكَ وَلاَ اِلاَ اِلٰهَ غَیرُكَ لا اِلٰهَ الاَّ اَنتَ ط

اے اللہ پروردگار ساتوں آسمان کے اور اس چیز کے جس پر ان کا سایہ ہے اور پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے جس کو زمین اٹھائے ہوئے ہے اور پروردگار شیطانوں کے اور اس چیز کے جس کو انہوں نے گمراہ کیا میرا نگہبان رہنا اپنی تمام تر مخلوق کی برائی سے (اور) اس سے کہ ظلم کرے ان میں سے کوئی یا مجھ پر یا کہ زیادتی کرے مجھ پر۔ محفوظ ہے پناہ دیا ہوا تیرا اور آپ کی تعریف بڑی ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(ترمذی۔ معارف الحدیث)

مصیبت و غم کی دُعا:

رسول اکرم ﷺ سے مسند میں مروی ہے کہ کوئی شخص اگر مبتلائے مصیبت ہو جائے تو یوں دُعا کرے:

اِنا لِلّٰهِ وَاِنَّا الیه رَاجعُون اَللّٰھُمَّ اَجِرنِی فی مصیبتی وَخلُف لِی خیراً منھاَ

(زاد المعاد)

بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدلہ عنایت فرما۔

Marfat.com

حالت کرب کی دُعا :

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جنہیں تکلیف اور کرب کے وقت یا کرب کی حالت میں کہہ لیا کرو؟

اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا (زاد المعاد)

یعنی اللہ میرا پروردگار ہے میں نے اس کا کسی کو شریک نہیں بنایا۔

ایک روایت میں ہے کہ: اسے سات بار پڑھا جائے۔

فکر و پریشانی کی دعا :

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس آدمی کو پریشانی اور فکر زیادہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرے:

اللھم انی عبدك وابن عبدك وابن امتك وفی قبضتك ماصیتی بیدك ماض فی حلمك عدل فی قضاك اسئلك بلل اسم ھو لك سمیت بہ نفسك او انزلتہ فی لتابك او استاثرت بہ فی ملنون الغیب عندك ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی وجلاء ھمی وغمی

اے اللہ بندہ تیرا اور بیٹا ہوں تیرے ایک بندے کا اور ایک تیری بندی کا اور بالکل تیرے قبضے میں ہوں اور ہمہ تن تیرے دست قدرت میں ہوں۔ نافذ ہے میرے بارے میں تیرا حکم۔ اور عین عدل ہے میرے بارے میں تیرا فیصلہ۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم پاک کے واسطے سے جس سے تو نے اپنی مقدس ذات کو موسوم کیا ہے یا اپنی کسی کتاب میں اس کو نازل فرمایا ہے یا خاص مخفی خزانہ غیب ہی میں اس کو محفوظ رکھا ہے۔ استدعا کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میرے فکروں اور غموں کو اس کی برکت

Marfat.com

سے دور فرمادے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

جو بندہ بھی ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی فکروں اور پریشانیوں کو دور فرما کر ضرور بہ ضرور اس کو کشادگی عطا فرمادے گا۔

(معارف الحدیث)

موت کی دُعا :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

تم لوگ موت کی دعا اور تمنا مت کرو۔ اگر آدمی ایسی دعا کے لیے مضطر ہی ہو (اور کسی وجہ سے زندگی اس کے لیے دو بھر ہو) تو اللہ کے حضور یوں عرض کرے:

اے اللہ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو دنیا سے مجھے اٹھالے۔

(نسائی۔ معارف الحدیث)

قرض کی دعا :

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن کا ذکر ہے رسول اکرمؐ مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک انصاری حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

اے ابو امامہؓ تو بے وقت مسجد میں کیوں بیٹھا ہے؟

عرض کیا: یا رسولؐ اللہ طرح طرح کے رنج و غم ہیں اور لوگوں کے قرض میرے پیچھے چمٹے ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ میں تجھے ایسے چند کلمات بتا دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تیرا رنج و غم دور کردے گا اور قرض ادا کردے گا۔ تو صبح و شام یوں کہا کر:

اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن واعوذبک من العجز واللسل واعوذبک من الجبن والبخل واعوذبک من غلبۃ الدین وقھر الرجال

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری فکر سے اور غم سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری کم ہمتی اور سستی سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری قرض کے گھیر لینے سے اور لوگوں کے دبا لینے سے۔

Marfat.com

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

میں چند ہی روز ان کلمات کو پڑھنے پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا رنج و غم دور فرمادیا قرض بھی ادا کر دیا۔ (حصن حصین)

قوّت و طاقت کی دُعا :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ :

جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے سے عاجز ہو جائے یا زیادہ قوت و طاقت چاہے تو اس کو چاہیے کہ سوتے وقت :

۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ ۳۳ مرتبہ الحمد اللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرے۔

(صحیح بخاری و مسلم۔ ترمذی۔ ابو داؤد)

ڈراؤنے خواب کی دعا :

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا :

جب تم میں سے کوئی (ڈراونا خواب دیکھ کر) سوتے میں ڈر جائے تو اس طرح دعا کرے۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ و عذابہ و من شر عبادہ و من ھمزات الشیاطین وان یحضرون۔

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامات کے ذریعے خود اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وساوس واثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین وساوس واثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ :

پھر شیاطین اس بندے کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ (معارف الحدیث)

مصیبت زدہ کو دیکھ کر :

امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جس آدمی کی نظر کسی مبتلائے مصیبت اور دکھی پر پڑے اور وہ کہے:

اَلحَمدُ لِلّٰہِ اِلَّذی عَافَانِی مِمَّا ابتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِی عَلٰی کَثِیرٍ مِّمَّن خَلَقَ تَفضِیلاً ط

"حمد اس کے لئے ہے جس نے مجھے عافیت دی اور محفوظ رکھا اس بلا اور مصیبت سے۔ جس میں تجھ کو مبتلا کیا گیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر اس نے فضیلت بخشی۔"

تو وہ اس بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کوئی بھی مصیبت ہو۔

(ترمذی۔ معارف الحدیث)

خطرے کی دُعا:

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا۔

یارسول اللہ ﷺ کیا اس نازک وقت کے لئے کوئی خاص دعا ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کریں۔ حالت یہ ہے کہ ہمارے دل مارے دہشت کے اُچھل اُچھل کر گلوں میں آرہے ہیں۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں اللہ کے حضور یوں عرض کرو۔

اَللّٰھُمَّ استُر عَورَاتِنَا وَ اٰمِن رَوعَاتِنَا ط

"اے اللہ ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اطمینان سے بدل دے۔"

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اس آندھی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی۔ (مسندِ احمد۔ معارف الحدیث)

بخشش کی دُعا:

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص سونے کے لئے بستر پر لیٹتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح توبہ

و استغفار کرے اور تین دفعہ عرض کرے۔

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

"میں مغفرت اور بخشش چاہتا ہوں۔ اس اللہ تعالیٰ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ حی و قیوم ہے ہمیشہ رہنے والا اور سب کا کارساز ہے اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔"

تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ درختوں کے پتوں اور مشہور ریگستانوں عالج کے ذروں اور دنیا کے دنوں کی طرح بے شمار ہوں۔

(ترمذی۔ معارف الحدیث)

دعائے سحرگاہی :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں:

جو مجھ کو پکارے گا اس کی سنوں گا۔ جو مجھ سے مانگے گا عطا کروں گا جو مجھ سے مغفرت و عفو طلب کرے گا اس کو بخش دوں گا۔ (الادب المفرد)

اذان و اقامت کے درمیانی وقفے کی دعا :

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دریافت کیا۔

یا رسولؐ اللہ اس وقفے میں کیا دعا مانگا کریں۔ فرمایا یہ دعا مانگا کرو۔

اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ

(اسوہ رسول اکرم ﷺ)

رات کی دعائیں :

رسول اکرمؐ کی تعلیم کردہ رات کی دعائیں۔

۱۔ سورہ بقرہ کی دو آخری آیتیں پڑھے۔ (صحاح ستہ)

۲۔ قل ھواللہ احد پڑھے (بخاری۔ مسلم۔ نسائی)
۳۔ قرآن مجید کی سو آیتیں پڑھے یا (حاکم عن ابی ہریرہؓ)
قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھے (حاکم عن ابی ہریرہؓ)
۴۔ سورہ یٰسین پڑھے (ابن حبان عن جندبؓ)
(حصن حصین)

جامع دُعا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بہت سی دعائیں فرمائیں جو ہمیں یاد نہ رہیں تو ہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔

یارسول اللہ ﷺ آپ نے بہت سی دعائیں تعلیم فرمائی تھیں ان کو ہم یاد نہ رکھ سکے (اور یہ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے وہ سب دعائیں مانگیں۔ تو کیا کریں؟)

آپ ﷺ نے فرمایا:

میں تمہیں ایسی دعا بتائے دیتا ہوں جس میں وہ ساری دعائیں آجائیں گی۔ اللہ کے حضور میں یوں عرض کرو کہ:

اَللّٰھُمَّ اِناَّ نَسئَلُکَ مِن خَیرِ مَا سَئَلَکَ منہُ نَبِیُّکَ مُحمد" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وسَلَّمَ وَ نعُوذُبکَ مِن شَرِ ماَاستَعَاذَ مِنہُ نَبِیُّکَ مُحَمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَانتَ المُستَعَانُ وَ عَلَیکَ البَلاَغُ وَلاَحول وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ باللّٰہِ ط

اے اللہ ہم تجھ سے وہ سب خیر مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگا اور ہم ان سب چیزوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ چاہی بس تو ہی جس سے مدد چاہی جائے اور تیرے ہی کرم پر موقوف ہے۔ مقاصد اور مرادوں تک پہنچنا اور کسی مقصد کے لئے سعی و حرکت اور اس کو حاصل کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے۔ (ترمذی۔ معارف الحدیث)

درود شریف اور قبولیت دعا:

حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"دُعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رُکی رہتی ہے اوپر نہیں جاسکتی جب تک کہ رسول

Marfat.com

اکرمؐ پر درود نہ بھیجا جائے۔" (ترمذی۔ طبرانی۔ معارف الحدیث)

درود شریف :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیتا ہے یعنی بذریعہ ملائکہ۔

(نسائی۔ ابی داؤد۔ دارمی۔ بیہقی)

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں تو ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (طبرانی۔ زادالسعید)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ سے عرض کیا کہ:

یا رسولؐ اللہ ہم آپؐ پر صلوٰۃ (درود) کس طرح پڑھا کریں؟

آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کیا کرو:

اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ لما صلیت علی ال ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتۃ لما بارلت علی ابراہیم انک حمید مجید

اے اللہ اپنی خاص نوازش اور عنایت و رحمت فرما۔ حضرت محمدؐ پر اور آپ کی (پاک) بیبیوں اور آپ کی نسل پر جیسے کہ آپؐ نے نوازش اور عنایت رحمت فرمائی آل ابراہیمؑ پر اور خاص برکت نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور آپؐ کی پاک بیبیوں اور آپؐ کی نسل پر جیسے کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں آل ابراہیم پر۔ اے اللہ تو ساری حمد و ستائش کا سزاوار ہے اور تیرے ہی لیے ساری عظمت و بڑائی ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

قربانی :

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پوچھا۔

یا رسولؐ اللہ یہ قربانی کیا چیز ہے؟

آپؐ نے فرمایا:

تمہارے (نسبی یا روحانی) باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔

انہوں نے عرض کیا کہ---- ہم کو اس میں کیا ملتا ہے یا رسولؐ اللہ آپؐ نے فرمایا:

ہر بال کے بدلے ایک نیکی

انہوں نے عرض کیا کہ-- اگر اون (والا جانور) ہو؟

آپؐ نے فرمایا کہ: ہر اون کے بدلے بھی ایک نیکی

(حاکم)

قربانی کا ارادہ :

ام المومنین حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا جائے) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو اس کو چاہیئے کہ اب قربانی کرنے تک اپنے بال یا ناخن بالکل نہ تراشے۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

قربانی کا جانور :

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ سے دریافت کیا گیا کہ کونسا جانور قربانی کے قابل نہیں رہتا) آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور بتایا کہ---- چار (یعنی چار عیوب اور نقاص ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی عیب و نقص اگر جانور میں پایا جائے تو وہ قربانی کے قابل نہیں رہتا)۔

۱۔ ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑ پن بہت کھُلا ہوا ہو (کہ اس کی وجہ سے اس کو چلنا بھی مشکل ہو)

۲۔ وہ جس کی آنکھ خراب ہو گئی ہو اور وہ خرابی بالکل نمایاں ہو۔

۳۔ وہ جو بہت بیمار ہو۔

۴۔ وہ جو ایسا کمزور اور لاغر ہو کہ اس کی ہڈیوں میں گودا بھی نہ رہا ہو۔

(ترمذی۔ نسائی۔ ابی داؤد۔ ابن ماجہ دارمی۔ مسندِ احمد)

Marfat.com

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ہم کو ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا:

جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا کان کٹا ہوا ہو۔ (ابن ماجہ)

قربانی کا بڑا جانور اور حصے:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ گائے یا بیل کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے اور اسی طرح اونٹ کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ (صحیح مسلم۔ ابو داؤد)

قربانی کا طریقہ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ میں حاضر ہوئے جب آپ ﷺ نے خطبہ مکمل کر لیا تو ایک مینڈھا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ۔ اللہ اکبر پڑھا اور فرمایا کہ:

"یہ میری طرف سے میری امت کے ہر اس آدمی کی جانب سے ہے جس نے ذبح نہیں کیا۔" (ابو داؤد)

☆ جب آپ ﷺ قربانی کے لئے بکری کو ذبح کرتے تو اپنا پاؤں اس کے چہرے پر رکھتے پھر بسم اللہ۔ اللہ اکبر کہتے اور ذبح کرتے۔

☆ آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ جب ذبح کریں تو اچھے انداز سے کریں یعنی چھری تیز ہو اور جلدی ذبح کریں۔ (زاد المعاد)

قربانی کی دُعا:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے دن یعنی عید قربان کے دن رسول اکرم ﷺ نے سیاہ سفیدی مائل سینگوں والے دو فربہ خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب آپ ﷺ نے ان کا رخ صحیح یعنی قبلہ کی طرف کر لیا تو یہ دعا پڑھی

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض علیٰ ملۃ ابرھیم حنیفاً و ما انا

Marfat.com

المُشرِكِينَ ط اِنَّ صَلٰوتِي وَمحيَايَ ومَمَاتِيَ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِين ط لاَ شريكَ لَه، وبِذٰلِكَ اُمِرتُ وَاَنَا مِنَ المُسلِمِينَ ط اَللّٰهُمَّ مَنكَ وَلَكَ عَن مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِه ط بِسمِ اللّٰهِ اَللّٰه اَكبَر
پھر ذبح کیا۔

"میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں کو اور زمینوں کو پیدا کیا اس حال میں کہ میں ابراہیم (علیہ السلام) حنیف کے دین پر ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو رب العالمین ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ قربانی تیری توفیق سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔ محمد ﷺ اور ان کی امت کی طرف سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔"

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

قربانی کا گوشت :

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک سال عید الاضحیٰ کے موقع پر) ہدایت فرمائی کہ تم میں سے جو کوئی قربانی کرے تو (اس کا گوشت بس تین دن تک کھا سکتا ہے) تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں اس قربانی کے گوشت میں سے کچھ باقی نہیں رہنا چاہیے۔ پھر جب اگلا سال آیا تو لوگوں نے دریافت کیا کہ :۔ کیا ہم اس سال بھی ایسا ہی کریں جیسا کہ گزشتہ سال آپ کی ہدایت کے مطابق ہم نے کیا تھا؟ تو آپؐ نے فرمایا :۔ (نہیں اس سال تین دن والی وہ پابندی نہیں ہے بلکہ اجازت ہے کہ جب تک چاہو) کھاؤ۔ کھلاؤ اور محفوظ رکھو گزشتہ سال وہ ہدایت اس لیے دی گئی تھی کہ عوام کو (غذا کی کمی اور تنگدستی کی وجہ سے) کھانے پینے کی تکلیف تھی اس لیے میں نے چاہا تھا کہ قربانی کے گوشت سے تم ان کی پوری مدد کرو (اس لیے میں نے عارضی اور وقتی طور پر وہ حکم دیا تھا۔ اب جب کہ وہ ضرورت باقی نہیں رہی تمہارے لیے کھانے کھلانے اور محفوظ رکھنے کی پوری گنجائش ہے)۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

قربانی کے ایام :

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والا دن یوم النحر (قربانی کا دن یعنی دس ذی الحجہ

Marfat.com

کا دن ہے) اس کے بعد اس سے اگلے دن یوم القرا ذی الحجہ کا درجہ ہے اس لیے قربانی جہاں تک ہو سکے ۱۰ ذی الحجہ کو کرلی جائے اگر کسی وجہ سے ۱۰ تاریخ کو قربانی نہ ہو سکے تو ۱۱ ذی الحجہ کو۔ اگرچہ ۱۲ ذی الحجہ کو بھی جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ ۱۰ یا ۱۱ ذی الحجہ کو قربانی کر لی جائے۔

(سنن ابی داؤد)

رمضان المبارک :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا اور میں نے رمضان کی شب بیداری کو (تراویح میں تلاوت قرآن پڑھنے سننے کے لیے) تمہارے واسطے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) سنت بنایا (کہ موکدہ ہونے کے سبب---- جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کے اعتقاد سے رمضان کی شب بیداری کرے وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔ (نسائی)

(نسائی۔ حیوۃ المسلمین)

رمضان المبارک کی آخری رات :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:
رمضان کی آخری رات میں آپؐ کی امت کے لیے مغفرت و بخشش کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

آپؐ سے دریافت کیا گیا۔ وہ شب قدر ہوتی ہے؟

آپؐ نے فرمایا: شب قدر تو نہیں ہوتی لیکن بات یہ ہے کہ عمل کرنے والا جب اپنا عمل پورا کر دے تو اس کو پوری اُجرت مل جاتی ہے۔

(مسند احمد۔ معارف الحدیث)

شب قدر :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:
شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں میں طاق راتوں میں۔

(صحیح بخاری۔ معارف الحدیث)

Marfat.com

شب قدر کی دعا :

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ سے میں نے عرض کیا کہ مجھے بتائیے کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کونسی رات شب قدر ہے۔ تو میں اس رات اللہ تعالیٰ سے کیا عرض کروں اور کیا دعا مانگوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ عرض کرو۔

اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی ط

اے اللہ! آپ معاف کرنے والے ہیں (اور) کریم ہیں عفو کو پسند کرتے ہیں لہٰذا مجھ سے درگزر کر دیجئے۔

روزہ کی برکت :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
روزہ رکھا کرو۔ تندرست رہا کرو گے۔ (طبرانی)

روزے کی فضیلت :

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اکرمؐ نے ہم کو ایک خطبہ دیا اس میں آپؐ نے فرمایا:

اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس مہینہ کی ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس مہینہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں میں بارگاہ الٰہی میں کھڑے ہونے (یعنی تراویح کی نماز پڑھنے) کو نفل مقرر کیا ہے۔ جس کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے) جو شخص اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی غیر فرض عبادت (یعنی سنت یا نفل) ادا کرے گا تو دوسرے زمانہ کے فرضوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانہ کے ستر فرضوں کے برابر ملے گا۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو (اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لیے) افطار کرایا تو اس کے لیے گناہوں کی

مغفرت اور آتشِ دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہو گا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔

آپؐ سے عرض کیا گیا کہ:

یا رسولؐ اللہ ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا۔ (تو کیا غرباء اس عظیم ثواب سے محروم رہیں گے) آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا پانی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرا دے (رسولؐ اللہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آگے ارشاد فرمایا کہ) اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی تاآنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔

(اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتش دوزخ سے آزادی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) اور جو آدمی اس مہینہ میں اپنے غلام و خادم کے کام میں تخفیف و کمی کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا اور اسے دوزخ سے رہائی اور آزادی دے گا۔ (شعیب الایمان بلیہقی۔ معارف الحدیث)

روزہ کی اہمیت :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا عشرہ اخیرہ شروع ہوتا تو رسول اکرمؐ کمر کس لیتے اور شب بیداری کرتے (یعنی پوری رات عبادت اور ذکر و دعا میں مشغول رہے اور اپنے گھر کے لوگوں (یعنی ازواج مطہرات اور دوسرے متعلقین کو بھی جگا دیتے (تاکہ وہ بھی ان راتوں کی برکتوں اور سعادتوں میں حصہ لیں۔)

(صحیح بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

روزے سے غفلت :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری جیسے کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑے گا وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہو گئی۔ وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی۔ (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

خاص روزے :

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ چار چیزیں وہ ہیں جن کو رسول اکرمؐ کبھی نہیں چھوڑتے تھے:

۱۔ عاشورہ کا روزہ

۲۔ عشرۂ ذی الحجہ یعنی یکم ذی الحجہ سے یوم عرفہ نویں ذی الحجہ تک کے روزے

۳۔ ہر مہینے کے تین روزے

۴۔ فجر کی دو رکعت سنت (سنن نسائی۔ معارف الحدیث)

شوال کے روزے :

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد ماہ شوال میں چھ نفلی روزے رکھے تو اس کا یہ عمل ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہو گا۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

ایام بیض کے روزے :

حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ ہم لوگوں کو حکم فرماتے تھے کہ:

ہم ایام بیض یعنی مہینہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو روزے رکھا کریں اور فرماتے تھے کہ مہینہ کے ان تینوں دنوں کے روزے رکھنا اجر و ثواب کے لحاظ سے ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔ (ابی داؤد۔ نسائی۔ معارف الحدیث)

ذی الحجہ کے روزے :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

Marfat.com

سب دنوں میں سے کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں جتنا کہ عشرہ ذی الحجہ میں محبوب ہے (یعنی ان دنوں کی عبادت اللہ تعالیٰ کو دوسرے تمام دنوں سے زیادہ محبوب ہے) اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہے۔

(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

پندرھویں شعبان کا روزہ :

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو اس رات میں اللہ تعالیٰ کے حضور نوافل پڑھو اور اس دن کا روزہ رکھو کیونکہ اس رات میں آفتاب غروب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی اور رحمت پہلے آسمان پر اتر آتی ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے:

کوئی بندہ ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش طلب کرے اور میں اس کی مغفرت کا فیصلہ کروں۔ کوئی بندہ ہے جو روزی مانگے اور میں اس کو روزی دینے کا فیصلہ کروں۔ کوئی مبتلائے مصیبت بندہ ہے جو مجھ سے صحت و عافیت کا سوال کرے اور میں اس کو عافیت عطا کروں۔ اسی طرح مختلف قسم کے حاجت مندوں کو اللہ تعالیٰ پکارتے ہیں کہ وہ اس وقت مجھ سے اپنی حاجتیں مانگیں اور میں عطا کروں۔ غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی طرح اپنے بندوں کو اس رات پکارتی رہتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔ معارف الحدیث)

سحری :

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ:

سحری میں برکت ہے اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ اگر کچھ نہیں تو اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے کیونکہ سحر میں کھانے پینے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں۔ (مسند احمد۔ معارف الحدیث)

Marfat.com

افطار :

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ کھجور سے افطار کرے اور اگر کھجور نہ پائے تو پانی ہی سے افطار کرے۔ اس لیے پانی کو اللہ تعالیٰ نے طہور بنایا ہے۔

(مسند احمد۔ ابی داؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

افطار میں جلدی :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اپنے بندوں میں مجھے وہ بندہ زیادہ محبوب ہے جو روزہ کے افطار میں جلدی کرے یعنی غروب آفتاب کے بعد بالکل دیر نہ کرے۔) (ترمذی۔ معارف الحدیث)

تراویح :

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ (طبرانی)

صدقہ فطر :

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ معظمہ کے گلی کوچوں میں منادی کر دے کہ:

"صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو بڑا۔ دو مد (تقریباً دو سیر) گیہوں کے یا اس کے سوا ایک صاع (ساڑھے تین سیر سے کچھ زائد) غلہ کا۔" (ترمذی)

صدقہ :

○ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ان سے فرمایا:

"تم اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اس کی راہ میں کشادہ دستی سے خرچ کرتی رہو اور

Marfat.com

گنو مت (یعنی اس فکر میں مت پڑو کہ میرے پاس کتنا ہے اور اس میں کتنا اللہ کی راہ میں دوں) اگر تم اس کی راہ میں اس طرح حساب کرکر کے دو گی تو وہ بھی تمہیں حساب ہی سے دے گا اور اگر بے حساب دو گی تو وہ بھی اپنی نعمتیں تم پر بے حساب انڈیلے گا اور دولت جوڑ جوڑ کے اور بند کرکے نہ رکھو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا (کہ رحمت اور برکت کے دروازے تم پر خدانخواستہ بند ہو جائیں گے) لہٰذا تھوڑا بہت جو کچھ ہو سکے اور جس کی توفیق ملے اللہ کی راہ میں کشادہ دستی سے دیتی رہو۔
(صحیح بخاری و مسلم)

○ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
مرد نے جو اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر اپنے اہل اپنے ذی رحم اور ذی قرابت پر خرچ کیا۔ وہ سب اس کے لیے صدقہ ہے۔ (طبرانی)

صدقہ کی حقیقت :

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

اپنے بھائی کی خوشی کی خاطر ذرا سا مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔ کوئی نیک بات کہہ دینی بھی صدقہ ہے۔ تمہارا کسی کو بری بات سے روک دینا بھی صدقہ ہے۔ کسی بے نشان زمین کا کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔ جس شخص کی نظر کمزور ہو اس کی مدد کر دینا بھی صدقہ ہے۔ راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی کا ہٹا دینا بھی تمہارے لیے ایک صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی ایک صدقہ ہے۔
(ترمذی۔ ترجمان السنہ)

صدقہ کے برکات :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:
صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کا دفع کرتا ہے۔
(جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

Marfat.com

افضل صدقہ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (ﷺ) کون سا صدقہ افضل ہے؟

آپؐ نے فرمایا۔ وہ صدقہ افضل ترین صدقہ ہے جو غریب آدمی اپنی کمائی میں سے کرے اور پہلے ان پر خرچ کرے جس کا وہ ذمہ دار ہو (یعنی اپنی بیوی اور بچے)

(سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

صدقہ کا مستحق :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

اصل مسکین (جس کی صدقہ سے مدد کرنی چاہئے) وہ آدمی نہیں ہے جو (مانگنے کے لیے) لوگوں کے پاس آتا جاتا ہے (در در پھرتا ہے اور سائلانہ چکر لگاتا ہے) اور ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں (جب کے اس کے ہاتھ پر رکھ دی جاتی ہیں تو) لے کر واپس لوٹ جاتا ہے۔ بلکہ اصل مسکین وہ بندہ ہے جس کے پاس اپنی ضرورتیں پوری کرنے کا سامان بھی نہیں ہے اور (چونکہ وہ اپنے اس حال کو لوگوں سے چھپاتا ہے اس لیے) کسی کو اس کی حاجت مندی کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ صدقہ سے اس کی مدد کی جائے اور نہ وہ چل پھر کر لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حج :

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

جس کے پاس سفرحج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اور یہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔

(ترمذی)

حج و عمرہ :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ

نے ارشاد فرمایا کہ:

حج اور عمرہ ساتھ ساتھ کرو دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سُنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور ( ) کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔ (ترمذی۔ نسائی)

رسول اکرمؐ کے حج و عمرے :

روایات کے مطابق رسول اکرمؐ نے ہجرت سے قبل دو حج کیے بعض کہتے ہیں تین حج کئے اور رسول اکرمؐ کے عمروں کی تعداد چار بتائی جاتی ہے۔ (بخاری)

مردوں کا احرام :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا کہ:

مُحرم (حج و عمرہ کا احرام باندھنے والا) کیا کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

حالت (احرام میں) نہ تو کرتا قمیض پہنو اور نہ (سر پر) عمامہ باندھو نہ شلوار و پاجامہ پہنو اور نہ بارانی پہنو اور نہ (پاؤں میں) موزے پہنو۔ اس کے سوائے کہ کسی آدمی کے پاس پہننے کے لیے چپل یا جوتا نہ ہو (تو وہ مجبوراً پاؤں کی حفاظت کے لیے موزے پہن لے) اور ان کو ٹخنہ کے نیچے سے کاٹ کر جوتا سا بنا لے (آگے آپ ﷺ نے فرمایا کہ) احرام میں ایسا بھی کپڑا نہ پہنو جس کو زعفران یا ورس لگا ہو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(احرام میں مردوں کے لیے صرف دو چادریں ہیں۔ ایک تہبند کے طور پر باندھ لی جاتی ہے اور دوسری بدن پر ڈال لی جاتی ہے۔ سر کھلا رہتا ہے۔ پاؤں بھی کھلے رہتے ہیں)

عورتوں کا احرام :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا آپ ﷺ منع فرماتے تھے:

عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانہ پہننے سے اور چہرہ پر نقاب ڈالنے اور ان کپڑوں کے استعمال سے جن کو زعفران یا ورس لگی ہو اور ان کے علاوہ۔ وہ جو رنگین کپڑے چاہیں

Marfat.com

پہن سکتی ہیں اور شلوار قمیض اور موزے بھی پہن سکتی ہیں۔ (سنن ابی داؤد)

عورتوں کا شرعی عُذر :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ حجتہ الوداع والے سفر میں رسول اکرمؐ کے ساتھ مدینہ سے چلے ہماری زبانوں پر حج ہی کا ذکر تھا۔ یہاں تک کہ جب (مکہ کے بالکل قریب) مقام سرف پر پہنچے (جہاں ایک منزل رہ جاتا ہے) تو میرے وہ دن شروع ہو گئے جو عورتوں کو ہر مہینہ آتے ہیں۔ تو میں رونے لگی۔

رسول اکرمؐ خیمہ میں تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا: شاید تمہارے ماہواری ایام شروع ہو گئے ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ یہی بات ہے آپؐ نے فرمایا:

(رونے کی کیا بات ہے) یہ تو ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی بیٹیوں (یعنی سب عورتوں) کے ساتھ لازم کر دی ہے۔ تم وہ سارے عمل کرتی رہو۔ جو حاجیوں کو کرنے ہوتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک کہ اس سے پاک صاف نہ ہو جاؤ۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حالتِ احرام :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

ہم عورتیں حج میں رسول اکرمؐ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں (تو احرام کی وجہ سے ہم چہروں پر نقاب نہیں ڈالتی تھیں) جب ہمارے سامنے سے مرد گزرتے تو ہم اپنی چادریں سر کے اوپر سے لٹکا لیتی تھیں اور اس طرح پردہ کر لیتی تھیں پھر جب مرد آگے بڑھ جاتے تو ہم اپنے چہرے کھول دیتی تھیں۔ (سنن ابی داؤد)

تلبیہ :

حضرت خلاد بن سائب تابعی اپنے والد حضرت سائب بن خلاد انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم پہنچایا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ آواز سے پڑھیں۔

(ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، موطا امام مالک)

Marfat.com

کلمات تلبیہ :

رسول اکرمؐ تلبیہ میں درج ذیل کلمات ادا فرماتے تھے۔

لبیک اللھم لبیک۔ لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ کا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف اور نعمت آپ ہی کے لیے ہے اور سارا جہاں ہی آپ کا ہے۔ آپ کا کوئی شریک نہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

دُعا بعد از تلبیہ :

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جب تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنت کی دُعا کرتے اور اس کی رحمت سے دوزخ سے خلاصی اور پناہ مانگتے۔ (معارف الحدیث)

سواری پر طواف :

حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ (حجتہ الوداع میں) میں نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا۔ مجھے بیماری کی تکلیف ہے (میں طواف کیسے کروں؟) آپؐ نے فرمایا:

"تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لو۔" تو میں نے اسی طرح طواف کیا اور اس وقت رسول اکرمؐ بیت اللہ کے پہلو میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور اس میں سورہ طور تلاوت فرما رہے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

ملتزم :

سنن ابی داؤد کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملتزم سے اس طرح چمٹ گئے اپنا سینہ اور اپنا چہرہ اس سے لگا دیا اور ہاتھ بھی پوری طرح پھیلا کر اس پر رکھ دیئے اور فرمایا کہ:

میں نے رسول اکرمؐ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (معارف الحدیث)

Marfat.com

حلق (سر منڈوانا) :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے حجتہ الوداع میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ان پر جنہوں نے یہاں سر منڈوایا۔"

حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! رحمت کی یہ دُعا بال ترشوانے والوں کے لیے کر دیجئے۔

آپ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ ـــــ "اللہ کی رحمت ہو سر منڈوانے والوں پر۔"

ان حضرات نے پھر وہی عرض کیا تو آپ نے تیسری دفعہ فرمایا کہ:

اور ان لوگوں پر بھی اللہ کی رحمت ہو جنہوں نے یہاں بال ترشوائے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حجرِ اسود و رکن یمانی :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا کہ حجر اسود اور رکن یمانی ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کے کفارہ کا ذریعہ ہے اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا فرماتے تھے کہ:

میں نے اللہ کے اس گھر کا سات بار طواف کیا اور اہتمام اور فکر کے ساتھ کیا (یعنی سنن و آداب کی رعایت کے ساتھ کیا) تو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گا اور میں نے آپ ﷺ سے یہ بھی سُنا فرماتے تھے کہ:

بندہ طواف کرتے ہوئے جب ایک قدم رکھے گا اور دوسرا قدم اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک گناہ معاف کرے گا اور ایک نیکی کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔
(جامع ترمذی)

حجر اسود :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا:

اللہ کی قسم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو نئی زندگی دے کر اس طرح اٹھائے

گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جس سے وہ بولے گا اور جن بندوں نے اس کا استلام کیا ہو گا ان کے حق میں سچی شہادت دے گا۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

رکن یمانی :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ: رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو ہر اس بندے کی دُعا پر آمین کہتے ہیں جو اس کے پاس یہ دُعا کرے کہ:

اللھم انی اسئلك والعافیة فی الدنیا والاخرة ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت مانگتا ہوں۔ اے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور دوزخ کے عذاب سے ہم کو بچا۔ (ابن ماجہ)

عرفات :

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دائلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے۔

حج (کا ایک خاص الخاص رکن جس پر حج کا دارومدار ہے) وقوف عرفہ ہے جو حاجی مزدلفہ والی رات (یعنی ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کی درمیانی شب میں) بھی صبح صادق سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج پا لیا اور اس کا حج ہو گیا۔ یوم النحر (یعنی ۱۰ ذی الحجہ) کے بعد منیٰ میں قیام کے تین دن میں (جن میں تینوں جمروں کی رمی کی جاتی ہے۔ ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ۔ اگر کوئی آدمی دو دن یعنی ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو رمی کر کے وہاں سے جائے تو اس پر بھی کوئی گناہ اور الزام نہیں ہے۔ دونوں باتیں جائز ہیں۔ (ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

یوم عرفہ کی منزلت :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے (ایک لمبی حدیث میں) فرمایا کہ:

Marfat.com

جب عرفہ کا دن ہوتا ہے (جس میں حاجی لوگ عرفات میں جمع ہوتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فخر کے ساتھ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس دور دراز راستے سے اس حالت میں آئے ہیں کہ پریشان بال ہیں اور غبار آلود بدن ہیں اور دھوپ میں جل رہے ہیں۔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔

(بیہقی وابن خزیمہ)

یوم عرفہ کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

عرفہ کے دن بہترین دعا اور بہترین کلمہ جو میری زبان سے اور مجھ سے پہلے نبیوں کی زبان سے ادا ہوا وہ یہ کلمہ ہے:۔

لاَ اِلٰہَ الاَّ اللّٰہُ وَحدَہ، لا شَریکَ لہ، لہُ المُلکُ ولَہُ الحَمدُ وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شیءٍ قَدِیر۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ترمذی)

میقات:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کو اہل مدینہ کا میقات مقرر کیا اور جحفہ کو اہل شام کا اور قرن المنازل کو اہلِ نجد کا اور یلملم کو اہل یمن کا۔ پس یہ چاروں مقامات خود ان کے رہنے والوں کے لیے میقات ہیں اور ان سب لوگوں کے لیے جو دوسرے علاقوں سے ان مقامات پر ہوتے ہوئے آئیں جن کا ارادہ حج یا عمرہ کا ہے۔ پس جو لوگ ان مقامات کے رہنے والے ہوں (ان مقامات سے مکہ معظمہ کی طرف رہنے والے ہوں) تو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھیں گے اور یہ قاعدہ اسی طرح چلے گا۔ یہاں تک کہ خاص مکہ کے رہنے والے مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔

(صحیح مسلم و بخاری)

طواف وداع:

حضرت حارث ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا:

جو شخص حج یا عمرہ کرے تو چاہیے کہ اس کی آخری حاضری بیت اللہ پر ہو اور آخری عمل طواف ہو۔ (مسند احمد)

حجتہ الوداع :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک طویل حدیث میں حجتہ الوداع کی تفصیل میں ۹ ذی الحجہ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ نے ناقہ قصواء پر کجاوا کسنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس پر کجاوہ کس دیا گیا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر وادی عرفہ کے درمیان آئے اور آپ ﷺ نے اونٹنی کی پشت ہی پر سے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا۔

لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں یعنی ناحق کسی کا خون کرنا اور ناجائز طریقے پر کسی کا مال لینا تمہارے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے) بالکل اسی طرح کہ جس طرح آج یوم العرفہ کے دن ذی الحجہ کے اس مبارک مہینہ میں اپنے مقدس شہر مکہ میں (تم ناحق کسی کا خون کرنا اور کسی کا مال جانتے ہو) خوب ذہن نشین کر لو کہ جاہلیت کی ساری چیزیں (یعنی اسلام کی روشنی کے دور سے پہلے تاریکی اور گمراہی کے زمانے کی ساری باتیں اور سارے قصے ختم ہیں) یہ سب میرے دونوں قدموں کے نیچے دفن اور پامال ہیں (میں ان کا خاتمہ اور منسوخی کا اعلان کرتا ہوں) اور زمانہ جاہیت کے کسی خون کا بدل نہیں لیا جائے گا اور سب سے پہلے میں اپنے گھرانے کے ایک خون ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کے خون کے ختم اور معاف کیے جانے کا اعلان کرتا ہوں جو قبیلہ بنی سعد کے ایک گھر میں دودھ پینے کے لیے رہتے تھے۔ ان کو قبیلہ ہزیل کے آدمیوں نے قتل کر دیا تھا۔ (ہزیل سے اس خون کا بدلہ لینا) ابھی باقی تھا لیکن اب میں اپنے خاندان کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ اب یہ قصہ ختم ہے بدلہ نہیں لیا جائے گا اور زمانہ جاہلیت کے تمام سودی مطالبات (جو کسی کے ذمہ باقی ہیں وہ سب بھی) ختم اور سوخت ہیں (اب کوئی مسلمان کسی سے اپنا سودی مطالبہ وصول نہیں کرے گا) اور اس باب میں بھی میں سب سے پہلے اپنے خاندان کے سودی مطالبات میں سے اپنے چچا عباس" بن عبدالمطلب کے سودی مطالبات کے ختم اور سوخت ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اب وہ کسی سے اپنا سودی

Marfat.com

مطالبہ وصول نہیں کریں گے) ان کے سارے سودی مطالبات آج ختم کر دیئے گئے۔

اور اے لوگو! عورتوں کے حقوق اور ان کے ساتھ برتاؤ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اس لیے کہ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور اللہ کے حکم اور اس کے قانون سے ان کے ساتھ تمتع تمہارے لیے حلال ہوا ہے اور تمہارا خاص ان پر یہ ہے کہ جس آدمی کا گھر میں آنا اور تمہاری جگہ اور تمہارے بستر پر بیٹھنا تم کو پسند نہ ہو وہ اس کو اس کا موقع نہ دیں لیکن اگر وہ یہ غلطی کریں تو تم (تنبیہہ اور آئندہ سدباب کے لیے اگر کچھ سزا دینا مناسب سمجھو تو) ان کو کوئی خفیف سی سزا دے سکتے ہو اور ان کا خاص حق تم پر یہ ہے کہ اپنے مقدور اور حیثیت کے مطابق ان کے کھانے پہننے کا بندوبست کرو اور میں تمہارے لیے وہ سامان ہدایت چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اس سے وابستہ رہے اور اس کی پیروی کرتے رہے تو پھر گمراہ نہ ہو گے۔ وہ ہے "کتاب اللہ" اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا (کہ میں نے تم کو اللہ کی ہدایت اور اس کے احکام پہنچائے یا نہیں) تو بتاؤ وہاں تم کیا کہو گے اور کیا جواب دو گے؟ حاضرین نے عرض کیا کہ:

"ہم گواہی دیتے ہیں اور قیامت کے دن بھی گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اس کے احکام کو پہنچا دیئے اور رہنمائی کا حق ادا کر دیا اور نصیحت اور خیرخواہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔"

اس پر آپؐ نے اپنی انگشت آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اور لوگوں کے مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین دفعہ فرمایا:

اللھم اشھد۔ اللھم اشھد۔ اللھم اشھد

یعنی اے اللہ تو گواہ رہ کہ میں نے تیرا پیام اور تیرے احکام تیرے بندوں تک پہنچا دیئے اور تیرے یہ بندے اقرار کر رہے ہیں۔
(صحیح مسلم)

مکہ مکرمہ:

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ فخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

میری امت جب تک اس حرم مقدس کا پورا احترام کرتی رہے گی اور اس کی حرمت و

Marfat.com

تعظیم کا حق ادا کرے گی۔ خیریت سے رہے گی اور جب اس میں یہ بات باقی نہ رہے گی برباد ہو جائے گی۔ (ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ :

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپؐ مکہ میں حزورہ (ایک ٹیلے) پر کھڑے تھے اور مکہ سے مخاطب ہو کر فرما رہے تھے۔

اللہ کی قسم اللہ کی زمین میں سب سے بہتر جگہ ہے اور اللہ کی نگاہ میں سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر مجھے یہاں سے نکلنے اور ہجرت کرنے پر مجبور نہ کیا گیا ہوتا تو میں ہرگز تجھے چھوڑ کے نہ جاتا۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مکہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا :

تو کس قدر پاکیزہ اور دل پسند شہر ہے اور تو مجھے کتنا محبوب ہے اور اگر میری قوم نے مجھے نکالا نہ ہوتا تو میں تجھے چھوڑ کر کسی اور جگہ نہ بستا۔ (ترمذی)

مدینہ منورہ :

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ :

اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام "طابہ" پاکیزہ اور خوشگوار رکھا ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ :

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کے حرم ہونے کا اعلان کیا تھا۔ (اور اس کے خاص آداب و احکام بتائے تھے) اور میں مدینہ کے "حرم" قرار دیئے جانے کا اعلان کرتا ہوں۔ اور اس کے دونوں طرف کے رقبوں کے درمیان کا پورا رقبہ واجب الاحترام ہے اس میں خون ریزی نہ کی جائے کسی کے خلاف ہتھیار نہ اٹھایا جائے (یعنی اسلحہ کا استعمال نہ کیا

Marfat.com

جائے) اور جانوروں کے چارے کی ضرورت کے سوا درختوں کے پتے بھی نہ جھاڑے جائیں۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام کی ایک نماز میری اس مسجد کی سو نمازوں سے افضل ہے۔ (مسند احمد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس نے میری اس مسجد میں (۴۰) نمازیں پڑھیں ایک نماز بھی فوت نہیں ہوئی۔ اس کے لیے لکھ دی جائے گی۔ نجات اور برات دوزخ سے اور ہر عذاب سے اور اسی طرح برات نفاق سے۔ (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

دنیا میں صرف تین مسجدیں ہیں۔ ان کے سوا کسی مسجد کے لیے رختِ سفر نہ باندھا جائے۔

۱۔ مسجد حرام ۲۔ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور ۳۔ میری یہ مسجد (مسجد نبویؐ)
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری زیارت کی۔ (شعب الایمان للبیہقی، معجم کبیر و معجم اوسط للطبرانی)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

حضرت جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

(صحیح ابن خزینہ۔ سنن دار قطنی، شعب الایمان للبیہقی)

زیارت روضہ رسول ﷺ :

حج و عمرہ کے بعد یا اس سے پہلے اگر گنجائش ہو تو مدینہ منورہ میں رسول اکرمؐ کے روضہ مبارک کی زیارت سے ضرور سعادت و برکت حاصل کرے۔ رسول اکرمؐ کے روضہ مبارک کی زیارت سے ضرور سعادت و برکت حاصل کرے۔ رسول اکرمؐ کا فرمان ہے کہ:

- جس نے میری قبر کی زیارت کی مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہو گئی۔
- جو شخص (مالی) وسعت رکھے اور میری زیارت کو نہ آئے، اس نے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی۔
- جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی۔ اس کو وہی برکت ملے گی جیسے میری زندگی میں کسی نے زیارت کی۔ (بیہقی۔ طبرانی)

زکوٰۃ :

حضرت عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو کرے گا وہ ایمان کا ذائقہ چکھے گا۔ صرف اللہ کے عبادت کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال اس طرح دے کہ اس کا نفس اس پر خوش ہو اور اس پر آمادہ کرتا ہو

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو۔ پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز مال ایک گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ زہریلا ہوتا ہے) وہ سانپ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیل کے گلے میں طوق (یعنی ہنسلی) کی طرح ڈال دیا جائے گا یعنی اس کے گلے میں لپیٹ دیا جائے گا) اور اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کاٹے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیری جمع کی ہوئی دولت ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی تصدیق میں سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھی۔ وہ **ولا تحسبن الذین یبخلون** (الی **یوم القیمہ** (اس آیت میں مال کے طوق بنائے جانے کا ذکر ہے) جس کا ترجمہ یہ ہے:

اور نہ گمان کریں کہ وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال و دولت ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ انجام کے لحاظ سے وہ ان کے لیے بدتر ہے اور شر ہے قیامت کے دن ان کے گلوں میں وہ دولت جس میں انہوں نے بخل کیا (اور جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی) طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔ (بخاری۔ نسائی)

جہاد :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (حدیث قدسی)

جو شخص میرے راستہ میں جہاد کرنے اور صرف مجھ پر ایمان رکھنے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کی وجہ سے (اپنے گھر سے) نکلا ہے تو اللہ اس کا ضامن ہے کہ یا اس کو جنت میں داخل کر دے گا (اگر وہ شہید ہو گیا جو اس کو مکان کی طرف جس سے وہ جہاد کے لیے نکلا کامیاب واپس پہنچا دے گا۔ ثواب کے ساتھ یا غنیمت کے ساتھ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ وہ کوئی زخم اللہ کے راستہ میں نہیں کھائے گا مگر قیامت کے دن اس کو اسی حالت میں لے کر حاضر ہو گا جیسا زخم کھانے کے وقت تھا۔ اس کا رنگ سرخ ہو گا اور جو مشک کی خوشبو جیسی ہو گی اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں مسلمانوں پر گرانی محسوس نہ کرتا تو میں کسی سے جو جہاد کر رہا کبھی پیچھے نہ بیٹھتا نہ میں خود اتنی وسعت پاتا ہوں کہ سب کو سواری دوں اور نہ مسلمانوں ہی میں اتنی وسعت ہے اور یہ ان پر گراں ہے کہ اس (جہاد کے لیے) چلا

Marfat.com

جاؤں اور وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضہ میں میری جان ہے۔ بے شک میں تمنار کھتا ہوں کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں۔ پھر جہاد کروں پھر شہید ہو جاؤں۔ (صحیح مسلم)

شہادت :

حضرت جابر عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"تم لوگ شہادت کسے شمار کرتے ہو" عرض کیا گیا کہ: "اللہ کے راستے میں قتل ہو جانے کو"

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کے راستہ میں قتل ہو جانے کے علاوہ سات اور شہادتیں ہیں۔

۱۔ مرض ہیضہ میں مرنے والا ۲۔ ڈوب کر مرنے والا ۳۔ ذات الجنب (نمونیہ) میں مرنے والا ۴۔ طاعون میں مرنے والا ۵۔ جل کر مرنے والا ۶۔ عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا اور ۷۔ وہ عورت جو بچہ کے پیٹ ہی میں رہ جانے اور پیدا نہ ہونے کی وجہ سے مرجائے یہ سب شہید ہیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

قرآن :

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

"جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے اجاڑ گھر۔" (ترمذی۔ دارمی)

تلاوت قرآن :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

جس نے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھا اس نے ایک نیکی کمالی اور یہ نیکی اللہ تعالیٰ کے قانون کرم کے مطابق دس نیکیوں کے برابر ہے۔ (مزید وضاحت کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا) میں یہ نہیں کہتا (یعنی میرا مطلب یہ نہیں ہے) کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (اس طرح الٓمٓ پڑھنے والا بندہ

Marfat.com

تیں نیکیوں کے برابر ثواب حاصل کا مستحق ہو گا) (ترمذی- دارمی)

سورہ فاتحہ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا تمہاری خواہش ہے کہ میں تم کو قرآن کی وہ صورت سکھاؤں جس کے مرتبے کی کوئی سورت نہ تو توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ قرآن ہی میں ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے وہ سورت بتا دیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تم نماز میں قرأت کس طرح کرتے ہو؟ سیدنا ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ کو سورہ فاتحہ پڑھ کر سنائی (کہ میں نماز میں یہ سورت پڑھتا ہوں اور اس طرح پڑھتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضے میں میری جان ہے۔ توریت، انجیل، زبور میں سے کسی میں اور خود قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔ یہی وہ سبع المثانی والقرآن العظیم ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔

(ترمذی)

سورہ البقرہ کی دو آیتیں :

حضرت ابفع بن عبدالکلامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ قرآن کی کون سی صورت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "قل ھوالبلہ احد" اس نے عرض کیا —— اور آیتوں میں قرآن کی کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

آیت الکرسی "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم"

اس نے عرض کیا۔ اور قرآن کی کون سی آیت ہے جس کے بارے میں آپ ﷺ کی خاص طور سے خواہش ہے کہ اس کا فائدہ اور اس کی برکات آپ کو اور آپ کی امت کو پہنچیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

Marfat.com

یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ان خاص الخاص خزانوں میں سے ہیں۔ جو اس کے عرش عظیم کے تحت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات رحمت اس امت کو عطاء فرمائی ہیں۔ یہ دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی اور ہر چیز کو اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔ (مسند دارمی)

سورہ البقرہ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

اپنے گھروں کو مقبرے نہ بنالو (یعنی جس طرح قبرستانوں میں ذکر و تلاوت نہیں کرتے اور اس کی وجہ سے قبرستانوں کی فضا ذکر و تلاوت کے انوار و آثار سے خالی رہتی ہے۔ تم اس طرح اپنے گھروں کو نہ بنالو بلکہ گھروں کو ذکر و تلاوت سے معمور رکھا کرو) اور جس گھر میں (خاص کر) سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان نہیں آسکتا۔ (جامع ترمذی)

سورہ آلِ عمران :

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

جو کوئی رات کو آلِ عمران کی آخری آیات پڑھے گا اس کے لیے پوری رات کی نماز کا ثواب لکھا جائے اور وہ آخری آیات ہیں: ان فی خلق السموات والارض سے لاتخلف المعیاد تک۔ (مسند دارمی)

آیۃ الکرسی :

حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے (ان کی کنیت ابوالمنذر سے مخاطب کرتے ہوئے) ان سے فرمایا:

اے ابوالمنذر! تم جانتے ہو کتاب اللہ کی کونسی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟

میں نے عرض کیا کہ: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپؐ نے (مکرر) فرمایا۔ اے ابومنذر تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کونسی آیت تمہارے پاس سب سے عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا۔

اللہ لا الہ الا ھوالحی القیوم تو آپؐ نے میرا سینہ ٹھونکا۔ (گویا اس پر

Marfat.com

شاباش دی) اور فرمایا:
اے ابوالمنذر تجھے یہ علم موافق آئے اور مبارک ہو۔ (صحیح مسلم)

سورہ بقرہ و آل عمران :

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ:

"قرآن پڑھا کرو۔ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شفیع بن کر آئے گا (خاص کر) "زہراوین" یعنی اس کی دو اہم نورانی سورتیں البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو۔ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گی۔ جیسے کہ وہ ابر کے ٹکڑے ہیں یا سائبان ہیں یا صف باندھے پرندوں کے پرے ہیں۔ یہ دونوں سورتیں قیامت میں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے مدافعت کریں گی۔ (آپ نے فرمایا) پڑھا کرو سورہ بقرہ کیوں کہ اس کو حاصل کرنا بڑی برکت والی بات ہے اور اس کو چھوڑنا بڑی حسرت اور ندامت کی بات ہے اور اہل بطالت اس کی طاقت نہیں رکھتے۔" (صحیح مسلم)

سورہ کہف :

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے اس کے لیے نور ہو جائے گا۔ دو جمعوں کے درمیان۔" (معارف الحدیث)

سورہ یٰسین :

حضرت معقل بن سیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس نے اللہ کی رضا کے لیے سورہ یٰسین پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ لہٰذا یہ مبارک سورت مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔ (معارف الحدیث)

سورہ الواقعہ :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ

Marfat.com

نے فرمایا:

"جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھا کرے، اسے کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہ آئے گی۔"

(معارف الحدیث)

سورۃ الملک:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

قرآن کی ایک سورت نے جو صرف تیس آیتوں کی ہے۔ ایک مدعے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں سفارش کی یہاں تک کہ بخش دیا گیا اور وہ سورت ہے۔ تَبٰرَكَ الَّذِی بِیَدِهِ الْمُلْكُ۔

(مسند احمد، ترمذی، ابو داؤد۔ نسائی ابن ماجہ)

سورہ حشر:

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ:

جو شخص صبح اس تعوذ کو سورہ حشر کی ان تین آیتوں کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور اگر مر جائے تو شہید مرتا ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

تعوذ:

اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ ؕ (تین مرتبہ پڑھے پھر یہ آیات تلاوت کرے)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیمُ ۚ هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُونَ ۚ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى یُسَبِّحُ لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیزُ الْحَكِیمُ ۚ

ترجمہ: وہ اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔ وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ اللہ (ایسا) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے پاک ہے۔ سلامتی والا ہے۔ امن دینے والا ہے۔ نگہبانی کرنے

Marfat.com

ہے۔ عزیز ہے۔ جبار ہے۔ خوب بڑائی والا ہے۔ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں۔ وہ اللہ پیدا کرنے والا ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے۔ اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔ جو بھی چیزیں آسمان اور زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

سورہ الطلاق :

حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ : مجھ کو ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہی ان کو کافی ہے اور وہ یہ آیت ہے۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب

(سورہ الطلاق)

ترجمہ : جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل اور مصیبت سے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے اور اس جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

یعنی : جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں اسے خیال و گمان تک نہیں تھا۔

(مسند احمد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ، دارمی)

سورہ التکاثر :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا :

کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کر سکتا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں قرآن پاک کی پڑھ لیا کرے ؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا :

یا رسول اللہ ﷺ کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے (یعنی یہ بات ہماری استطاعت سے باہر ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کر سکتا کہ سورہ "**الھاکم التکاثر**" پڑھ لیا کرے۔

(بیہقی)

Marfat.com

سورہ اخلاص :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرے پھر وہ (سونے سے پہلے سو دفعہ قل ھواللہ احد پڑھے تو جب قیامت قائم ہو گی۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے)
"اے میرے بندے اپنے داہنے ہاتھ پر جنت میں چلا جا۔" (جامع ترمذی)

والدین کے حقوق :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا:
"بہترین عمل کونسا ہے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہو ـــــ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: "وقت پر نماز پڑھنا" میں نے عرض کیا اس کے بعد ـــــ آپؐ نے فرمایا: ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنا۔ میں نے عرض کیا۔۔۔ پھر کونسا عمل۔ ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے:
وہ آدمی ذلیل ہو، پھر ذلیل ہو، پھر ذلیل ہو، لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ ـــــ کون آدمی؟
آپؐ نے فرمایا: وہ آدمی جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا۔ دونوں کو پایا یا کسی ایک کو اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔ (صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:
اگر کوئی اللہ کا بندہ زندگی میں ماں باپ کا نافرمان رہا اور والدین میں سے کسی ایک کا یا دونوں کا اسی حال میں انتقال ہو گیا تو اب اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے والدین کے لیے برابر دُعا کرتا رہے اور اللہ سے ان کی بخشش کی درخواست کرتا رہے۔ یہاں تک کہ اللہ اس کو اپنی رحمت سے نیک لوگوں میں لکھ دے۔ (بیہقی)

زوجین کے حقوق :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ سے عرض

Marfat.com

کیا گیا کہ:

کون سی عورت سب سے اچھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو ایسی ہو کہ جب شوہر اس کو دیکھے (دل خوش ہو جائے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو اس کو بجالائے اور اپنی ذات اور مال کے بارے میں کوئی ناگوار بات کرکے اس کے خلاف نہ کرے۔ (نسائی)

اور ایک میں ہے کہ جب شوہر کہیں باہر جائے تو اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر بار اور ہر امانت کی حفاظت کرے۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہماری بی بی کا ہم پر کیا حق ہے؟

آپؐ نے فرمایا کہ:

جیسا تم کھانا کھاؤ اس کو بھی کھلاؤ اور جیسا کپڑا پہنو اس کو بھی پہناؤ اور اس کے منہ پر مت مارو (یعنی قصور پر بھی مت مارو اور بے قصور مارنا تو سب جگہ بُرا ہے) اور نہ اس کو بُرا کہو اور نہ اس سے ملنا جلنا چھوڑو۔ مگر گھر کے اندر رہ کر (یعنی روٹھ کر گھر سے باہر مت جاؤ)

(ابوداؤد)

اولاد کے حقوق :

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ:

- باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے۔ اس میں سب سے بہتر عطیہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے۔ (مشکوٰۃ)
- اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی تلقین کرو۔ جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور نماز کے لیے ان کو سزا دو جب دس سال کے ہو جائیں اور اس عمر کو پہنچنے کے بعد ان کے بستر الگ کر دو۔ (مشکوٰۃ)

اولاد کے نام :

حضرت ابووہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

تم پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے اور سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

Marfat.com

لڑکیوں کی پرورش :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جو شخص بھی لڑکیوں کی پیدائش کے ذریعے آزمایا جائے اور ان کے ساتھ اچھی پرورش اور بہترین تعلیم و تربیت اور اچھا سلوک کرکے آزمائش میں کامیاب ہو تو یہ لڑکیاں اس کے لیے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔ (مشکوٰۃ)

ناجائز وصیت :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

کوئی مرد اور اسی طرح کوئی عورت ساٹھ سال تک اللہ کی عبادت و اطاعت میں گزارتے ہیں، پھران کے مرنے کا وقت آتا ہے تو وصیت کے ذریعے ورثاء کو نقصان پہنچا دیتے ہیں تو ان دونوں کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کے مضمون کی تائید میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی:

من بعد وصیۃ یوصی بہا اودین غیر مضارتا وذلک الفوز العظیم

(مسند احمد)

اگر ایک بیٹے کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی ہی دو ورنہ ناانصافی بری بات ہے۔ (ترمذی)

بہن بھائیوں کے حقوق :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

جس نے پرورش کی دو یا تین بیٹیوں کی یا دو یا تین بہنوں کی، یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہو جائیں (بیاہ شادی کے بعد) یا فوت ہو جائیں تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے (جس طرح یہ دو انگلیاں اور آپ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔) (الادب المفرد)

پڑوسی کے حقوق :

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ:

ہمسایہ کا حق یہ ہے کہ وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کی جائے اگر وہ مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے اگر وہ ادھار مانگے تو اس کو قرض دے۔ اگر وہ ننگا ہے تو اس کو کپڑے پہنائے۔ اگر کوئی خوشی اس کو حاصل ہو تو اس کو مبارک باد دے۔ اگر کوئی مصیبت اس پر طاری ہو تو اس کو تسلی دے اور اپنے مکان کو اس کے مکان سے اونچا نہ کرے تاکہ وہ ہوا سے محروم نہ رہے اور اپنے چولہے کے دھویں سے اس کو ایذا نہ پہنچائے۔

(طبرانی)

مسلمان کے حقوق :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

"مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔" اس وقت انہی کے ذکر کا موقع تھا۔ عرض کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

۱۔ جب اس سے ملنا ہو اس کو سلام کر۔

۲۔ جب وہ تجھ کو کھانے کے لیے بلاوے تو قبول کر۔

۳۔ جب تجھ سے خیرخواہی چاہے اس کی خیرخواہی کر۔

۴۔ چھینک لے اور الحمدللہ کہے تو یرحمک اللہ کہہ۔

۵۔ جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کر۔ اور ——

۶۔ جب مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

(ترمذی)

دوست کا حق :

حضرت ابن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

اپنے دوست کا احترام و اکرام اس طور پر نہ کرو جو اسے شاق گزرے۔

(الادب المفرد)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اور حضرت اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

Marfat.com

اللہ کے بندوں میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلیاں کھاتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈلوادیتے ہیں۔ الخ (احمد و بیہقی)

مسکین کا حق :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ :

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے میری مخلوق میں سے کسی ایسے کمزور کے ساتھ بھلائی کی جس کا کوئی کفایت و کفالت کرنے والا نہیں تھا تو ایسے بندے کی کفایت و کفالت کا میں ذمہ دار ہوں۔ (خطیب)

یتیم کا حق :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

مسلمان گھرانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے بدتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔ (ابن ماجہ)

یتیم کی پرورش :

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

میں اور سیاہ رخساروں والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے کہ یزید بن ذریع اس حدیث کے ایک راوی نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ جس طرح یہ انگلیاں قریب قریب ہیں اسی طرح آپ اور وہ عورت قیامت کے دن قریب قریب ہوں گے) اور سیاہ رخساروں والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مراد وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو یا اس نے طلاق دے دی ہو اور وہ عورت جاہ و جمال رکھتی ہو لیکن اس نے یتیم بچوں کی پرورش کے خیال سے دوسرا نکاح نہ کیا ہو اور اپنی خواہشات کو روکا ہو یہاں تک کہ اس کے بچے جوان ہو کر اس سے جدا ہو گئے ہوں یا مر گئے ہوں۔

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

یتیم سے محبت :

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ :

جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے لئے پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرا ہے اتنی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی۔ اور جو شخص یتیم لڑکے اور لڑکی کے ساتھ احسان کرے جو کہ اسکے پاس رہتا ہے تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔ (بہشتی زیور)

حاکم و محکوم کے حقوق :

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

"مسلمانوں! تم میں سے ہر ایک حکمران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کی نسبت سوال کیا جائے گا جو آدمی لوگوں پر حکومت کرتا ہے وہ ان کا داعی ہے اور لوگ اس کی رعیت ہیں پس ہر آدمی سے اس کے گھر والوں کی نسبت باز پرس ہو گی۔ ہر عورت اپنے خاوند کے گھر پر راعی ہے اور خاوند کا گھر اس کی رعیت ہے۔ پس ہر عورت سے اس کے خاوند کے گھر کی نسبت باز پرس کی جائے گی۔

ہر نوکر اپنے آقا کے مال و اسباب پر راعی ہے اور آقا کا مال و اسباب اس کی رعیت ہے۔ پس ہر نوکر سے اس کے آقا کے مال و اسباب کی نسبت باز پرس کی جائے گی۔"

(مسند احمد، ابو دؤد۔ ترمذی۔ صحیح بخاری و مسلم)

خدمت گار کا حق :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

مسلمانوں! اگر تم میں سے کسی کا خادم کھانا لائے اور اس نے کھانا تیار کرنے میں مشقت یا دھوئیں کی تکلیف برداشت کی ہو تو تم کو چاہیے کہ اس خادم کو (اگر) اپنے ساتھ کھانے پر نہ بٹھاؤ تو ایک دو لقمے اس کو ضرور دے دو۔

(بخاری و مسلم)

گناہ :

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے

فرمایا کہ:

"حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی، لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں تو جو شخص مشتبہ گناہ سے بچے گا وہ بدرجہ اولیٰ کھلے گناہوں سے بھی بچے گا اور جو شخص مشتبہ گناہوں کے کر ڈالنے میں جرأت دکھائے گا تو کھلے گناہوں میں اس کا پڑ جانا بہت زیادہ متوقع ہے اور معصیتیں اللہ تعالیٰ کا ممنوعہ علاقہ ہیں (جس کے اندر کسی کو جانے کی اجازت نہیں اور اس کے اندر بلااجازت گھس جانا حرام ہے) جو جانور ممنوعہ علاقہ کے آس پاس چرتا ہے اس کا ممنوعہ علاقہ میں گھس جانا بہت زیادہ متوقع ہے۔"

(مشکوٰۃ حیوۃ المسلمین)

گناہوں کی سزا :

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بادشاہوں کا مالک میں ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں۔ میں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو ان پر رحمت و شفقت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان (بادشاہوں) کے دلوں کو غضب اور عقوبت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں پھر وہ ان کو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں۔ (ابو نعیم)

گناہوں کا علاج :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

کیا میں تم کو تمہاری بیماری اور دوا بتلا دوں؟ سن لو:

(تمہاری) بیماری گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ (بیہقی)

گناہوں کا وبال :

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

"قریب زمانہ آ رہا ہے۔ کفار کی تمام جماعتیں تمہارے مقابلے میں

ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے خوان کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔"

ایک کہنے والے نے عرض کیا۔۔۔ اور ہم اس وقت (کیا) شمار میں کم ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا۔۔ نہیں بلکہ تم اس روز بہت ہو گے لیکن تم کوڑا (ناکارہ) ہو گے جیسے ہوا کی رو میں کوڑا اڑ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا۔

ایک کہنے والے نے عرض کیا کہ ـــــ یہ کمزوری کیا چیز ہے (یعنی اس کا سبب کیا ہے؟)

آپؐ نے فرمایا۔ دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

بڑے گناہ :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کرم ﷺ نے فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

۲۔ ماں باپ کی (نافرمانی کرکے ان) کو تکلیف دینا۔

۳۔ بے خطا جان کو قتل کرتا اور

۴۔ جھوٹی قسم کھانا۔ (صحیح بخاری)

اللہ کا عذاب :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

جب مال غنیمت اور بیت المال کے مال کو اپنی دولت قرار دیا جائے یعنی بیت المال اور قومی خزانہ جو ملک، رعیت اور مستحق لوگوں کے لیے ہوتا ہے اس کو امراء اور صاحبان منصب اپنی جاگیر سمجھ کر اپنی ذات اور اپنے عیش و عشرت کے لیے استعمال کرنے لگیں۔ جب امانت کو مال غنیمت سمجھ کر ہضم کیا جانے لگے۔ جب زکوٰۃ کو تاوان شمار کیا جائے۔ جب علم کی تحصیل دین کے لیے نہیں بلکہ محض دنیا طلبی کے لیے ہونے لگے۔ جب مرد عورت کی اطاعت شروع کر دے یعنی بجائے اس کے کہ خود قوام سردار رہے۔ اپنے آپ کو عورت کی قوامیت (ماتحتی) میں دے دے۔ جب بیٹا ماں کی نافرمانی اور سرکشی

Marfat.com

کرنے لگے جب آدمی اپنے دوست سے زیادہ قریب ہو جائے مگر اپنے باپ سے اتنا دُور ہو۔ جب مسجدوں میں آوازیں زور سے بلند ہونے لگیں جب قوم کی سرداری اور سربراہی قوم کا فاسق انسان کرنے لگے۔ جب قوم کا رہنما قوم کا بدترین شخص ہونے لگے۔ جب کسی انسان کی عزت محض اس کے شر سے بچنے کے لیے کی جائے۔ جب گانے والیاں اور باجے عام ہو جائیں۔ جب علانیہ شرابوں کا دور چلنے لگے اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر طعن و تشنیع اور لعنت کرنے لگیں تو پھر تم انتظار کرو:

تند و تیز سرخ آندھی کا اور زلزلوں کی تباہ کاریوں کا۔ زمین کے دھنسنے کا۔ صورتوں کے مسخ ہونے اور پتھروں کے برسنے کا اور اللہ کی طرف سے پے در پے نزول عذاب کا۔ جیسے موتیوں وغیرہ کی ایک لڑی ہے جو ٹوٹ گئی ہو اور پیہم و مسلسل دانے گر رہے ہوں۔ (جامع ترمذی)

سود :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے لعنت فرمائی سود کھانے والے (یعنی لینے والے) پر اور اسکے کھلانے والے (یعنی دینے والے) پر اسکے لکھنے والے پر اسکے گواہ پر اور فرمایا کہ: یہ سب برابر ہیں (یعنی بعض باتوں میں) (صحیح بخاری)

سود کا گناہ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں ایک معمولی سا حصہ یہ ہے کہ اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے جماع کرے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی۔ مشکوٰۃ

سود کا اثر :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سوائے سود کھانے والوں کے کوئی باقی نہ رہے گا اور

Marfat.com

اگر کوئی شخص ہو گا بھی تو اس کو سود کا بخار (اثر) پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ:

"اس کو سود کا بخار پہنچے گا۔"

رشوت :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے لعنت فرمائی ہے رشوت دینے والے اور لینے والے پر۔ (ابوداؤد۔ صحیح مسلم)

اور حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

لعنت فرمائی ہے اس شخص پر (بھی) جو ان دونوں کے درمیان میں معاملہ ٹھہرانے والا ہو۔

(مسند احمد۔ بیہقی)

رشوت کا عذاب :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

"رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں دوزخ کی آگ میں جھونکے جائیں گے۔"

(طبرانی)

خودکشی :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ وہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا اور جس طرح دنیا میں اپنی جان کو ہلاک کیا۔ اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا جس نے اپنے آپ کو پہاڑ گرایا ہو گا وہ پہاڑ سے گرایا جاتا رہے گا اور جس نے زہر پیا ہو گا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا ہو گا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

قرض :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

میری اُمت میں جو شخص قرض کے بار میں پڑ جائے پھر اس کے ادا کرنے میں

پوری کوشش کرے اور پھر ادا کرنے سے پہلے مرجائے تو میں اس کا مددگار ہوں۔
(مسند احمد۔ طبرانی)

قرض کا وبال :

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:
مسلمانو! قرض لینے سے بچو کیونکہ وہ رات کے وقت رنج و فکر پیدا کرتا ہے اور دن کو ذلت وخواری میں مبتلا کرتا ہے۔ (بیہقی)

قرض دار :

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے قرض دار کے بارے میں فرمایا:
قسم اس ذات کی کہ میری جان جس کے قبضے میں ہے کہ اگر کوئی شخص جہاد میں شہید ہو جائے پھر زندہ ہو کر (دوبارہ) شہید ہو جائے پھر زندہ ہو کر (سہ بارہ) شہید ہو جائے اور اس کے ذمہ کسی کا قرض آتا ہو وہ جنت میں نہ جائے گا جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے گا۔ (نسائی)

قرض دار کی نیت :

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ:
جو آدمی قرض لیتا ہے اور اس کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کی طرف سے اس قرض کو ادا کر دے گا اور جو قرض لے کر ادا کرنا نہیں چاہتا اور ایسی حالت میں مرجاتا ہے قیامت کے دن اللہ اس سے فرمائے گا کہ
اے میرے بندے تو نے شاید خیال کیا تھا کہ میں اپنے بندے کا حق تجھ سے نہیں لوں گا۔ پھر مقروض کی کچھ نیکیاں قرض خواہ کو دی جائیں گی اور اگر مقروض نے نیکیاں نہ کی ہوں گی تو قرض خواہ کے کچھ گناہ لے کر مقروض کو دیئے جائیں گے۔ (طبرانی و حاکم)

قرض لینا :

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:
مسلمانو اگر تم میں سے کوئی آدمی پیوند پر پیوند لگائے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہے تو

Marfat.com

اس سے بہتر ہے کہ وہ قرض لے اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ (مسند احمد)

قرض دینا :

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ :

میں نے شب معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب دس حصہ ملتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ حصے ملتا ہے۔ (بہشتی زیور)

قرض دار کو رعایت :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس شخص کو یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے غم اور گھٹن سے بچائے تو اس کو چاہیئے کہ تنگ دست قرض دار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے سر سے اتار دے۔ (صحیح مسلم)

عورت کا انتخاب :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

عورتوں سے ان کے حسن و جمال کی بنیاد پر نکاح نہ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا حسن و جمال انہیں تباہی کی راہ پر ڈال دے اور نہ ان کے مال و دولت کی وجہ سے شادی کرو ہو سکتا ہے کہ ان کا مال ان کو سرکشی اور طغیانی میں مبتلا کر دے بلکہ دین کی بنیاد پر ان سے شادی کرو اور کالی کلوٹی باندی جو دین اور اخلاق سے آراستہ ہو وہ بہت بہتر ہے۔ اس خاندانی حسینہ سے جو بداخلاق ہو۔ (ابن ماجہ)

نکاح :

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی ذمہ داریاں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیئے کیونکہ اس سے نگاہیں نیچی رہتی ہیں اور شرم گاہوں کی حفاظت ہوتی ہے اور جو نکاح کی ذمہ داریاں نہ اٹھا سکتا ہو اس کو چاہیئے کہ شہوت کا زور توڑنے کے لیے روزے رکھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

نکاح کا پیغام :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

جب تمہارے یہاں کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن اور خوش ہو تو اس سے شادی کر دو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں زبردست فتنہ و فساد پھیل جائے گا۔ (ترمذی)

عورت کی رائے :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

نکاح شدہ عورت کا نکاح اس کی رائے لیے بغیر نہ کیا جائے اور دوشیزہ کا نکاح اس سے اذن لیے بغیر نہ کیا جائے۔ (یعنی بیوہ یا مطلقہ کا نکاح اس کی رائے لے کر کیا جائے)

لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ دوشیزہ کا اذن کیا ہو گا؟

فرمایا: اس کا خاموش رہنا ہی اس کا اذن ہے۔ (زادالمعاد)

نکاح کے لیے استخارہ :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

اگر کسی لڑکی یا عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اول تو پیغام یا منگنی کا کسی سے اظہار نہ کرے پھر خوب اچھی طرح وضو کر کے جتنی نفلیں ہو سکے پڑھے پھر خوب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور عظمت و بزرگی بیان کرے اور اس کے بعد یہ کہے:

اللھم انك تقدر ولا اقدرو تعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رایت ان فی فلانة (اس جگہ اس کا نام لیا جائے) خرا فی دینی و دنیای واخرتی فاقدر هالی وان کان غیرها خیرا منها فی دینی واخرتی فاقدرهالی۔

ترجمہ: اے اللہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں اور تو غیبوں کا حال جانتا ہے پس اگر تو جانتا ہے کہ فلاں عورت (یہاں اس

Marfat.com

عورت کا نام لیوے) میرے لئے دین و دنیا اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے قابو میں کر دے اور اگر اس کے علاوہ (کوئی دوسری عورت میرے دین اور آخرت کے لئے بہتر ہے تو اسی کو میرے لیے مقدر فرما۔ (صحیح مسلم۔ شمائل ترمذی)

بابرکت نکاح :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں کم سے کم مصارف ہوں۔

(مشکوٰۃ)

نکاح کا خطبہ :

اَلحمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہ، وَ نَستَعِیُنُہ، وَستَغفِرُہ،وَنُؤمِنُ بِہ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ وَنَعُوذُ یااَللّٰہِ مِن شَرُورِ اَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَا لِناَ مِن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہ، وَمَن یُّضلِلہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہ، وَ اَشھَدُ اَن لاَّ آلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحدَہ، لاَ شَرِیکَ لَہ، وَ اَشھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبدُہ، وَرَسُولُہ، اَرسَلَہ، بِالحَقِ بَشِیراً وَّنَذِیراً ط ـــــ اَمّا بعد۔

فَاِنَّ خَیرَ اَلحَدِیثِ کِتَاب اللّٰہِ وَخَیرَ الھَدیِ ھَدیُ مُحمَدٍ صلّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلّم وَشَرُّ الاُمُورِ مُحدِ قَا تُھَا وَکُلُّ بِدعَۃٍ ضلاَلَہ وَ کُلُّ ضَلاَلَۃٍ فی النَارِ مَن یطعِ اللّٰہَ وَرَسُولہُ فَقَد رَشَدَ وَمِنَ یَعصِ اللّٰہ وَرَسُولَہ، فَاِنَّہ، لاَ یَضُرُّ اَلاَّ نفسَہ، ـــــ اَمَّا بَعدُ۔

فَاَعُوذُباللّٰہِ مِنَ اَلشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ط ۔ یَآ اَیُّھَا النَاسُ اتَّقُوارَبَّکُم الَّذِی خَلَقَکُم مِّن نَفسٍ وَّحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنھَا زَوجَھَا وَبَثَّ مَنھُمَارِجَالاً کَثِیراًوَّ نِسَاءً ا ط وَتَّقُواللّٰہَ الَّذِی تَسَآءَ لُونَ بِہ وَالاَرحَمَ ط اِنَّ اللّٰہ کَانَ عَلَیکُم رَقِیباً ط یَآ اَیُّھَاالَّذِینَ اٰمَنُوا اتَّقُو اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہ وَلاَ تَمُوتُنَّ اِلاَّوَاَنتُم مُسلِمُون ط یَآ اَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اتَّقُواللّٰہَ وَقُو لُوا قَولاً سَدِیداً یُّصلِح لَکُم اَعمَلَکُم وَیَغفِرلَکُم وزنُوبَکُم ط وَمَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہ، فَقَد فَازَ فَوزاً عظِیماً ط

قَلَ النَّبِیُّ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیہِ وسَلَّمَ النِکاحُ مِن سُنَّتِی وَقَالَ فَمَن رَغِبَ عَن سُنَّتِی فَلَیَس مِنِّیٰ ۔

Marfat.com

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم اپنے نفسوں کی شرارت اور اعمال کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے۔ اس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حق کی باتیں دے کر بھیجا (اور) جو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے ہیں۔

لیکن حمد و صلوٰۃ کے بعد پس کلاموں میں سے بہتر اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب طریقوں سے اچھا طریقہ حضرت محمد ﷺ کا ہے۔ اور سب چیزوں سے بری نئی باتیں ہیں جن کو دین سمجھ کر کریگا اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا وہ ہدایت پائے گا اور جو نافرمانی کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے۔ اے لوگوں! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص (یعنی آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی کو نکالا اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیں۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم باہم سوال کرتے ہو اور قرابتوں کی (حق تلفی) سے (بچو) بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر اسلام کی حالت میں۔ اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو تاکہ اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے اور (یاد رکھو) کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کی وہ بڑی کامیابی کو پہنچا۔ نکاح کرنا میری سنت ہے جس شخص نے میری سنت پر عمل کرنے سے اعتراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

(شمائل ترمذی۔ حصن حصین)

Marfat.com

مبارک باد کی دُعا :

رسول اکرمؐ نکاح کرنے والے جوڑے سے فرمایا کرتے تھے کہ:

بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما بالخير

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اور دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔ (ترمذی- زادالمعاد)

بیوی کے پاس جانے کی دُعا :

رسول اکرمؐ فرمایا کرتے تھے کہ:

اگر تم میں سے کوئی اپنی زوجہ کے پاس جانا چاہے تو یہ دعا پڑھے۔

بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان مارزقتنا

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں کہ اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس سے (بھی) شیطان کو دور رکھ۔ (ترمذی)

مہر :

رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

جب کسی مرد نے بھی عورت سے تھوڑے یا زیادہ مہر پر نکاح کیا اور اس کے دل میں مہر ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو اس نے عورت کو دھوکا دیا پھر وہ مہر ادا کیے بغیر مر گیا تو وہ اللہ کے حضور اس حال میں حاضر ہو گا کہ:

"زنا کا مجرم ہو گا۔" (الترغیب والترہیب)

ولیمہ :

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

شب عروسی گزارنے کے بعد اپنے عزیزوں، دوستوں اور رشتہ داروں اور مساکین کو دعوت ولیمہ کا کھانا کھلانا سنت ہے۔

نومولود، اذان و اقامت :

روایت میں ہے کہ:

Marfat.com

بچہ کی ولادت کے بعد اس کو نہلا دھلا کر اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا چاہئے۔ جب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی تو رسول اکرمؐ نے:

ان کے کان میں اذان دی اور اقامت کہی۔

پہلی تعلیم :

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ:

جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو اس کو "لا الہ الا اللہ" سکھا دو۔ پھر مت پروا کرو کہ کب مرے۔ اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو نماز کا حکم دو۔ (ترمذی)

عقیقہ :

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے عوض رہن میں ہوتا ہے اس کی جانب سے ساتویں دن قربانی کی جائے۔ اس کا سر منڈوایا جائے اور اس کا نام رکھ دیا جائے اور فرمایا کہ

اگر تم میں سے کوئی بچے کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے اور----

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صحیح روایت ہے:

لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری ثابت ہے۔ (زادالمعاد)

طلاق :

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

"حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سی بری چیز طلاق ہے۔" (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "جو عورت بلا کسی معقول وجہ اپنے شوہر سے طلاق چاہے اس پر جنت کی بو حرام ہے۔" (ترمذی، ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ)

Marfat.com

دوا :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ:
ہر بیماری کی دوا ہے جب دوا بیماری کے موافق ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔
(مسلم، مشکوٰۃ)

علاج :

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ:
"اے اللہ کے بندو دوا کیا کرو کیونکہ اللہ نے ہر مرض کی شفا مقرر کی ہے بجز ایک مرض کے۔"
لوگوں نے پوچھا: "وہ کیا ہے؟"
آپؐ نے فرمایا۔ "بہت زیادہ بڑھاپا"
(ترمذی)

بیماری :

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:
"مومن کو جو بھی بیماری جو بھی پریشانی جو بھی رنج و غم اور جو بھی اذیت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی اس کے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان چیزوں کے ذریعے اس کے گناہوں کی صفائی فرما دیتا ہے۔
(صحیح بخاری و مسلم)

بیماری میں :

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب کوئی بندہ بیمار ہو یا سفر میں جائے اور اس بیماری یا سفر کی وجہ سے اپنی عبادت وغیرہ کے معمولات پورا کرنے سے مجبور ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے اعمال اسی طرح لکھے جاتے ہیں جس طرح وہ صحت و تندرستی کی حالت اور زمانہ اقامت میں کیا کرتا تھا۔
(صحیح بخاری)

Marfat.com

عیادت :

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:
جب تم کسی مریض کی عیادت کو جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے اس لیے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

بیمار کو تسلی دینا :

حضرت ابوسعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:
جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی عمر کے بارے میں اس کے دل کو خوش کرو۔ (یعنی اس کی عمر اور اس کی زندگی کے بارے میں اس کو تسلی دو) اس طرح کی باتیں کسی ہونے والی چیز کو رد تو نہ کر سکیں گی لیکن اس سے اس کا دل خوش ہو گا اور یہی عبادت کا مقصد ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

بیماری کی دعا :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:
جو شخص حالت مرض میں یہ دعا چالیس مرتبہ پڑھے اگر مرا تو شہید کے برابر ثواب ملے گا اور اگر اچھا ہو گیا تو تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ ہر عیب سے پاک ہے بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں)

اور فرمایا:
اگر مرض میں یہ دعا پڑھے اور مر جائے تو اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔

لا الہ الا اللہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ لا الہ الا اللہ لہ الملك ولہ الحمد لا الہ الا اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ بہت بڑے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی

Marfat.com

معبود نہیں۔ اللہ اکیلے ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی مالک حقیقی ہیں۔ وہی لائق حمد و ثنا ہیں۔ نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

موت :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

"موت مومن کا تحفہ ہے۔" (بیہقی)

موت کی یاد :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"لوگو موت کو یاد کرو اور اس کو یاد رکھو جو دنیا کی لذتوں کو ختم کر دینے والی ہے۔" (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

کلمہ کی تلقین :

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

"مرنے والوں کو کلمہ لا الہ الا اللہ کی تلقین کریں۔" (صحیح مسلم)

موت کے آثار :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب کسی پر موت کا اثر ظاہر ہو یعنی اس کے دونوں قدم ڈھیلے ہو جائیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیاں دب جائیں تو چاہیئے کہ اس کو داہنی طرف قبلہ رخ لٹائیں اور مستحب ہے کہ کلمہ شہادت کی تلقین اس طرح کریں کہ کوئی نیک آدمی اس کے پاس بلند آواز سے کہے اشہد ان لا الہ اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور اس کے پڑھنے کے لیے اصرار نہ کرے اس لیے کہ وہ اپنی تکلیف میں مبتلا ہے اگر وہ ایک بار پڑھ لے تو کافی ہے اور اس کے بعد وہ اور کوئی

Marfat.com

بات کرے تو پھر ایک بار اسی طرح تلقین کرے اور ـــــ مستحب ہے کہ:
اس کے پاس سورۂ یٰسین پڑھے اور نیک و متقی آدمی اس کے پاس موجود رہیں۔
(ترمذی)

موت پر صبر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:
جب میں کسی ایمان والے بندے (پابندی) کے کسی پیارے کو اٹھالوں پھر وہ ثواب کی امید میں صبر کرے تو میرے پاس اس کے لیے جنت کے سوا کوئی معاوضہ نہیں۔
(صحیح بخاری)

موت پر نوحہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:
ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے تو رسول اکرمؐ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لیے ہوئے ان کی عیادت کے لیے آئے۔ آپؐ جب اندر تشریف لائے تو ان کو غاشیہ میں یعنی بڑی سخت حالت میں پایا۔ آپ نے ان کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے گرد آدمیوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا ـــــ کیا ختم ہو چکے؟ (بطور مایوسی یا حاضرین سے استفسار کے طور پر آپؐ نے یہ بات فرمائی) تو لوگوں نے عرض کیا ـــــ نہیں یا رسول اللہ ﷺ ابھی ختم نہیں ہوئے تو رسول اکرمؐ کو ان کی حالت دیکھ کر رونا آ گیا۔ جب اور لوگوں نے بھی آپؐ پر گریہ کے آثار دیکھے تو وہ بھی رونے لگے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:
لوگو! اچھی طرح سن لو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر تو سزا نہیں دیتا کیوں کہ اس پر بندہ کا اختیار اور قابو نہیں ہے۔
پھر زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:
لیکن اس کی غلطی پر یعنی زبان سے نوحہ و ماتم کرنے پر سزا بھی دیتا ہے۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے اور دعا و استغفار کرنے پر رحمت بھی فرماتا ہے۔

Marfat.com

(صحیح بخاری- صحیح مسلم)

میت کا سوگ :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے- البتہ بیوہ کے سوگ کی مدت چار مہینے دس دن ہے- اس مدت میں وہ کوئی رنگین کپڑا پہنے نہ خوشبو لگائے اور نہ بناؤ سنگھار کرے-

(ترمذی- بخاری)

میت کا غسل :

حضرت ام عطیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کی ایک فوت شدہ صاحبزادی کو ہم غسل دے رہے تھے- اس وقت رسول اکرمؐ گھر میں تشریف لائے اور ہم سے فرمایا کہ:

تم اس کو بیری کے پتوں کے ساتھ جوش دیئے ہوئے پانی سے تین دفعہ یا پانچ دفعہ اور اگر اس سے زیادہ مناسب سمجھو تو غسل دو اور آخری دفعہ میں کافور بھی شامل کر لو پھر جب تم غسل دے چکو تو مجھے خبر کر دو- (ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں جب کہ ہم غسل دے چکے تو آپ کو اطلاع دے دی) اس کے بعد آپؐ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا-

"سب سے پہلے اُسے پہنا دو-"

اور اس حدیث کی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ:

تم اس کو طاق بار غسل دو یعنی ۳ یا ۵ یا ۷ بار اور داہنے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو-

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

میت کا کفن :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے مرد کے لیے مسنون کفن تین کپڑے ہیں-

۱- آزاد ۲- کرتا ۳- لفافہ- آزار اور لفافہ سر سے قدم تک اور کرتا بغیر آستین کے کلی کا گردن سے پیر تک-

Marfat.com

عورت کے لیے مسنون پانچ کپڑے ہیں:

۱۔ کرتا ۲۔ آزار ۳۔ سربند ۴۔ چادر یا لفافہ ۵۔ سینہ بند

۱۔ کرتا مونڈھے سے ٹخنوں تک ۲۔ سینہ بند سینہ سے گھٹنوں تک یا ناف تک ۳۔ اوڑھنی یا سربند تین ہاتھ لمبی ۳۔ آزار سر سے پاؤں تک ۵۔ لفافہ یا چادر سر سے پیر تک ہونا چاہیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ تین یمنی کپڑوں میں کفنائے گئے۔ ان تین کپڑوں میں نہ تو کرتا تھا نہ عمامہ۔" (ابی داؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

کفن کا رنگ :

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو۔ وہ تمہارے لیے اچھے کپڑے ہیں اور ان ہی میں اپنے مُردوں کو کفنایا کرو۔"

(ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

جنازہ اور نماز جنازہ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نی ارشاد فرمایا:

جو آدمی ایمان کی صفت کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہے جب تک کہ اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فراغت ہو تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہو گا۔ جن میں سے ہر قیراط گویا اُحد پہاڑ کے برابر ہو گا اور جو آدمی صرف نماز جنازہ پڑھ کر واپس آ جائے دفن ہونے تک ساتھ نہ دے تو وہ ثواب کا ایسا ہی ایک قیراط لے کر واپس ہو گا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جنازہ میں کثرت تعداد :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا:

جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جس کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ کے حضور میں اس میت کے لیے سفارش کریں یعنی مغفرت و رحمت کی دعا کریں تو ان کی سفارش اور دعا ضرور قبول ہو گی۔ (صحیح مسلم)

تجہیز و تکفین :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ:

جب تمہارا آدمی کوئی انتقال کر جائے تو اس کو دیر تک گھر میں مت رکھو اور قبر تک پہنچانے اور دفن کرنے میں سرعت سے کام لو اور دفن کے بعد سر کی جانب سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک اور پاؤں کی جانب اس کی آخری آیات آمن الرسول سے ختم سورہ بقر تک۔ (بیہقی)

اہل میت کے لیے کھانا :

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب ان کے والد ماجد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اکرمؐ نے اپنے گھر والوں سے فرمایا:

جعفرؓ کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کروایا جائے۔ وہ اس اطلاع کی وجہ سے ایسے حال میں ہیں کہ کھانے کی طرف توجہ نہ کر سکیں گے۔ (ترمذی- ابن ماجہ)

میت کے عزیزوں سے تعزیت :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا۔ جتنا اس مصیبت زدہ کو ملتا ہے۔ (ترمذی- ابن ماجہ)

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تعزیتی مکتوب :

ترجمہ: (شروع) اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا رحم کرنے والا اور مہربان ہے اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب سے معاذؓ بن جبل کے نام، تم پر سلامتی ہو۔ میں

Marfat.com

تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حمد و ثنا کے بعد اللہ تمہیں اجر عظیم عطاء فرمائے اور صبر کی توفیق دے اور ہمیں اور تمہیں شکر کرنا نصیب فرمائے۔ اس لیے کہ بے شک ہماری جانیں، ہمارا مال، ہمارے اہل و عیال اور ہماری اولاد (سب) اللہ بزرگ و برتر کے خوشگوار عطیے اور رعایت کے طور پر سپرد کی ہوئی چیزیں ہیں۔ جن سے ہمیں ایک معین مدت تک فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جاتا ہے اور مقررہ وقت پر ان کو اللہ تعالیٰ (واپس) لے لیتا ہے پھر ہم پر قرض عائد کیا گیا ہے کہ جب وہ دے تو ہم شکر ادا کریں۔ اور جب وہ آزمائش کرے (اور ان کو واپس لے لے) تو صبر کریں۔

تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کی ان ہی خوشگوار نعمتوں اور سپرد کی ہوئی عارتیوں میں سے ایک (عاریتی عطیہ) تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے قابل رشک اور لائق مسرت صورت میں نفع پہنچایا (اب) اجر عظیم رحمت و مغفرت اور ہدایت کا عوض دے کر لے لیا۔ بشرطیکہ تم صبر و شکر کرو۔ لہٰذا تم صبر و شکر کے ساتھ رہو (دیکھو) تمہارا رونا دھونا تمہارے اجر کو ضائع نہ کر دے کہ پھر تمہیں پشیمانی اٹھانی پڑے اور یاد رکھو کہ رونا دھونا کچھ نہیں لوٹا کر لاتا اور نہ ہی غم و اندوہ کو دور کرتا ہے اور جو ہونے والا ہے وہ تو ہو کر رہے گا اور جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ سلامتی ہو تم پر فقط (ترمذی، حصن، حصین)

زیارت قبور :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا۔ اب اجازت دیتا ہوں کہ تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس کا فائدہ یہ ہے کہ:

اس دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد اور فکر پیدا ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

مختصر تعلیمات

Marfat.com

ایمان واسلام

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جس نے سچے دل سے لاَ اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہ کہا وہ جنت میں داخل ہوا (یعنی بالآخر ضرور جائے گا) (بخاری)

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ۔ اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔ (بخاری)

تم میں سے کوئی مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے دین کے تحت نہ ہو جائیں۔ (بخاری)

علم:

علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔ (طبرانی)

حکمت مسلمان کا گمشدہ مال ہے جہاں پائے اسے لے لے (یعنی حکمت کسی جغرافیائی یا نسلی حد کی پابند نہیں جس سے بھی اور جہاں سے بھی ملے ایمان دار اس پر حق رکھتا ہے۔)

(طبرانی)

عمل:

اپنی دنیا کے لئے اس طرح عمل کر گویا تو ہمیشہ زندہ رہے گا (یعنی دینوی امور کے لئے خاطر خواہ اہتمام کر) اور اپنی آخرت کے لئے یوں عمل کر گویا مر جائے گا (یعنی اخروی اعمال میں انتہائی عجز و خضوع و خشوع اور اخلاص سے کام لے۔)

(کنزالعمال)

جس کا عمل سست ہوا اس کا نسب اسے تیز نہ کر سکے گا۔ (ترمذی)

میانہ روی:

جس نے استخارہ کیا وہ نقصان میں نہیں رہا جس نے مشورہ کیا وہ نادم نہیں ہوا اور جس نے

Marfat.com

میانہ روی اختیار کی وہ فقیر نہیں ہوا۔ (کنزالعمال)

امانت :

اس میں ایمان نہیں جس میں امانت نہیں اور اس میں دین نہیں جس میں ایفائے عہد نہیں: (مشکوٰۃ)

مجالس امانت ہیں (یعنی ان کی بات کو امانت کی طرح محفوظ رکھو۔) (ترمذی)

امانت ادا کر اسے جس نے تجھے امین بنایا ہے اور خیانت نہ کر اس سے جس نے تیری خیانت نہ کی ہو۔ (مسند احمد)

معاشرت :

اس سے بھی رشتہ جوڑ جو تجھ سے قطع کرے اس سے احسان کر جو تجھ سے برائی کرے اور اُسے معاف کر جو تجھ پر ظلم کرے۔ (ترمذی)

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے بہتر ہے۔ (طبرانی)

رحم :

جو رحم نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جائے گا۔ (مسلم)

تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (صحاح)

جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کی اور ہمارے علماء کی عزت نہ کی اور نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (طبرانی)

شر :

نہ نقصان دینا (اچھا ہے) نہ نقصان اُٹھانا۔ (بخاری)

وہ مومن نہیں جس کی شرارت سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ (ترمذی)

شر کو چھوڑ دینا صدقہ ہے۔ (مسلم)

ساتھی :

بُرے ساتھی سے بچو کیونکہ تمہیں اسی کے ذریعے پہچانا جائے گا۔ (طبرانی)

Marfat.com

حسن اخلاق :

میں اعلیٰ اخلاق کی تعلیم ہی کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ (ترمذی)

حقوق :

جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ (مسند)

رب کی رضامندی باپ کی رضامندی ہے تو اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی ظاہر نہ کر ایسا نہ ہو کہ اللہ اسے نجات دے دے اور تجھے مبتلا کر دے۔ (ترمذی)

پاکیزہ صفات :

جو اچھائی کا حکم کرے تو چاہیئے کہ اس کا طرز عمل بھی اچھا ہو۔ (مسند)

اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل دائمی ہے۔ (بخاری)

معاملات :

معاشرت بھائیوں کی طرح کرو اور معاملات اجنبیوں کی طرح (مسند)

بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔ (طبرانی)

مظلوم کی پکار سے بچ کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ (ترمذی)

اخوت :

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنی جان کے لیے چاہتا ہے۔ (مسلم)

استغفار :

کوئی چھوٹا گناہ بار بار کرنے سے چھوٹا نہیں رہتا اور کوئی بڑا گناہ استغفار کے بعد باقی نہیں رہتا۔ (حلیہ ابی نعیم)

شرک :

دو باتوں سے بری اور کوئی بات نہیں اللہ سے شرک کرنا اور مسلمان کو نقصان پہنچانا۔ (حلیہ ابی نعیم)

Marfat.com

یقین :

تو شک والی چیز کو چھوڑ کر یقین والی چیز کو اختیار کر۔ (ترمذی)

دل :

بے شک جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ فاسد ہو جاتا ہے تو سارا جسم فاسد ہو جاتا ہے آگاہ رہو۔ وہ "دل" ہے۔ (بخاری)

مسافر :

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ:

تو دنیا میں اس طرح رہ گویا تو مسافر ہے یا راستہ طے کرنے والا ہے اور اپنی صحت میں سے مرض کے لیے حصہ لے لے اور زندگی میں سے موت کے واسطے جمع کر رکھ۔ (بخاری)

ایماندار :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ: "تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے ماتحت نہ ہو جائیں۔"

غصہ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرمؐ سے عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا:
"غصہ نہ کیا کرو۔" اس نے پھر کئی بار اپنی درخواست کو دہرایا۔ آپؐ نے ہر بار یہی فرمایا کہ:
"غصہ نہ کیا کرو۔" (بخاری)

اخلاق :

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ اور برائی کے بعد نیکی کر اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کا

Marfat.com

برتاؤ کرے۔ (ترمذی)

دین کی تکمیل :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اللہ نے تمہارے لیے دین اسلام کو چن لیا ہے تو تم اخلاق حسنہ اور سخاوت سے اس کی تعظیم کرو کہ وہ بغیر ان دونوں کے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ (بیہقی)

قریبی پڑوسی :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں جو مرتا ہو اس کے دو قریبی پڑوسی کہتے ہوں ہم تو صرف اس سے بھلائی ہی جانتے ہیں مگر اللہ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے گواہ رہو۔ میں نے ان کی گواہی مان لی اور جو یہ نہیں جانتے اس کو معاف کیا۔ (الاحادیث القدسیہ صفحہ ۱۴۹)

گناہ یا برائی :

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

نیکی حسن خلق ہے اور گناہ یا برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناپسند ہو۔ (صحیح مسلم)

فرض :

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

بے شک اللہ نے کچھ فرض مقرر کیے ہیں ان کو ضائع نہ کرنا۔ کچھ حدیں مقرر کی ہیں ان کو پار نہ کرنا۔ کچھ چیزیں حرام کی ہیں ان کو نہ توڑنا اور تم پر رحم فرماتے ہوئے بغیر بھول کے کچھ چیزوں سے سکوت اختیار فرمایا ہے ان سے بحث نہ کرنا۔ (دار قطنی)

باپ :

میں تمہارے لیے باپ کی جگہ ہوں (اور جس طرح باپ اپنی اولاد کو چھوٹی چھوٹی باتیں بتاتا ہے) اسی طرح میں تم کو تعلیم دیتا ہوں۔ دیکھو جب تم میں سے کوئی پاخانہ جائے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ اور نہ ہی داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔ (ابوداؤد)

دُعا :

تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنی ساری حاجتیں اور ضروریات اپنے رب ہی سے مانگے یہاں تک کہ نمک بھی اسی سے مانگے اور جوتی کا تسمہ بھی اگر ٹوٹ جائے تو اسی سے مانگے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۶)

حرام :

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ بے شک آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا ایک لقمہ ڈالتا ہے اور چالیس روز تک مقبولیت دعا سے محروم ہو جاتا ہے اور جس شخص کے بدن پر حرام کی کمائی اور سود کی آمدنی سے گوشت بنا وہ آتشِ دوزخ کا زیادہ مستحق ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

حمد و ثنا :

جب تو نماز پڑھ چکے تو بیٹھ جا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر جس کا وہ اہل ہے اور پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کر اور جو کچھ اس سے مانگنا ہے مانگ۔ (زجاجتہ المصابیح)

قرآن :

قرآن پاک کی تلاوت کرو اور روؤ اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والی شکل ہی بنا لو۔ (ابن ماجہ)

جو قرآن حکیم کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری)

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو سیکھتا اور سکھاتا ہے۔ (بخاری)

قرآن پڑھا کرو کیونکہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ (مسلم)

چھینک :

جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ "الحمد للہ" کہے اور اس کا بھائی سن کر "یرحمك اللہ" کہے پھر چھینک مارنے والا "یھدی کم اللہ ویصلح یاللم" (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت کو درست فرمائے۔) (بخاری)

Marfat.com

حق :

ایک مسلمان کے دوسرے پر پانچ حق ہیں:

۱۔ اس کے سلام کو لوٹانا۔

۲۔ اس کے بیمار ہونے پر اس کی عیادت کرنا۔

۳۔ اس کے جنازے میں شرکت کرنا۔

۴۔ اس کی دعوت قبول کرنا۔

۵۔ اس کی چھینک کے جواب میں "یرحمك اللہ" کہنا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

مشورہ :

جب تم میں سے کوئی مسلمان اپنے بھائی سے مشورہ کرے یا خیرخواہی کی کوئی بات پوچھے تو اسے وہ بات صحیح صحیح بتا دینی چاہیئے۔ (صحیح بخاری)

مومن مسلمان :

مومنوں کی مثال آپس میں محبت و الفت کی بنا پر ایسی ہے جیسے ایک جسم ہوتا ہے جس کے مختلف اعضا ہوتے ہیں۔ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو دوسرے تمام اعضاء بخار اور بیداری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

عزت و ابرو :

ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر سارا کا سارا حرام ہے اس کا مال بھی اس کا خون بھی اور اس کی عزت و آبرو بھی۔ (مسلم)

کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی طرف ایسی نگاہ سے اشارہ کرے جو اُسے اذیت دے۔ (مسند احمد)

جائز :

کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ جدا رہے یعنی کلام نہ کرے وہ دونوں آپس میں ملیں، لیکن ایک کا منہ ادھر ہو اور دوسرے کا ادھر۔ ان دونوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

Marfat.com

قیامت :

تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کے مدعی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہوں گے:

۱- وہ جو میرا نام درمیان میں لا کر عہد و پیمان کرے اور پھر اس عہد کو پورا نہ کرے۔

۲- وہ جو کسی آزاد انسان کو بیچے اور قیمت کھا جائے۔

۳- وہ جو مزدور کو کام کے بعد اجرت نہ دے۔ (صحیح بخاری)

نیت :

اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے اعمال کی طرف دیکھتے ہیں۔ (مسلم)

جس کسی نے نیکی کا ارادہ کیا یعنی نیت کی اور (بعض وجوہات) کی بناء پر اس پر عمل نہ کیا تو اس کے لیے بھی ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

سلام :

کیا میں تمہیں ایسی شے نہ بتاؤں جس پر عمل کرنے سے تمہاری محبت میں اضافہ ہو وہ شے ہے کہ تم آپس میں "السلام علیکم" کو عام کرو۔ (مسلم)

اپنے واقف اور ناواقف دونوں کو سلام کرو۔ (بخاری و مسلم)

سوار پیدل کو اور پیدل سوار کو سلام کرے۔ (بخاری و مسلم)

فرشتوں کو اس مسلمان پر نہایت تعجب ہوتا ہے جب وہ ایک مسلمان کے پاس سے گزرتا ہے اور اس پر سلام نہیں کہتا۔ (منہاج المسلم)

جو شخص سلام کرنے سے قبل آپ سے گفتگو شروع کر دے اس کو جواب نہ دو یہاں تک کہ وہ اپنا کلام "السلام علیکم" کہہ کر نہ شروع کرے۔ (طبرانی)

جنت :

اے لوگو! آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ کھانا کھلاؤ اور جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو اگر تم یہ سب کرو تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

مشابہت :

جو شخص ہمارے سوا دوسروں کی مشابہت کرے (خواہ شکل و شباہت میں یا سلام وغیرہ میں)

Marfat.com

وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ مسلمانو! یہود و نصاریٰ سے مشابہت نہ کرو کیونکہ یہود انگلیوں کے اشارہ سے سلام کرتے ہیں اور نصاریٰ اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے اشارہ کرکے سلام کرتے ہیں (تم ایسا نہ کرنا) (ترمذی)

مصافحہ :

جب دو مسلمان آپس میں ملتے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے علیحدہ ہونے سے قبل حق تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کے دامن میں چھپا لیتے ہیں۔ (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے سب گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

(بیہقی)

(ملاقات کے وقت) آپس میں مصافحہ کرو کیونکہ اس سے دلوں کے کینے اور بغض دور ہو جاتے ہیں اور آپس میں ہدیے بھیجا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی اور دشمنی زائل ہوتی ہے۔ (موطا مالکؒ)

بُرے لوگ :

میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سب سے بُرے لوگ کون ہیں؟ پھر خود ہی فرمایا:

جو چغلیاں کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان تعلقات خراب کرکے تفریق پیدا کرتے ہیں۔ (مسند احمد)

مسواک :

اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو میں ہر وضو کے وقت انہیں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (ابوداؤد، احمد، موطا مالکؒ)

مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور اللہ رب العزت کی رضا کا ذریعہ ہے۔ (الاحکام)

لباس :

عورتوں کے لیے مردوں کا لباس پہننا اور مردوں کے لیے عورتوں کا لباس پہننا جائز نہیں ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی)

جو اس دنیا میں دکھلاوے کے لیے لباس پہنے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے ذلت کا لباس پہنائیں گے۔ (احمد، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

Marfat.com

ریشم او سونا میری امت کے مردوں پر حرام کر دیا گیا ہے لیکن عورتوں کے لیے حلال ہے۔
(نسائی، صحیح مسلم)

پیشاب :

پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز کرو۔ کیونکہ قبر کا اکثر عذاب اسی سے ہو گا۔
(دار قطنی)

تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور پھر اس میں غسل کرے۔
(بخاری و مسلم)

جب تم میں سے کسی کو پیشاب کی حاجت ہو تو وہ اس کے لیے مناسب جگہ دیکھے (جہاں چھینٹے پڑنے کا احتمال نہ ہو۔)

استنجاء :

استنجاء میں تین ڈھیلوں سے کم نہ استعمال کیے جائیں۔ (ابوداؤد)

لید اور ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے۔
(صحیحین)

بستر :

جب بستر پر سونے کے لیے آئے تو وضو کر لیا کر جس طرح تو نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔
(ابوداؤد)

جب تم میں سے کوئی بستر پر آئے تو پہلے اُسے جھاڑ لے۔ معلوم نہیں اس کے پیچھے کیا شے اس پر آ پڑی ہو۔
(ابوداؤد)

پیٹ کے بل یعنی اوندھے منہ سونا اہل جہنم کے سونے کا طریقہ ہے۔ (ابن ماجہ)

سونے کے لیے (اپنے بستر پر) داہنی کروٹ پر سو۔ (ابوداؤد)

آزمائش :

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جو کچھ دیتا ہے اس سے ان کی آزمائش کرتا ہے۔ اگر وہ اپنی قسمت پر راضی ہو جائیں تو ان کی روزی کو وسیع کرتا ہے۔ (مسند احمد)

اپنے ہاتھ کی کمائی :

جو چیز تم کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد کی کمائی بھی جائز ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

رزق کی تلاش :

رزق کی تلاش اور حلال کمائی کے لیے صبح سویرے ہی چلے جایا کرو کیونکہ کاموں میں برکت اور کشادگی ہوتی ہے۔ (طبرانی)

خرید و فروخت :

اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضا کرنے میں نرمی اور خوش اخلاقی سے کام لیتا ہے۔ (بخاری)

سوداگر :

سچا اور امانت دار سوداگر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔ (جامع ترمذی)

دیور موت ہے :

"نامحرم عورتوں کے پاس مت جاؤ۔" ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ـــــ یارسول اللہ (ﷺ) دیور کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپؐ نے فرمایا:
"دیور تو موت ہے۔" (یعنی اس سے بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے)
(بخاری، مسلم، ترمذی)

شیطان :

ایسی عورتوں کے پاس مت جاؤ جن کے محرم ان کے ساتھ نہ ہوں کیونکہ شیطان آدمی کے اندر خون کی طرح گردش کرتا رہتا ہے۔ (مسلم ترمذی)

شطرنج :

شطرنج لغو اور باطل کھیل ہے اور اللہ تعالیٰ لغو اور باطل کو پسند نہیں فرماتا۔
(بیہقی، مشکوٰۃ)

Marfat.com

تصویر یا کُتا :

جس گھر میں تصویر یا کتا ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔
(بخاری و مسلم مشکوٰۃ)

جو شخص دنیا میں تصویریں بنائے گا اُسے قیامت کے دن ان میں روح ڈالنے کے لیے زور دیا جائے گا مگر وہ ان میں روح نہیں ڈال سکے گا۔
(بخاری)

ساز و آواز :

اللہ لعنت کرے گا گانے والیوں پر اور اس پر جس کی خاطر گایا جائے۔ (بیہقی)

اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے ساز اور باجوں کو مٹا دوں۔
(ترمذی)

عہد شکنی :

جس قوم میں عہد شکنی کی عادت پھیل جاتی ہے۔ اس میں خونریزی بڑھ جاتی ہے اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے اس میں موتوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔

(ابوداؤد، حاکم، نسائی)

نیک بات :

بُرے ہم نشین کے پاس بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے اور اچھے ہم نشین کے پاس بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے اور نیک بات زبان سے نکالنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بری بات زبان سے نکالنے سے بہتر ہے۔
(حاکم، بیہقی)

تعظیم و تکریم :

جس نے کسی بوڑھے کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم و تکریم کی اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے لیے ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس کی تعظیم و تکریم کرے گا۔
(ترمذی، مشکوٰۃ)

خلوص و محبت :

جب کسی کے دل میں اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے خلوص و محبت کے جذبات ہوں تو اسے چاہیئے کہ اپنے دوست کو بھی ان جذبات سے آگاہ کر دے اور اسے جتا دے کہ وہ

Marfat.com

اس سے محبت رکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ، ادب المفرد)

تعریف :

جس شخص کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ اپنے محسن کے حق میں یہ الفاظ کہے۔

"جزاک اللہ خیرا" (اللہ تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے) تو اس نے اپنے محسن کی پوری تعریف کی۔ (مسندِ احمد، ترمذی، مشکوٰۃ)

جس وقت تم تعریف کرنے والے کو (بے جا تعریف کرتے ہوئے) دیکھو تو اس کے منحوس جھونک دو (یعنی اس پر ناگواری کا اظہار کرو) (مشکوٰۃ)

سفارش :

جب کوئی حاجت مند سائل سوال کرے تو اس کی سفارش کرو کہ تم کو سفارش کا ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے جو حکم چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔
(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

بدترین آدمی :

اللہ کی نظر میں بدترین آدمی قیامت کے روز وہ ہو گا جس کی بدزبانی اور فحش کلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں۔ (بخاری و مسلم)

فاسق :

جس وقت فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے اور اس کی تعریف کی وجہ سے عرش دہل اٹھتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

بدعت :

جس نے ہمارے کام (یعنی دین) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

نرمی :

جو آدمی نرمی کی صفت سے محروم کیا گیا وہ سارے خیر سے محروم کیا گیا۔
(صحیح مسلم)

Marfat.com

اول آخر :

جس نعمت کے اول میں بسم اللہ اور آخر میں الحمداللہ ہو اس نعمت سے قیامت میں سوال نہیں ہو گا۔
(ابن حبان)

خرچ :

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ارشاد ہے کہ تم دوسرے پر خرچ کرتے رہو میں تم پر خرچ کرتا رہوں گا۔
(بخاری و مسلم)

حرص و بخل :

حرص و بخل اور ایمان کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے ((یعنی کنجوسی اور ایمان کا کوئی جوڑ نہیں)
(نسائی)

خاموشی :

جو درجہ خاموشی کی وجہ سے انسان کو ملتا ہے وہ ساٹھ برس کی نفل عبادت سے بہتر ہے۔
(مشکوٰۃ)

جھوٹ :

جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔
(ترمذی)

آدمی کے لیے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بیان کرتا پھرے۔
(صحیح مسلم)

اچانک نگاہ :

اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو نظر پھیر لو۔ دوسری نگاہ اس پر نہ ڈالو۔ پہلی نگاہ تو تمہاری ہے مگر دوسری نگاہ تمہاری نہیں بلکہ شیطان کی ہے۔
(ابوداؤد)

خادم :

ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ خادم کی کتنی غلطیاں معاف کرنی چاہئیں؟

آپؐ خاموش رہے۔ جب اس نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ:

ایک دن میں ستر دفعہ معاف کرنا چاہئے۔ (ابوداؤد)

بیوی :

اگر میں کسی کو سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدے کرے۔ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا آدمی وہ ہے جو بیوی کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس جائے پھر وہ آپس میں چھپی ہوئی باتوں کو لوگوں کو بتائے (یعنی جماع کے حالات یا اس وقت کی باتیں لوگوں کو یا اپنے دوستوں کو بتائے) (مسلم)

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

متفرق تعلیمات

Marfat.com

اسلام کی بنیاد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے:

۱۔ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ نماز قائم کرنا

۳۔ زکوٰۃ دینا

۴۔ رمضان کے روزے رکھنا

۵۔ اس شخص کے لیے خانہ کعبہ کا حج کرنا جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔

(بخاری و مسلم)

نیکی کی بنیاد :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس نے اسلام میں نیکی کی بنیاد ڈالی اس کو اس کا اجر ملے گا اور ان کو بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے۔ بغیر اس کے کہ عاملین کے اجر میں کچھ بھی کمی کی جائے اور جس نے کسی بُرے دستور کو رواج دیا تو اس کا وبال اُسے بھگتنا پڑے گا اور ان کا وبال بھی جو اس پر عمل کریں گے بغیر عاملین کے وبال کم کئے ہوئے۔

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۳)

دوہرے اجر :

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں

کہ آپؐ نے فرمایا:

تین لوگ ایسے ہیں جن کو دوہرے اجر ملیں گے۔

۱۔ وہ جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا۔

۲۔ وہ مملوک غلام جو اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی حق پورا کرے (اس زمرے میں وہ سرکاری اور غیر سرکاری ملازم بھی آتے ہیں جو پوری امانت سے اپنا کام کرکے احکام دین پر عمل کرتے ہیں)

۳۔ وہ جس کے پاس لونڈی ہو اسے شائستہ بنائے اچھی تعلیم و تربیت دے۔ پھر آزاد کرکے نکاح کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ (متفق علیہ)

تین چیزیں :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔ تین ہلاک کرنے والی ہیں۔ تین درجہ بڑھانے والی ہیں اور تین گناہوں کو مٹانے والی ہیں لیکن نجات دینے والی یہ ہیں۔

۱۔ خلوت اور جلوت میں اللہ سے ڈرنا۔

۲۔ فقیری اور مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا۔

۳۔ خوشی اور غصہ میں انصاف کرنا۔

اور ہلاک کرنے والی یہ ہیں:

۱۔ سخت بخیلی ۲۔ خواہشات کی تابعداری ۳۔ اور ہر شخص کا اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔

اور بلندی درجات کا باعث یہ ہیں۔

۱۔ بکثرت سلام کرنا ۲۔ کھانا کھلانا ۳۔ عبادت کرنا رات کو جب کہ لوگ سو رہے ہیں۔

اور کفارات یہ ہیں:

۱۔ سختیوں پر وضو پورا کرنا

۲۔ جماعتوں کی طرف قدم اٹھانا۔

۳۔ ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا۔ (مسند احمد۔ بیہقی)

Marfat.com

پانچ چیزیں :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

عنقریب میری اُمت پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جب کہ وہ پانچ چیزوں سے محبت کرے گی اور پانچ چیزوں کو بھول جائے گی۔

۱۔ دنیا سے محبت کرے گی اور آخرت کو بھول جائے گی۔
۲۔ مال سے محبت کرے گی اور حساب کو بھول جائے گی۔
۳۔ مکانات سے محبت کرے گی اور قبروں کو بھول جائے گی۔
۴۔ عیال سے محبت کرے گی اور حور کو بھول جائے گی۔
۵۔ نفس سے محبت کرے گی اور اللہ کو بھول جائے گی۔

پس وہ مجھ سے بری ہیں اور میں ان سے بری ہوں۔

آٹھ چیزیں :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے آسودہ نہیں ہوتیں۔

۱۔ آنکھ دیکھنے سے ۲۔ زمین بارش سے ۳۔ عورت مرد سے ۴۔ عالم علم سے ۵۔ سائل سوال سے ۶۔ حریص جمع کرنے سے ۷۔ سمندر پانی سے ۸۔ آگ لکڑی سے۔

(لمنبہات صفحہ ۱۰۳)

تین باتیں :

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس میں تین باتیں ہوئیں اس نے ایمان کی شیرینی پالی۔

۱۔ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔
۲۔ اور کسی سے محبت ہو تو خالص اللہ کے لیے۔
۳۔ اور جب اللہ اسے کفر سے نکال چکا ہو تو اس کا پھر کفر میں لوٹ جانا ایسا ہی ناپسند ہو جیسا اسے آگ میں ڈالا جانا ناپسند ہو۔ (متفق علیہ)

Marfat.com

پانچ باتیں :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جس نے پانچ چیزوں کی ناقدری کی پانچ باتوں سے محروم ہوا۔

۱- جس نے علماء کی ناقدری کی دین سے محروم ہوا۔

۲- جس نے امراء کی ناقدری کی دنیا ہاتھ سے گئی۔

۳- جس نے پڑوسیوں کی ناقدری کی منافع سے محرومی ہوئی۔

۴- جس نے قرابت داروں کی ناقدری کی محبت سے محروم ہوا۔

۵- جس نے اپنے اہل کی ناقدری کی عمدہ زندگی سے محروم ہوا۔

پانچ باتیں پانچ باتوں سے پہلے:

پانچ باتوں کو پانچ باتوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔

۱- اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے ۲- اپنی صحت کو مرض سے پہلے ۳- اپنی مالداری کو فقیری سے پہلے ۴- اپنی زندگی کو موت سے پہلے ۵- اپنی فرصت کو مشغولیت سے پہلے۔

(المنبہات صفحہ ۷۰)

سات باتیں :

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا ہے ہم کو حکم دیا ہے۔

۱- مریض کی تیمارداری کا ۲- جنازوں کے پیچھے چلنے کا ۳- چھینک والے کی چھینک کا جواب دینے کا ۴- سلام کا جواب دینے کا ۵- پکارنے والے کی پکار قبول کرنے کا ۶- قسم کو پورا کرنے کا ۷- مظلوم کی مدد کرنے کا۔

اور ہم کو روکا ہے:

سونے کی انگوٹھی پہننے سے، ہر قسم کے ریشم استعمال کرنے سے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے (ان ممنوعہ اشیاء میں سونے کی انگوٹھی اور چاندی کو چھوڑ کر باقی پانچ قسم کے ریشم داخل ہیں)

(بخاری و مسلم)

Marfat.com

دس باتیں :

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے مجھ کو دس باتوں کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

۱۔ اللہ کے ساتھ ذرا بھی شرک نہ کرنا اگرچہ تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

۲۔ اپنے والدین کو ہرگز نہ چھوڑنا گو وہ تجھے تیرے مال و عیال کو چھوڑ دینے کا حکم دیں۔

۳۔ فرض نماز قصداً کبھی نہ چھوڑنا کہ جس نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑی وہ اللہ کی امان سے الگ ہو گیا۔

۴۔ شراب کبھی نہ پینا کہ وہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔

۵۔ معصیت سے خصوصیت سے بچتے رہنا کہ معصیت سے اللہ کی ناراضگی ثابت ہو جاتی ہے۔

۶۔ جہاد سے منہ نہ موڑنا اگرچہ لوگ ہلاک ہو رہے ہوں۔

۷۔ جب لوگوں کو موت آ رہی ہو تو بھی ان میں ہو تو ثابت قدم رہنا بھاگنا مت۔

۸۔ اپنے اہل و عیال پر اپنی کمائی کا فاضل حصہ ضرور کرتے رہنا۔

۹۔ اور ادب سکھانے کا ڈنڈا ان سے نہ ہٹانا۔

۱۰۔ اور ان کو اللہ کا خوف دلاتے رہنا۔ (اہل و عیال کو)

(احمد بحوالہ مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۱۸)

چند باتیں :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہے کہ ایک دن رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اے لڑکے میں تجھ کو چند باتیں سکھاتا ہوں۔

تُو اللہ کے حقوق کی نگرانی کرے گا تو اللہ تیری حفاظت فرمائے گا تو اللہ کے حقوق کی حفاظت کرے گا تو اللہ کو تو اپنے سامنے پائے گا۔ جب بھی مانگ اللہ سے مانگ اور جب بھی مدد چاہ اللہ سے چاہ۔ جان لے کہ تمام اُمت کی امت اگر تجھ کو نفع پہنچانا چاہے تو سوائے اس نفع کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا نہیں پہنچا سکتی اور اگر سب کے سب

Marfat.com

تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کرلیں تو جو اللہ نے لکھ دیا ہے اس کے سوا کچھ نقصان نہیں کرسکتے۔ قلم اٹھائے جا چکے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔ (ترمذی)

سات آدمی :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

سات آدمی ایسے ہوں گے جن کو اللہ اس دن اپنے سایۂ عاطفت میں جگہ دے گا جس دن اللہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہو گا۔

۱۔ عادل حاکم ۲۔ وہ جوان جو اللہ کی عبادت میں بوڑھا ہوا ہو۔ ۳۔ وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہے۔ ۴۔ وہ دو آدمی جنہوں نے صرف اللہ کے لیے باہم محبت کی ہو اسی کے لیے ملے ہوں اور اس کی وجہ سے جدا ہوئے ہوں۔ ۵۔ وہ شخص جسے کوئی حسن و جمال والی عورت بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۶۔ وہ شخص جس نے کچھ صدقہ دیا ہو اور اسے اس طرح چھپایا ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ ۷۔ وہ آدمی جس نے تنہائی میں بیٹھ کر اللہ کو یاد کیا اور رو دیا ہو۔ (متفق علیہ)

دس آدمی :

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

اس اُمت میں اللہ بزرگ و برتر سے کفر کرنے والے دس آدمی ہیں حالانکہ وہ اپنے آپ کو مومن خیال کرتے ہیں۔

۱۔ ناحق قتل کرنے والا ۲۔ جادوگر ۳۔ دیوث جو اپنی بیوی کے معاملہ میں غیرت نہ رکھتا ہو۔ ۴۔ زکوٰۃ نہ دینے والا ۵۔ جس پر حج واجب ہو چکا ہو اور ادا نہ کرے ۶۔ فتنوں کی کوشش کرنے والا۔ ۷۔ جنگ کرنے والے کافروں کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنے والا

۸۔ بیوی سے اغلام کرنے والا ۹۔ محرمات میں سے کسی کے ساتھ زنا کرنے والا۔

۱۰۔ اگر ان باتوں کو حلال جانا (یعنی دسواں وہ شخص جو ان باتوں کو حلال جانے)

Marfat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ :

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرمؐ اور آپؐ اللہ سبحانہ، وتعالیٰ سے کہ

اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر رکھا ہے اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے تو تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو مگر بجز اس کے جس کو میں ہدایت دوں۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں تم مجھ سے کھانا طلب کرو۔ میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب ننگے ہو بجز اس کے جس کو میں پہناؤں تم مجھ سے کپڑے طلب کرو میں تم کو پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم لوگ رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمہارے سارے گناہ بخشتا ہوں تم مجھ سے مغفرت طلب کرو۔ میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے ہو کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ میرے نفع کو پہنچ سکتے ہو کہ مجھے نفع پہنچاؤ۔

اے میرے بندو! اگر اگلے پچھلے اور انس و جن سب کا دل سب سے زیادہ متقی آدمی کے دل کی مانند ہو جائے تو میرے ملک میں کوئی اضافہ نہ ہو گا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور انس و جن سب کا دل تم میں سے سب سے زیادہ فاجر شخص کے دل کی طرح ہو جائے تو میرے ملک میں کسی کمی کا امکان نہیں۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے انس و جن سب لوگ ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر مانگیں اور میں ہر شخص کو اس کے سوال کے مطابق دے دوں تو بھی میرے پاس جو کچھ ہے اس میں کمی واقع نہ ہو گی۔ بجز اس کمی کے جو اس سوئی سے جو سمندر میں ڈالی جائے واقع ہوتی ہے جس کے نکالنے پر کچھ پانی اس سے لگا چلا آئے۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال جن کو میں شمار کر رہا ہوں تمہارے لیے پھر تم کو (اس کا بدلہ) پورا پورا دوں گا بس جو بھلائی پائے تو اللہ کی حمد و ثنا کرے اور جو اس کے علاوہ

Marfat.com

پائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ (صحیح مسلم)

اللہ کا فرمان :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:
بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس نے میرے ولی (دوست) سے دشمنی کی تو اس کو میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور مجھ سے میرا بندہ اس بات کے ذریعے زیادہ قریب ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے مجھ سے زیادہ قریب تر ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ بن جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں ضرور اُسے دیتا ہوں اور پناہ چاہتا ہے تو ضرور پناہ دیتا ہوں۔
(صحیح بخاری)

عافیت :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:
عافیت دس طرح کی ہے پانچ دنیا میں اور پانچ آخرت میں پس دنیا والی:
۱۔ علم ۲۔ عبادت ۳۔ رزق حلال ۴۔ مصائب پر صبر ۵۔ نعمتوں پر شکر
اور آخرت والی یہ ہیں:
۱۔ ملک الموت رحمت اور لطف سے آئے منکر نکیر خوف زدہ نہ کریں۔
۲۔ اور بڑی گھبراہٹ سے امان ملے۔
۳۔ برائیاں مٹا دی جائیں اور نیکیاں قبول کی جائیں۔
۴۔ پل صراط پر بجلی کی طرح گزرے۔
۵۔ جنت میں سلامتی سے داخل ہو۔

میری اُمت :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:
دس قسم کے لوگ میری اُمت سے بلاتوبہ کیے جنت میں نہ جائیں گے پہلے ان

Marfat.com

میں سے:

۱۔ جھوٹا شخص ۲۔ کفن چور ۳۔ چغل خور ۴۔ زنا کے لیے عورتیں رکھنے والا ۵۔ دیوث

۶۔ طبلہ بجانے والا ۷۔ طنبور بجانے والا ۸۔ معاف نہ کرنے والا۔ ۹۔ غیبت کرنے والا ۱۰۔ والدین کو ترک کر دینے والا۔ (المنبہات صفحہ ۱۳۰)

چار جوہر :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

بنی آدم میں چار جوہر ہیں جو چار باتوں سے ضائع ہو جاتے ہیں جوہر یہ ہیں:

۱۔ عقل ۲۔ دین ۳۔ نیک عمل ۴۔ حیاء

عقل غصہ سے۔ دین حسد سے۔ نیک عمل غیبت سے اور حیاء لالچ سے زائل ہو جاتی ہے۔ (المنبہات صفحہ ۵۱)

اہل جنت و دوزخ :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اہل جنت تین قسم کے آدمی ہیں۔

۱۔ بادشاہ یا رئیس جو انصاف کرنے والا یا خیرات کرنے والا ہو اور جسے نیک کاموں کی توفیق حاصل ہو۔

۲۔ وہ آدمی جو رحیم، ہر دلعزیز اور رشتہ دار کے لیے نیز ہر مسلم کے لیے نرم دل ہو۔

۳۔ وہ شخص جو حرام سے بچنے والا ہو اور عیالدار ہونے کے باوجود (لوگوں سے سوال نہ کرتا ہو)

اور اہل دوزخ پانچ قسم کے ہیں۔

۱۔ وہ کمزور جن میں عقل و صبر نہیں۔ یہ وہ ہیں جو دوسروں کے سہارے جیتے ہیں نہ اہل و عیال کے کام کے ہیں۔

۲۔ وہ خیانت کرنے والا جو اپنی معمولی اور ذلیل خواہش کے لیے بھی خیانت کر بیٹھے۔

۳۔ وہ آدمی جس کا صبح و شام کا مشغلہ یہ ہو کہ تمہارے اہل و عیال کے متعلق تم سے دھوکہ بازی کرتا ہو۔

Marfat.com

۴- وہ جو بخیل یا جھوٹا ہو۔

۵- بد خلق اور بد کلام شخص

جبرائیل علیہ السلام کی تاکید :

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
جبرائیل (علیہ السلام) مجھے پڑوسی کی بابت اس قدر تاکید کرتے رہتے تھے کہ:
"میں نے گمان کر لیا کہ اس کو وارث بنا دیں گے۔"
عورتوں کی بابت اس قدر تاکید کرتے کہ:
"میں نے گمان کر لیا کہ طلاق حرام ہو جائے گی۔"
غلاموں کے بارے میں اس قدر تاکید کرتے کہ:
"میں نے گمان کیا کہ عنقریب ان کی آزادی کا وقت مقرر کرنے والے ہیں۔"
نماز باجماعت کے بارے میں اس قدر تاکید کرتے کہ:
"میں نے گمان کیا کہ اللہ بلاجماعت نماز ہی قبول نہ کرے گا۔"
رات کی عبادت کے متعلق اس قدر تاکید کرتے کہ:
"جس سے گمان ہوتا کہ رات میں سونا ہی جائز نہیں ہے۔"
اور اللہ کے ذکر کی اس قدر تاکید کرتے کہ:
"گمان ہوتا کہ اس کے بغیر کوئی بات ہی معتبر نہیں ہے۔"

نماز قبول نہ ہو گی :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:
دس آدمیوں کی نماز ہرگز قبول نہیں ہو گی۔

۱- وہ جس نے تنہا بلا قرات نماز ادا کی۔

۲- وہ شخص جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔

۳- وہ امام جو بغیر قوم کی رضامندی کے اس کی امامت کرتا ہے۔

۴- بھاگ جانے والا غلام

۵- عادی شرابی

۶- وہ عورت جس نے اس حال میں نماز گزاری کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔

Marfat.com

۷۔ وہ آزاد عورت جو بلا دوپٹہ کے نماز ادا کرتی ہو۔

۸۔ سود خور

۹۔ ظالم حاکم

۱۰۔ اور وہ شخص جس کی نماز برائیوں سے نہ روکے اور اللہ سے دوری کے سوا کوئی چیز نہ بڑھائے۔

بھائی بھائی :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
اے لوگو! آپس میں حسد نہ کرو اور آپس میں نقصان کا سبب نہ بنو اور بغض نہ کرو۔ ایک دوسرے کو پس پشت نہ ڈالو اور کسی کے سودے پر سوار نہ کرو۔ اور اے اللہ کے بندو۔ بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اُسے رسوا کرے نہ اس کو جھٹلائے نہ اس کو حقیر کرے پرہیزگاری یہاں پر ہے اور تین بار اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ آدمی کے لیے شر سے یہ بات کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، مسلمان کا حال اور مسلمان کی عزت حرام ہے۔ (صحیح مسلم)

کھوٹ کی آمیزش :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:
اللہ اس بندے کو شاداب فرمائے جس نے میری باتوں کو سنا ان کو حفظ کر لیا اور محفوظ رکھا اور دوسرے کو پہنچایا۔ کیونکہ بیشتر سمجھ کی بات سننے والے اتنے سمجھدار نہیں ہوتے کہ اس سے پورا فائدہ اٹھائیں اور بیشتر ایسے ہوتے ہیں جو اس بات میں کسی کو اپنے سے زیادہ سمجھدار شخص کے پاس لے جاتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں کسی مسلمان کے دل میں کھوٹ کی آمیزش نہیں ہو سکتی۔
۱۔ اللہ کے لیے عمل میں اخلاص ۲۔ مسلمانوں کی خیرخواہی ۳۔ جماعت سے وابستگی۔
کیونکہ ان کی دعوت اور لوگوں کو بھی احاطہ میں لیے ہوئے ہے۔ (بیہقی)

Marfat.com

نفس :

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

پاکیزگی ایمان کا جزو ہے اور اللہ کی تعریف میزان کو بھر دے گی اور اللہ کی تسبیح اور تعریف بھر دیں گی یا بھر دے گی۔ آسمان اور زمین کے حصہ کو۔ نماز نور ہے اور صدقہ برہان ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے ہر شخص بیع کرتا ہے اور اپنے نفس کا معاملہ کرتا ہے پس یا تو اپنے نفس کو (اللہ کے ہاتھ) بیچ کر آزاد کرتا ہے یا اس کو (شیطان کے ہاتھ) بیچ کر ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ (صحیح مسلم)

وصیت :

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے۔ بات کی سچائی۔ وعدے کی پابندی۔ امانت کی ادائیگی۔ ضیافت سے علیحدگی۔ پڑوسی کی حفاظت۔ یتیم پر رحمت۔ کلام کی نرمی۔ سلام کی پہل۔ نیک کرداری۔ آرزوں کی کمی۔ ایمان کی پختگی۔ قرآن کی مہارت۔ آخرت کی صحبت۔ حساب سے ڈر اور تواضع اور نرمی کی۔ اور تجھ کو روکتا ہوں کہ :

کسی عالم کو گالی دے یا سچے کو جھٹلائے یا گنہگار کی تابعداری کرے یا امام عادل کی نافرمانی کرے یا زمین میں فساد مچائے اور میں تجھے ہر پتھر۔ درخت اور زمین میں اللہ سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں۔ اور اس کی بھی کہ تو ہر گناہ سے توبہ کر۔ پوشیدہ کی پوشیدگی کے ساتھ اور اعلانیہ کی اعلانیہ۔ (موعظۃ المؤمنین غزالی۔ صفحہ ۱۰۷)

دوست۔ دشمن :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ابلیس لعین سے فرمایا:

میری امت میں تیرے کتنے دوست ہیں؟ اس نے کہا: "دس"

۱۔ ظالم حاکم ۲۔ متکبر ۳۔ وہ مالدار جو نہیں پرواہ کرتا کہ کہاں سے کماتا ہے

Marfat.com

اور کہاں خرچ کرتا ہے۔ ۴۔ وہ عالم جو امیر کے ظلم کی تصدیق کرے۔ ۵۔ خائن سوداگر ۶۔ غلّہ روک لینے والا ۷۔ زانی ۸۔ سود خور ۹۔ بخیل ۱۰۔ شرابی جو شراب پینے کا عادی ہو۔

پھر رسول اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: میری امت سے تیرے دشمن کون کون ہیں؟

کہا: آپ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپؐ سے بغض رکھتا ہوں۔

۲۔ عالم جو اپنے علم پر عمل کرے۔ ۳۔ حافظ جو قرآن پر عمل کرے ۴۔ خالص اللہ کے لئے پنج وقتہ اذان دینے والا ۵۔ فقیروں مسکینوں اور یتیموں سے محبت کرنے والا رحم دل اور حق کے لئے منکسر مزاج ۶۔ وہ جوان جو اللہ کی تابعداری میں پلا ہو۔ ۷۔ حلال کھانے والا۔ ۸۔ وہ دو جوان جن کی آپس میں صرف اللہ کے واسطے محبت ہو۔ ۹۔ جماعت کے نماز پر حرص کرنے والا اور وہ شخص جو رات کو ایسے وقت نماز پڑھتا ہو جبکہ لوگ سوتے پڑے ہوں۔ ۱۰۔ وہ شخص جو اپنے آپ کو حرام سے روکے۔ ۱۱۔ وہ جو کسی کی خیر خواہی کرے اور اس کے دل میں کھوٹ نہ ہو۔

قیامت میں:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جس نے اپنے نفس کو دنیا میں بلند کیا اللہ قیامت میں اس کو برباد کر دے گا۔ اور جس نے دنیا میں محض اللہ کے لئے انکساری اختیار کی اللہ اس کو بلائے گا اور مجمع سے اسے چن لے گا اور خطاب فرمائے گا:

اے نیک بندے۔ میری طرف آ کہ تو ان لوگوں میں سے ہے جن کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ (الاحادیث القدسیہ صفحہ ۱۵۳)

مالدار لوگ:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

یارسول اللہ ﷺ مالدار لوگ تو اجر لے گئے (حالانکہ) وہ بھی نماز پڑھتے ہیں۔

جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ جس طرح ہم رکھتے ہیں اور مزید برآں وہ اپنے زائد مالوں کا صدقہ دیتے ہیں۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"کیا اللہ نے تمہارے لیے صدقے کی صورت نہیں نکالی۔ تمہاری ہر تسبیح کے عوض صدقہ ہے، ہر تکبیر کے عوض ہے اور الحمداللہ کے عوض صدقہ ہے اور ہر نیکی کے حکم اور برائی سے روکنے پر صدقہ ہے حتیٰ کہ بیوی کی صحبت میں بھی صدقہ ہے۔" =

ان لوگوں نے کہا: "کیا ہم میں سے کوئی اپنی خواہش نفسانی کی تکمیل کرے تو بھی اس میں اجر ہے۔"

فرمایا:

"ہاں اگر تم اسے حرام جگہ صرف کرتے تو گناہ ہوتا۔ پس اسی طرح حلال جگہ میں صرف کرنے کا اجر ہے۔"

جوڑ جوڑ پر :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
انسان کے جوڑ جوڑ پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہوا کرتا ہے۔ صدقہ واجب ہے۔ پس تم دو آدمیوں میں انصاف کرو تو صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو چوپایہ پر سوار کرنے یا اس کا سامان لدوانے میں صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنے میں صدقہ ہے اور ہر قدم پر جو نماز کی طرف بڑھاتے ہو صدقہ ہے اور راستے سے باعث تکلیف اشیاء جو دُور کرتے ہو اس میں صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

عمل :

حضرت سہل ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

"مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔"

فرمایا:

"دنیا سے بے نیازی اختیار کر اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں

Marfat.com

کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے اعتنائی برت تو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔"

بڑی بات :

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے کسی ایسے عمل کی خبر دے دیں جو مجھے جنت میں داخل اور دوزخ سے دور کر دے رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

تم نے ایک بڑی بات دریافت کی ہے مگر یہ بات بھی اس پر آسان ہے جس پر اللہ آسان کر دے (پھر فرمایا)

"اللہ کی عبادت کر اور اس میں کسی کو شریک نہ بنا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھا کر اور کعبہ کا حج کر۔"

پھر فرمایا "کیا میں تجھے نیکی کے دروازوں کی خبر نہ کر دوں۔"

عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔

فرمایا:

"روزہ جو ڈھال ہے۔ (اللہ کے عذاب سے) اور صدقہ جو برائیوں کو ایسا مٹا دیا کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کی نماز وسط شب۔" پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (دور رہتے ہیں ان کے پہلو بستروں سے)

پھر فرمایا: کیا تم کو دین کی بنیادی باتیں نہ بتا دوں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ

فرمایا:

"دین کی چوٹی اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور دین کی بلندی جہاد ہے۔"

پھر فرمایا:

"کیا میں تمہیں ان سب کی جڑ نہ بتا دوں۔" عرض کی۔ جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو آپؐ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا:

"اس پر قابو رکھ"

میں نے کہا:

Marfat.com

اے اللہ کے نبی (ﷺ) کیا زبان پر بھی جو ہم بولتے ہیں ہمارا مواخذہ ہو گا۔
فرمایا:

"بدبخت لوگ صرف اپنی زبان ہی کی وجہ سے جہنم میں اوندھے منہ گریں گے۔"

(ترمذی)

مفلس :

رسول اکرمؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟
عرض کیا گیا: مفلس ہم میں سے وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور سامان نہ ہو
فرمایا:

بے شک مفلس میری امت میں وہ ہے جو قیامت میں نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ لائے مگر کسی کو اس نے گالی دی ہو، کسی کو بہتان لگایا، کسی کا مال کھایا، کسی کا خون بہایا اور کسی کو مارا تو اس کو اس کی نیکیاں دے دی گئیں تو اگر ان لوگوں کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو دو مظلوموں کے گناہوں سے اس کی تلافی ہو گی) وہ گناہ ان سے لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

زبردست :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ لرزتی اور کانپتی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ نے اس پر پہاڑ مسلط کر دیئے تاکہ وہ پختہ ہو جائے۔

فرشتوں نے حیران ہو کر پوچھا۔ اے اللہ تیری مخلوق میں پہاڑوں سے زبردست بھی کوئی چیز ہے؟

اللہ پاک نے جواب دیا: "ہاں لوہا زبردست ہے کیونکہ وہ پہاڑوں کو توڑ سکتا ہے۔"

اور کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ زبردست ہے؟
ہاں آگ زیادہ زبردست ہے جو اسے پگھلا دیتی ہے۔
اور کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز آگ سے بھی زیادہ زبردست ہے؟
"ہاں پانی جو اسے بجھا دیتا ہے۔"

Marfat.com

اے اللہ تیری مخلوق میں پانی سے زیادہ زبردست بھی کوئی چیز ہے؟

"ہاں ہوا جو پانی پر غالب آجاتی ہے اور اسے اُڑائے لیے پھرتی ہے۔"

اے پروردگار کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز ہوا سے زیادہ زبردست بھی ہے؟

ہاں ایک نیک انسان جو دائیں ہاتھ سے خیرات دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے چھپاتا ہے وہ تمام مخلوق سے زبردست ہے۔ (ساقی کوثر صفحہ ۱۸۷)

کھانا :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

تم لوگ مل کر بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا کرو اس سے تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔ (ابوداؤد)

جب تم میں سے کوئی کھانا شروع کرے تو بسم اللہ پڑھ لیا کرے اور اگر پہلے بھول جاؤ تو بعد میں کہہ لے۔ بسم اللہ اولہٗ وآخرہٗ۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے پس تم کنارے سے کھایا کرو۔ وسط سے نہ کھایا کرو۔ (ترمذی)

آدمی کے شرک کے لحاظ سے اپنے پیٹ سے بڑا برتن اور کوئی نہیں بھرا۔ ابن آدم کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں لیکن اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو پیٹ کا تہائی حصہ کھانے سے بھرے تہائی پانی سے بھرے اور تہائی سانس لینے کے لیے رہنے دے۔ (بخاری و مسلم)

اپنے کھانے کو ناپ تول کر پکاؤ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائیں گے۔ (بخاری)

جب تمہارے برتن میں مکھی گر جائے تو پہلے اس کو سارا ڈبو دو پھر باہر پھینکو کیونکہ اس کے ایک بازو میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے۔ (بخاری)

کھانے کا طریقہ :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا ہوں میں ایک بندہ ہوں اور بندوں کی طرح کھاتا ہوں اور بندوں کی طرح بیٹھتا ہوں۔ (بخاری)

سب مل کر کھاؤ اللہ تعالیٰ برکت دیں گے۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

اگر جگہ کم ہو تو اکڑوں بیٹھ کر بھی کھانا کھایا جا سکتا ہے۔ (ابوداؤد)

پانی :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

پانی ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیو بلکہ دو تین دفعہ میں پیو اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہو اور فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرو۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتے ہیں کہ جو لقمہ وہ کھائے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو گھونٹ وہ پیئے اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔

مجلس :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھنے کی کوشش نہ کرے بلکہ گنجائش اور فراخی سے کام لے۔ (بخاری و مسلم)

کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھ کر ان میں تفریق پیدا کرے۔ (مسلم)

مجلسوں کے معاملات میں آدمی کو امانت سے کام لینا چاہیئے (یعنی وہاں جو بات راز کی سنے اس کو راز ہی رکھے) البتہ تین صورتوں میں رازداری نہیں رکھنا چاہیئے ایک یہ کہ---- کسی کے ناحق خون کی۔ دوسرے---- کسی کی آبروریزی کی اور تیسرے---- کسی کا ناحق مال چھیننے کی سازش ہو رہی ہے تو ان تمام صورتوں میں اس سازش کو ظاہر کر دینا ضروری ہے۔ (ابوداؤد)

مجلس کا معیار :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

تمہارے لیے بہتر ہم نشین وہ ہے جس کو دیکھ کر اللہ یاد آئے اور جس کی گفتگو سے تم کو فائدہ پہنچے اور جس کے طرز عمل سے تمہارے اندر آخرت کی یاد پیدا ہو۔ (کنزالعمال)

آدمی فطرتاً اپنے دوستوں کے طریقے کو اختیار کرتا ہے لہٰذا تم کو چاہیئے کہ خوب دیکھ بھال

Marfat.com

کر دوستی پیدا کرو۔ (ابو داؤد)

اچھے دوست اور برے دوست کی مثال مشک فروش اور لوہار کی بھٹی ہے۔ مشک بیچنے والے سے تمہیں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہو گا تو تم اس کو خریدو گے یا اس کی خوشبو پاؤ گے، لیکن لوہار کی بھٹی تمہارا گھر یا کپڑا جلائے گی اور کچھ نہ ہو گا اس کی بدبو ہی تمہارے دماغ میں پہنچے گی۔ (بخاری)

مجلس کی نشست و برخاست :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

(مجلس میں) دو آدمی تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشیاں نہ کریں کیوں کہ اس سے اس کو رنج اور ملال ہو گا۔ (ابو داؤد)

جو لوگ کسی مجلس سے اُٹھے اور (اُٹھتے وقت) انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر بالکل نہ کیا تو یہ یوں سمجھو کہ گویا وہ گدھے کے مردار لاشہ کے پاس سے اٹھے ہیں۔ (قیامت میں) یہ مجلس ان کے لیے بڑی حسرت کا باعث ہو گی۔ (ابو داؤد)

(مجلس میں) جب کسی کو جمائی آئے تو حتیٰ الامکان اس کو روکے۔ (بخاری)

جب جمائی لے تو ہاتھ سے اپنے منہ کو ڈھانک لے۔ (مسلم)

مزاج پُرسی :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

مریض کی مکمل عیادت یہ ہے کہ عیادت کرنے والا اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر یا اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے پوچھے کہ۔ وہ کیسا ہے؟ (ترمذی)

جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اچھی باتیں ہی کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو کچھ تم کہتے ہو، اس پر آمین کہتے ہیں۔

(جب تم میں سے کوئی) کسی مریض کی عیادت کے لیے جائے تو اس کے نزدیک سات بار یہ کہے:

اسائل اللہ العظیم۔ رب العرش العظیم۔ ان یشفیک

میں سوال کرتا ہوں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے کہ وہ تجھ کو شفا عطا فرمائے۔ (مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، الاذکار)

Marfat.com

مزاج پُرسی کا اجر :

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

جب کوئی شخص کسی مریض کی رات کو عیادت کرتا ہے تو اس کی واپسی پر ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہو گا اور جو کوئی مریض کے پاس صبح کو جاتا ہے اس کے لیے بھی ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ رات ہو جاتی ہے اور اس کے لیے بھی جنت میں ایک باغ ہو گا۔

(ابوداؤد)

مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔ بس وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ (بخاری)

مہمان نوازی :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے۔

(بخاری)

جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ مدت تکلیف میں مہمانی کی خاص تعظیم کرے۔ جب آپؐ سے پوچھا گیا۔ مدت تکلیف کتنی ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: "ایک دن اور ایک رات" اور فرمایا کہ: مہمانی تین دن تک ہے اس کے بعد مہمانی نہیں بلکہ صدقہ ہے اور مہمان کو چاہیئے کہ میزبان کے پاس اتنا عرصہ نہ ٹھہرے کہ وہ تنگ آ جائے۔

(بخاری)

اولاد :

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اپنی اولاد کی تکریم کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ، کیونکہ تمہاری اولاد تمہاری طرف ہدیہ ہے۔

(ابن ماجہ)

عطیہ دینے میں اولاد میں برابری کرو اگر میں اولاد میں سے کسی کو فضیلت دیتا تو لڑکیوں کو

Marfat.com

لڑکیوں کو دیتا۔ (طبرانی۔ بیہقی)

نظرِ بد :

بچہ کی حفاظت کے لئے نظرِ بد اور ہر طرح کی آفت۔ بلا دکھ اور بیماری سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے۔

اعوذ بکلمات اللہ التامۃ مِن شرِّ کُلِّ شیطانٍ وَّ ھَامَّۃٍ وَّمِن شرِّ کُلِّ عَینٍ لاَمَّۃٍ

ترجمہ : میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کے واسطے سے ہر شیطان اور زہریلے جانور کے شر سے ضرر پہچانے والی آنکھ کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

(ان کلمات کو پڑھ کر بچے پر دم کرے یا لکھ کر گلے میں ڈال دے۔) (ترمذی۔ حصن حصین)

رات کی حفاظت :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

رات گئے قصہ کہانیوں کی محفل میں نہ جایا کرو۔ کیوں کہ ان میں سے کسی کو بھی خبر نہیں کہ اس وقت اللہ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس کو کہاں کہاں پھیلایا ہے۔ اس لئے دروازے بند کر لیا کرو۔ (بخاری)

رات میں پناہ :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ :

"جب تم رات کو کتے کا بھونکنا اور گدھے کا چلانا سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو یعنی (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم) پڑھو کیوں کہ کتے اور گدھے وہ چیزیں دیکھ لیتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے اور رات کو جب لوگ بازاروں میں پھرنا موقوف کر دیں اور راستے بند ہو جائیں تو تم گھر سے بہت کم نکلا کرو۔ اس لئے کہ رات کو اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا ہے پراگندہ کرتا ہے۔" (مشکوٰۃ)

رات کی احتیاط :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :

Marfat.com

جب شام کا وقت ہو تو اپنے چھوٹے بچوں کو گلی کوچوں میں پھرنے سے روکو کیونکہ شیاطین کا لشکر شام کے وقت ہر چہار سو پھیل جاتا ہے۔ ہاں جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو پھر بچوں کو چھوڑ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں اور رات کو دروازے بند کر لیا کرو اور بند کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نا لے لیا کرو (بسم اللہ یا کوئی اور دعا) کیونکہ شیطان اس دروازے کو کھولنے کی قدرت نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ بند کیا گیا ہو اور اپنی مشکوں (مشکوں) کے دہانے جن میں پانی ہو ان کو باندھ دیا کرو اور باندھتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو اور اپنے پانی کے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور ڈھانکتے وقت اللہ کا نام لیا کرو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔ (صحیحین)

بستر کی صفائی :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

جب کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ اپنی لنگی کا اندرونی پلو کھول کر (یا کسی کپڑے سے) بستر جھاڑے (نہ معلوم کیا چیز اس کے بستر پر پڑی ہو) پھر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے:

"باسمك ربی وضعت جنبی فان امسلت نفسی فارحمها و ان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحین اوقال عبادك الصالحین۔

"اے اللہ میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے پس اگر تو حساب لے میری جان کا تو اس پر رحم فرمانا اور اگر پھر اُسے (واپس) بھیجے تو اس کی حفاظت کرنا۔ جس طرح حفاظت کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی۔"

دن کی سنتیں :

نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھیں ملیں تاکہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔ (شمائل ترمذی)

جاگنے کے بعد جب آنکھ کھلے تو تین بار الحمدللہ اور تین بار کلمہ طیبہ پڑھنا۔

جاگنے پر: الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا وآلیه النشور پڑھنا۔

Marfat.com

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔ جاگنا اور مسواک کرنا۔ (شمائل ترمذی)

رات کی سنتیں :

سونے سے قبل دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملا کر ان پر ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورہ اخلاص پڑھیں۔ پھر پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھیں اور دونوں ہاتھوں پر پھونک کر سر سے پیر تک جہاں تک ہاتھ پہنچے پھیر لیں۔ پہلے سامنے کے حصے پر پیروں تک اس کے بعد کمر کی طرف ہاتھ پھیریں اسی طرح تین بار کریں۔

(بخاری، ترمذی حصن حصین)

سونے کے لیے پھر سے مسواک کرنا۔ (مشکوٰۃ)

۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ، ۳۴ بار اللہ اکبر اور ایک بار کلمہ شریف پڑھنا۔

(مشکوٰۃ)

تہجد کے لیے مصلی سرہانے رکھ کر سونا۔ (نسائی)

تہجد کی نماز کے لیے اُٹھنے کی نیت کر کے سونا۔ (نسائی)

سونے سے پہلے وضو کر کے سونا۔

سونے سے پہلے وضو کا پانی اور مسواک پہلے سے تیار کر کے سونا۔ (مسلم)

جس وقت رات کو آنکھ کھل جائے صبح صادق ہونے سے پہلے تہجد کی نماز پڑھنا۔

(مشکوٰۃ)

سوتے وقت تین بار استغفار پڑھنا۔ (ترمذی)

طہارت کے ساتھ سونا۔ (الترغیب)

باوضو سونا اور اگر وضو نہ ہو تو سونے کی نیت سے تیمم کر لینا۔ (زادالمعاد)

خواب میں پسندیدہ چیز دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور اپنے دوست سے اسے بیان کرنا۔ (مسلم، نسائی، بخاری)

بُرا خواب دیکھ کر تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

Marfat.com

خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر بائیں طرف تین بار تھکارنا (بخاری و مسلم)

بُرا خواب دیکھ کر کروٹ بدل لینا (مسلم)

اندھیری رات میں عشاء کی نماز مسجد میں جا کر ادا کرنا (ابن ماجہ)

مغرب کی نماز کے بعد کم از کم چھ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھنا اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت پڑھنا۔ (ان نمازوں کا ثواب بارہ سال کے نفلوں کے برابر ملتا ہے۔)
(سنن ابی داؤد، مشکوٰۃ، بیہقی)

عشاء کی نماز وقت پر جماعت سے ادا کرنا۔

عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرنا۔

تہجد کے وقت اٹھ کر ۱۰ بار اللہ اکبر، ۱۰ بار الحمد اللہ، ۱۰ بار سبحان اللہ اور ۱۰ بار استغفر اللہ پڑھنا۔

فجر کی سنتوں میں قل یا ایھا الکافرون اور سورہ قل ھو اللہ پڑھنا۔

عشاء کی نماز میں سورہ والشمس وضحٰھا، سورہ والضحیٰ، سورہ واللیل اور سبح اسم ربك الاعلی پڑھنا۔

نماز میں وتر کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنا۔

امید :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :

اے ابن آدم ! تو جب مجھے پکارے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو میں تجھے بخشوں گا۔ کیسا ہی تیرا عمل کیوں نہ ہو اور میں پروا نہ کروں گا۔

اے ابن آدم ! اگر تو مجھ سے ایسی حالت میں ملے کہ تیرے گناہ زمین بھر ہوں اور تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں اسی انداز سے تیرے پاس مغفرت لاؤں گا۔

(ترمذی شریف جلد دوم)

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے

معمولات

Marfat.com

معمولات طہارت

مسواک :

رسول اکرمؐ جب قرأت قرآن یا سونے کا ارادہ فرماتے تو مسواک کرتے اور گھر میں داخل ہوتے وقت بھی مسواک کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ :

"رسول اکرمؐ کا شانہ مبارک میں داخل ہونے کے بعد جو کام سب سے پہلے کرتے وہ مسواک کرنا ہوتا تھا اور وضو اور نماز کے وقت بھی مسواک کرتے تھے۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ:

دن یا رات میں جب بھی آپؐ سوتے تو اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔

(مسند احمد، ابوداؤد)

(ابو نعیم اور بیہقی روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ دانتوں کے عرض پر مسواک کرتے تھے اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ مسواک داہنے ہاتھ سے کرنا چاہیئے۔

وضو :

رسول اکرمؐ ہر نماز کے لیے اکثر الگ وضو کرتے تھے۔ آپؐ کبھی ایک ہی وضو سے کئی کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے۔ آپؐ وضو کبھی ایک مُد (تقریباً ایک سیر وزن) پانی سے فرماتے اور کبھی دو ثلث سے۔ آپؐ امت کو ہمیشہ وضو میں پانی کے اسراف سے منع کرتے اور فرماتے۔

"وضو کا بھی ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے لہٰذا پانی کے وسوسوں سے

Marfat.com

بچو۔"

وضو میں اعضاء :

رسول اکرمؐ وضو میں کبھی اعضا ایک ایک مرتبہ دھوتے اور کبھی دو دو اور کبھی تین تین مرتبہ۔ پھر کبھی ایسا بھی کرتے کہ کوئی عضو دو مرتبہ دھوتے اور کوئی تین مرتبہ لیکن سر کا مسح ہمیشہ ایک ہی مرتبہ کرتے اور ہمیشہ پورے سر کا مسح کرتے تھے۔

مسح :

رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ کبھی سر پر مسح کرتے، کبھی عمامہ پر۔ کبھی سر کے اگلے حصہ پر اور باقی شملہ پر۔ ہر وضو میں کلی اور ناک میں پانی لینا ضرور کرتے۔ کبھی اس کے خلاف عمل کرنا ثابت نہیں۔

آپؐ نے جرابوں پر بھی مسح کیا اور جوتوں پر بھی۔ وضو ہمیشہ مسلسل اور اپنی ترتیب کے ساتھ ہوتا تھا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ترتیب کے خلاف ایک عضو پہلے دھو لیا اور دوسرا پیچھے۔ داڑھی اور انگلیوں میں خلال آپؐ پابندی سے نہیں کرتے تھے۔

طریقہ وضو :

رسول اکرمؐ جب وضو کرنے بیٹھتے تو بسم اللہ کہتے اور جب ختم کرتے تو کلمہ شہادت پڑھتے۔

امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: وضو کے بعد اعضا کا خشک کرنا بھی ثابت نہیں۔

آپؐ کبھی خود وضو کر لیتے ہیں اور کبھی دوسرا پانی ڈال دیا کرتا تھا جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ:

(صحیحین)

انہوں نے ایک سفر میں وضو کرایا تھا۔

حضرت مسودہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو دیکھا کہ:

آپؐ جب وضو فرماتے تو ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی (چھنگلی) سے پاؤں کی انگلیوں کو (یعنی ان کے درمیانی حصہ کو) ملتے ہیں (یعنی خلال فرماتے تھے)

Marfat.com

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضو کی دعا :

رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ وضو کرتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اشهد ان لا اله الله لاشريك له واشهد ان محمدا عبده رسوله اللهم اجعلنى من عبادك الصالحين واجعلنى من الذين لاخوف عليهم ولاهم يحزنون

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ تو مجھے خوب زیادہ توبہ کرنے والوں میں اور خوب زیادہ پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما اور ان لوگوں میں شامل فرما جن کو (قیامت کے دن) نہ کسی قسم کا خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرمؐ کے پاس وضو کے وقت حاضر ہوا تو میں نے آپؐ سے وضو کرتے ہوئے سنا کہ آپؐ دعا کر رہے تھے۔

اللهم اغفرلى ذنبى ووسع لى فى دارى وبارك لى فى رزقى

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔

(زادالمعاد)

وضو کے بعد کی دعا :

رسول اکرمؐ وضو کے بعد فرمایا کرتے تھے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله انت استغفرك واتوب اليك

اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(سنن نسائی، زادالمعاد)

Marfat.com

تیمم :

رسول اکرمؐ ہر نماز کے لیے جداگانہ تیمم نہ فرماتے اور نہ آپ کبھی اس کا حکم دیتے بلکہ "تیمم کو بالکل وضو کا قائم مقام فرماتے۔" (زادالمعاد)

پیشاب :

رسول اکرمؐ پیشاب کرنا چاہتے تو نرم زمین کی تلاش رہتی اگر آپ کو نرم زمین نہ ملتی تو لکڑی یا کسی اور چیز سے زمین کو کھود کر نرم کر لیتے پھر پیشاب کرنے بیٹھتے۔ (زادالمعاد)

پیشاب کرنے کے لیے اکڑوں بیٹھتے تو زانوں کے درمیان کافی فاصلہ چھوڑتے۔

(ابن سعد)

پیشاب کے بعد :

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرمؐ پیشاب سے فارغ ہوئے تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کے لیے پانی لے کے کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا:

اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کیا ہے۔ کس لیے پانی لیے کھڑے ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: "آپؐ کے وضو کے لیے پانی لایا ہوں۔"

آپؐ نے فرمایا:

"میں ﷺ اس کے لیے مامور نہیں ہوں کہ جب پیشاب کروں تو ضرور وضو کروں اور اگر میں ایسی پابندی اور مداومت کروں تو اُمت کے لیے ایک قانون اور دستور بن جائے گا۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ)

مقام فراغت :

حضرت حبیب بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ جب مقام فراغت میں داخل ہوتے تو:

اپنا جوتا پہن لیتے تھے اور اپنا سر ڈھانک لیتے تھے۔ (ابن سعد)

Marfat.com

بیت الخلاء :

رسول اکرمؐ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو بایاں پاؤں پہلے اندر رکھتے اور جب باہر نکلتے تو دایاں قدم پہلے باہر رکھتے۔ (ترمذی)

داخلے کی دعا :

رسول اکرمؐ جب قضائے حاجت کے لیے بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انی اعوذبك من الخبث والخبائث

اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں خبث جنوں سے مرد ہوں یا عورت

اور ایک دوسری روایت میں دعا کے ساتھ "الرجس النجس الشیطان الرجیم" (نجس شیطان رجیم سے) ان الفاظ کا بھی اضافہ ہے۔

باہر نکلنے کی دعا :

رسول اکرمؐ قضائے حاجت سے فراغت کے بعد جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

غفرانك یا الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی

(یا دونوں)

"تیری مغفرت مطلوب ہے۔" یا "سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیزوں کو دور کیا اور مجھے چین دیا۔" (زادالمعاد، ترمذی، ابن ماجہ)

قضائے حاجت کے لیے :

رسول اکرمؐ جب قضائے حاجت کے لیے بیٹھتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین سے بالکل قریب نہ ہو جاتے۔ (اسوۂ حسنہ)

جب آپؐ قضائے حاجت کے لیے بیٹھتے تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرتے نہ پشت کرتے۔

(زادالمعاد)

رسول اکرمؐ جب قضائے حاجت کو بیٹھتے تو ریت یا مٹی کے ٹیلے یا پتھروں کی ٹیکری یا کسی کھجور وغیرہ کی اکڑ کو بہت پسند فرماتے تھے۔

Marfat.com

استنجاء :

رسول اکرمؐ کبھی پانی سے استنجاء فرماتے کبھی ڈھیلے سے اور کبھی دونوں سے۔ ڈھیلوں کی تعداد طاق ہوتی۔ کم از کم تین۔ آپؐ استنجاء کرنے میں بایاں ہاتھ استعمال کرتے جب آپؐ پانی سے استنجاء فرماتے تو اس کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑ کر دھوتے۔ (زادالمعاد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب استنجے کو جاتے تھے تو مَیں آپؐ کو پانی لا کر دیتا تھا تو آپؐ اس سے طہارت کرتے تھے۔ پھر اپنے ہاتھ کو مٹی پر ملتے تھے پھر میں دوسرا برتن لاتا تھا تو آپؐ اس سے وضو کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

غسل :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب غسلِ جنابت فرماتے تو:

سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر بائیں ہاتھ سے مقام استنجاء کو دھوتے اور داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے (یہ ہاتھ سے پانی ڈالنا ایسی حالت میں تھا کہ کوئی چھوٹا برتن پانی لینے کے لیے نہ تھا) پھر وضو کرتے اسی طرح جس طرح نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے تھے۔ پھر پانی لیتے اور بالوں کی جڑوں میں انگلیاں ڈال کر وہاں پانی پہنچاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپؐ یہ سمجھتے کہ آپؐ نے سب میں پوری طرح پانی پہنچا لیا ہے تو دونوں ہاتھ بھر بھر کر تین دفعہ پانی اپنے سر کے اوپر ڈالتے تھے اس کے بعد سارے بدن پر پانی بہاتے پھر دونوں پاؤں دھوتے۔ (صحیح مسلم)

معمولات نماز

نماز :

حضرت امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ:

رسول اکرمؐ نماز کی حالت میں سر جھکا کر کھڑے ہوتے تھے۔ آنکھیں بند نہ کرتے تھے۔ نظر سجدہ گاہ پر رہتی تھی۔ صرف التحیات میں کلمہ شہادت پڑھتے وقت انگشت شہادت کو دیکھتے تھے۔

Marfat.com

تکبیر :

رسول اکرمؐ جب نماز شروع کرتے تو صرف "اللہ اکبر" اس سے پہلے اور کچھ نہ کہتے حتیٰ کہ نیت بھی زبان سے کچھ کہہ کر نہ کرتے مثلاً

"نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز کی قبلہ رخ ہو کر یا مقتدی اور امام ہو کر یا فرض نماز کی یا سنت کی یا قضا کی۔"

(اسوہ حسنہ ﷺ)

طریقہ تکبیر :

رسول اکرمؐ تکبیر کے لیے اپنے دونوں ہاتھ کانوں یا کاندھوں تک اس طرح اٹھاتے کہ:

"انگلیاں پھیلی رہتیں پھر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر نماز شروع فرما دیتے۔"

ابتدائے نماز :

رسول اکرمؐ نماز کی ابتداء مختلف دعاؤں سے کرتے تھے کبھی آپؐ فرماتے:

"اللھم باعد بینی و بین خطا یای کما باعدت بین المشرق والمغرب"

الٰہی! میرے اور میری خطاؤں کے مابین اتنی ہی دوری کر دے۔ جتنی مشرق اور مغرب کے مابین ہے۔ کبھی کہتے:

انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین

میں نے اپنا رخ ہر طرف سے پھیر کر اس ذات کی طرف کر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا پس میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

کبھی کہتے:

ان صلاتی و نسلی و محیای ومماتی للہ رب العالمین۔
لاشریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین۔

میری دعا میری عبادت۔ میری زندگی اور موت اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے کہ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔

نماز کی پہلی تسبیح :

اصحاب سنن کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نماز اس تسبیح سے شروع فرمایا کرتے تھے :

سُبحَانَكَ اللّٰهمّ وَبِحَمدِكَ وَتَبارَكَ اسمُكَ وَتَعَالیٰ جَدُّكَ وَلاَ اِلٰهَ غَيرُكَ۔

تقدیس ہو اللہ تیری۔ شکر ہو تیرے لئے بڑا ہو گیا نام تیرا اور بلند ہو مرتبہ تیرا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ کہتے جو کبھی بلند آواز سے ہوتی اور کبھی آہستہ آواز میں۔ پھر آپ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہر آیت پر ٹھہرتے اور آخری حرف کو کھینچ کر پڑھتے۔

قرأت :

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ تلاوت میں ہر آیت کو جُدا جُدا کر کے علیحدہ علیحدہ اس طرح پڑھتے تھے۔

اَلحَمدُ لِلّٰهِ رب العٰلمین پر ٹھہرتے پھر الرّحمٰن الرحیم پر وقف کرتے۔ پھر مٰلِكِ یوم الدّین پر وقف کرتے۔ (شمائل ترمذی)

مختلف نمازوں میں قرأت :

رسول اکرم ﷺ نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملا کر پڑھتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ :

آپ ﷺ فجر و ظہر میں طوال مفصل (ق یا الحجرات سے سورہ البروج تک) پڑھتے اور عصر و عشاء میں اوساط مفصل (سورہ البروج سے سورہ لم یکن تک) اور مغرب میں قصار مفصل (سورہ لم یکن سے والناس تک) پڑھتے تھے۔

نماز فجر :

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ فجر کی نماز میں سورہ ق اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے اور بعد میں آپ ﷺ کی نماز ہلکی ہوتی تھی۔

(صحیح مسلم)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مکہ میں ہمیں صبح کی نماز میں "واللیل اذا عسعس" (یعنی سورہ تکویر) پڑھتے ہوئے سنا۔
(صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مکہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور سورہ مومنون پڑھنی شروع فرمائی ابھی آپ اس جگہ تک پہنچے تھے جہاں حضرت موسیٰ وہارون (علیہما السلام) کا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ کو کھانسی آنے لگی اور آپؐ نے رکوع فرمادیا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں میں سورہ قل یا ایھاالکافرون اور سورہ قل ھو اللہ احد پڑھیں۔
(صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جمعہ کے دن فجر کی پہلی رکعت میں الم تنزیل (یعنی سورہ السجدہ) اور دوسری رکعت میں ھَل اَتٰی عَلیَ الانسانِ (یعنی سورہ الدھر) پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

نماز ظہر و عصر:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں: وَاللَّیلِ اذا یَغشیٰ پڑھتے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ: سورہ سبحِ اسمَ رَبکَ الأعلیٰ پڑھتے تھے۔ اور عصر کی نماز میں بھی قریب قریب اتنی ہی بڑی سورت پڑھتے تھے اور صبح کی نماز میں اس سے کچھ طویل۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد نماز مین بھی ہماری تعلیم کی غرض سے ایک آدھ آیت آپ اتنی آواز سے پڑھتے تھے کہ ہم سن لیتے تھے کہ آپ ﷺ پہلی رکعت میں طویل قرأت فرماتے اور دوسری رکعت میں اتنی طویل نہیں فرماتے تھے۔ اور اسی طرح عصر میں اور اسی طرح فجر میں آپ ﷺ کا معمول تھا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

Marfat.com

نمازِ مغرب :

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے مغرب کی نماز میں سورہ حٰمٓ الدخان پڑھی۔ (نسائی)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے رسول اکرمؐ کو مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا۔"

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ کو مغرب کی نماز میں "سورہ المرسلات عرفا" پڑھتے ہوئے سنا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے پوری سورہ اعراف مغرب کی دو رکعتوں میں تقسیم کرکے پڑھی۔ (نسائی)

نمازِ عشاء :

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ عشاء کی نماز میں سورہ والتین والزیتون پڑھتے اور میں نے آپؐ سے زیادہ اچھی آواز والا کسی کو نہیں سُنا۔

(صحیح بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ آپؐ کی مسجد میں نماز پڑھتے پھر آکر اپنے قبیلہ کی مسجد میں امامت کرتے۔ ایک رات انہوں نے عشاء کی نماز رسول اکرمؐ کے ساتھ پڑھی پھر اپنے قبیلہ میں آئے اور ان کی امامت کی اور (سورہ فاتحہ کے بعد) سورہ بقرہ شروع کر دی۔ ایک شخص نماز توڑ کر پیچھے ہٹ گیا اور اس نے تنہا اپنی نماز پڑھی (چونکہ یہ بات بہت غیر معمولی تھی اور اس دور میں نماز باجماعت کا اہتمام نہ کرنا منافقوں ہی کا طریقہ تھا۔ اس لیے لوگوں نے اس کو بہت محسوس کیا اور اس شخص سے کہا: فلانے تو منافق تو نہیں ہو گیا ہے؟

اس نے جواب دیا:

اللہ کی قسم نہیں۔ بلکہ میں خود رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ کے

Marfat.com

سامنے یہ بات رکھوں گا۔ چنانچہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہمارا کام اونٹوں کے ذریعے پانی سینچنا ہے ہم لوگ دن بھر مشقت کرتے ہیں۔ اور (گذشتہ رات ایسا ہوا کہ) معاذؓ عشاء کی نماز آپؐ کے ساتھ پڑھنے کے بعد اپنے قبیلہ کی مسجد میں آئے (اور یہاں انہوں نے نماز پڑھانی شروع کی) تو سورہ بقرہ شروع کر دی؟ رسول اکرم ﷺ نے یہ سن کر معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رخ فرمایا اور ارشاد فرمایا:

معاذؓ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو۔ سورہ والشمس وضحٰھا۔ سورہ والضحیٰ۔ واللیل اذا یغشی اور سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھا کرو۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جمعہ و عیدین کی نمازیں:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں: سَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الأَعلیٰ اور هَل اَتاكَ حَدِیثُ الغاشِیَةِ پڑھا کرتے تھے اور اگر عید و جمعہ ایک دن جمع ہو جاتے تو آپ دونوں نمازوں میں یہی دو سورتیں پڑھتے تھے۔ (صحیح مسلم)

ایک دوسری حدیث میں:

ق ۚ وَالقُراٰنِ المَجِیدِ اور اِقتَرَبتِ السّاعةُ پڑھنا بھی منقول ہے۔ (صحیح مسلم)

رسول اکرم ﷺ کے مشہور غلام اور خادم حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبید اللہ بن ابی رافع (جو اکابر تابعین میں ہیں) بیان کرتے ہیں کہ مروان (جس زمانے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا) حج وغیرہ کسی ضرورت سے مکہ معظمہ گیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ان دنوں کے لئے) اپنا قائم مقام بنا گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی تو اس کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑھی اور فرمایا کہ:

میں نے رسول اکرم ﷺ کو جمعہ کے دن یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(صحیح مسلم)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے حضرت عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود (تابعی) سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ:

عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز میں رسول اکرمؐ کیا پڑھتے تھے؟

انہوں نے فرمایا کہ: آپ ان دونوں میں قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

آمین :

جب سورہ فاتحہ ختم ہو جاتی تو اگر نماز ایسی ہوتی جس میں قرأت آواز سے کی جاتی تو رسول اکرمؐ "آمین" بھی آواز سے کہتے ورنہ آہستہ سے۔ پہلی رکعت میں دو سکتے کرتے تھے۔ ایک تکبیر اولیٰ کے بعد اور دوسرا سورہ فاتحہ کے خاتمہ پر پھر کوئی سورت شروع کرتے جو کبھی طویل ہوتی اور کبھی مختصر لیکن عموماً متوسط درجہ کی سورتیں پڑھتے تھے۔ (اسوہ حسنہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ تکبیر تحریمہ سے نماز شروع فرماتے تھے اور قرأت کا آغاز الحمدللہ رب العالمین سے کرتے تھے اور جب آپؐ رکوع میں جاتے تو سر مبارک کو نہ تو اوپر کی جانب اٹھاتے اور نہ نیچے کی جانب جھکاتے بلکہ درمیانی حالت میں رکھتے تھے (یعنی بالکل کمر کے متوازی) اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سجدہ میں اس وقت تک نہ جاتے جب تک بالکل سیدھے نہ بیٹھ جاتے دوسرا سجدہ نہیں فرماتے اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے تھے اور اس وقت اپنے بائیں پاؤں کو نیچے بچھا لیتے اور داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے اور "عقبۃ الشیطان" یعنی (شیطان کی طرح) بیٹھنے سے منع فرماتے تھے اور اس بات سے بھی منع فرماتے تھے کہ آدمی (سجدہ میں) اپنے باہیں (یعنی کلائیاں کہنیوں تک) زمین پر رکھے جس طرح درندے اپنی کلائیاں زمین پر بچھا کر بیٹھتے ہیں اور آپ السلام علیکم و رحمتہ اللہ کہہ کر نماز ختم فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم)

طریقہ نماز :

رسول اکرمؐ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اس تکبیر تحریمہ

Marfat.com

کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور اس کے بعد ہاتھ باندھ لیتے اس طرح کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھتے۔

ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء پڑھتے سبحانك اللھم..... الخ۔ اس کے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے اس کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پڑھتے اس کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پھراس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھتے اور اس کے آخر میں آمین کہتے (امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مسلک میں آہستہ آمین کہنا ہے۔)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام چار چیزوں میں اخفا کرے یعنی آہستہ کہے۔ سبحانك اللھم..... الخ۔ تعوذ۔ بسم اللہ اور آمین۔)

سورہ فاتحہ کے بعد رسول اکرمؐ کوئی سورت پڑھتے پھر آپ جب اس قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے (جھکنے کے ساتھ ہی تکبیر کہتے) اسی طرح جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے۔ رکوع میں دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر خوب جمائے اور انگلیوں کو کھول کر رکھتے (علماء فرماتے ہیں کہ نماز میں انگلیوں کی تین حالتیں ہیں ایک رکوع کی حالت میں کھول کر رکھنا چاہیئے۔ دوسرے سجدے کی حالت میں انگلیوں کو ملا کر رکھنا چاہیئے تیسرے تمام حالتوں میں انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑنا خواہ قیام کی حالت میں ہو خواہ تشہد کی ہو)

رسول اکرمؐ رکوع میں بازوؤں کو پہلو سے دور رکھتے اور اپنی پشت کو سیدھا رکھتے اور سر کو اس کے برابر نہ نیچا کرتے اور نہ اٹھاتے اور تین بار سبحان ربی العظیم کہتے (یہ کم از کم ہے بسااوقات آپؐ اس سے بھی زیادہ کہتے تھے اور زیادہ مرتبہ کہنا طاق عدد میں افضل ہے) اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ میں اس وقت تک نہ جاتے جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور رسول اکرمؐ سجدے اسی انداز سے کرتے۔ آپؐ جب سجدے میں جاتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے۔ اس کے بعد ہاتھوں کو رکھتے پھر پہلے بینی (ناک) زمین پر رکھتے۔ پھر پیشانی مبارک رکھتے۔ سجدے میں بازوؤں اور پیٹ کو رانوں سے دور رکھتے اتنا کہ بکری کا بچہ اس کے درمیان سے گزر سکتا تھا۔

سجدے میں سر مبارک کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے۔ سجدے میں پاؤں

Marfat.com

کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہوتا تھا۔

سجدے میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو جب تک بالکل سیدھے نہ بیٹھ جاتے دوسرا سجدہ نہ فرماتے۔ جب قیام طویل ہوتا تو رکوع، سجدہ اور جلسہ بھی طویل ہوتا اور جب قیام مختصر ہوتا یہ سب بھی مختصر ہوتے۔
(مدارج النبوۃ)

رکوع و سجود :

رسول اکرمؐ کا رکوع و سجود اتنا دراز ہوتا تھا کہ : آدمی دس مرتبہ سبحان ربی العظیم کہہ سکتا تھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے تھے۔ (ترمذی، ابی داؤد، دارمی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ رکوع اور سجود میں کہتے تھے۔

سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح

(نہایت پاک اور مقدس و منزہ ہے پروردگار ملائکہ کا اور روح کا) (صحیح مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ اپنے رکوع و سجود میں بکثرت یہ کلمات کہا کرتے تھے :

سبحانك اللهم ربنا و بحمدك اللهم اغفرلی

اے اللہ ہمارے رب ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح کرتے ہیں اے اللہ میری مغفرت فرما۔ آپؐ (یہ کلمات کہہ کے) قرآن مجید کے حکم کی تعمیل کرتے تھے۔
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ اپنے سجدے میں (کبھی کبھی) یہ دعا بھی کرتے تھے۔

اللهم اغفرلی ذنبی کله دقه وجله واوله واخره وعلانیته

Marfat.com

وسرہ۔

"اے اللہ میرے سارے گناہ بخش دے اس میں سے چھوٹے بھی بڑے۔ پہلے بھی اور پچھلے بھی کھلے ہوئے بھی اور ڈھکے چھپے بھی۔"
(صحیح مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

ایک رات کو (میری آنکھ کھلی تو) میں نے رسول اکرمؐ کو بستر پر نہ پایا۔ بس میں (اندھیرے میں) آپؐ کو ٹٹولنے لگی تو میرا ہاتھ آپؐ کے پاؤں کے تلوؤں پر پڑا۔ اس وقت آپ سجدے میں تھے اور اللہ کے حضور میں عرض کر رہے تھے۔

اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وبك منك لا احصی ثناء علیك انت كما اثنیت علی نفسك۔

اے اللہ میں تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں۔ میں تیری ثنا و صفت پوری طرح بیان نہیں کر سکتا (بس یہی کہہ سکتا ہوں) کہ تو وہ ویسا ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی ذات اقدس کے بارے میں بتلایا ہے)
(صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب رکوع سے اٹھتے تو فرماتے:

سمع اللہ لمن حمدہ۔ اللھم ربنا لك الحمد۔ ملاء السموات وملاء الارض وملا ما شئت من شیئی بعدُ۔

اللہ نے سنی اس بندہ کی جس نے اس کی حمد کی۔ اے اللہ ہمارے رب تیرے ہی لیے ساری حمد و ستائش ہے۔ اتنی کہ جس سے زمین و آسمان کی ساری وسعتیں بھر جائیں اور زمین و آسمان سے آگے جو سلسلۂ وجود تیری شفقت میں ہے اس کی بھی ساری وسعتیں بھر جائیں۔
(صحیح مسلم)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا اور کہا: "سمع اللہ لمن حمدہ" تو آپؐ کے پیچھے مقتدیوں میں سے ایک شخص نے کہا:

ربنا ولك الحمد حمدا كثیرا طیبا مبارکا فیه

Marfat.com

"اے ہمارے رب آپ ہی کے لیے ساری حمد، بہت زیادہ حمد، بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک حمد۔"

جب رسول اکرمؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا: اس وقت یہ کہنے والا کون تھا؟ اس شخص نے کہا کہ: میں نے کہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے تیس سے کچھ زائد فرشتوں کو دیکھا کہ وہ باہم مسابقت کر رہے تھے کہ کون اس کو پہلے لکھے۔ (صحیح بخاری)

قومہ :

رسول اکرمؐ جب رکوع ختم فرماتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سر اٹھاتے اور جب اٹھ کر پوری طرح کھڑے ہو جاتے تو کہتے ربنا لک الحمد اور کبھی کہتے اللھم لک الحمد اور یہ قیام بھی اتنا ہی دراز ہوتا تھا جتنا رکوع و سجود۔

سجدہ :

قومہ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاتے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ:

"میں نے رسول اکرمؐ کو اس طرح سجدہ کرتے دیکھا ہے کہ آپؐ پہلے گھٹنے ٹیکتے پھر ہاتھ رکھتے اور جب اٹھنے لگتے تو ہاتھ پہلے اٹھاتے اور گھٹنے اس کے بعد۔"

صحیح مسلم میں ہے کہ:

"جب سجدہ کرو تو ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور کہنیاں اٹھائے رکھو۔"

سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے اٹھتے، پھر بایاں پیر بچھا دیتے اور اس پر بیٹھ جاتے۔ داہنا پیر کھڑا رہتا، ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھتے کہ کہنیاں بھی زانوں پر رہتیں۔ پنجے گھٹنوں پر ہوتے۔

سجدہ کی دعا :

رسول اکرمؐ سجدہ میں فرماتے

سبحان ربی الاعلی۔ میرا پروردگار سب سے برتر اور پاک ہے

Marfat.com

اور کبھی کہتے:

سبحان ربی الاعلی- سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی

میرا پروردگار- سب سے برتر اور پاک ہے- پاک ہے تو اے ہمارے پروردگار اپنی تحمید و تقدس کے ساتھ الٰہی مجھے بخش دے-

جلسہ :

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں کہا کرتے تھے:

رب اغفرلی (اے اللہ میری مغفرت فرما) (سنن نسائی، دارمی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا کرتے تھے-

اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی○

اے اللہ میری مغفرت فرما- مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت کی نعمت سے نواز- مجھے معاف فرما دے اور میری روزی کی کفالت فرما- (ابی داؤد، ترمذی)

سجدہ سہو :

حدیث شریف میں ہے کہ سجدہ سہو کی صورت میں رسول اکرمؐ سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے باآواز بلند تکبیر کہتے پھر دو سجدے کرتے- (متفق علیہ)

سجدہ سہو کے پانچ مواقع :

صحیحین میں ہے کہ: رسول اکرمؐ نماز ظہر کی دوسری رکعت میں تشہد میں بیٹھنا بھول گئے تو چوتھی رکعت میں سلام سے پہلے سہو کے دو سجدے کیے-

ایک مرتبہ ظہر یا عصر کی نماز میں بھولے سے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا- پھر گفتگو میں مشغول ہو گئے لیکن جب معلوم ہو گیا کہ سہو ہو گیا ہے تو باقی دو رکعتیں پوری کیں اور سلام کے بعد دو سجدے کیے-

ایک دن نماز میں ایک رکعت رہ گئی اور سلام پھیر کر سجدے سے باہر چلے گئے-

Marfat.com

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑھ کر یاد دلایا تو بولے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تکبیر کا حکم دیا۔ پھر جماعت کے ساتھ نماز ادا کی۔ (احمد)

ایک مرتبہ ظہر میں پانچ رکعتیں پڑھ گئے۔ سلام کے بعد لوگوں نے یاد دلایا تو سہو کے دو سجدے کر لیے۔ (متفق علیہ)

ایک مرتبہ عصر میں تین رکعت پڑھ گئے۔ گھر تشریف لائے تو لوگوں نے یاد دلایا فوراً مسجد میں واپس آئے اور جماعت کے ساتھ باقی رکعت پوری کی سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے اور پھر دوبارہ سلام پھیرا۔

یہ وہ پانچ مواقع ہیں جن میں رسول اکرمؐ سے سہو ہونا ثابت ہے۔ (اسوہ حسنہ ﷺ)

سجدۂ شکر :

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرمؐ کو خوشی کی کوئی خبر ملتی یا خوشی کا کوئی واقعہ پیش آتا تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر پڑتے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کو اپنے پروردگار کی طرف سے بشارت ملی کہ جس نے آپؐ پر درود بھیجا میں اس پر رحم کروں گا اور جس نے آپ پر سلام بھیجا میں اس پر سلام بھیجوں گا تو آپؐ نے سجدہ شکر ادا کیا۔ (زادالمعاد)

سجدہ قرآن :

رسول اکرمؐ تلاوت قرآن کے دوران جب کسی سجدے کے مقام سے گزرتے (یعنی آیت سجدہ پڑھتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے۔ (زادالمعاد)

اکثر سجدے میں فرماتے: سجد وجهی للذی صور و شق سمعه وبصره بحولة وقوة (میرا چہرہ اس ذات کے لیے سجدہ میں ہے جس نے اس کو پیدا کیا یہ صورت بخشی اور اپنی قدرت سے اس میں سماعت و بصارت پیدا کی) (اسوہ حسنہ ﷺ)

Marfat.com

قعدہ :

دونوں سجدوں کے مابین اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر سجدہ میں لگتی اور اس جلوس میں فرماتے:

اللھم اغفرلی وارحمنی واجبرنی واھدنی وارزقنی○

اللہ! میری مغفرت کر، مجھ پر رحم کر، میری مدد کر، مجھے ہدایت بخش اور رزق عطا فرما۔

پھر کھڑے ہوتے تو پیر کے پنجوں اور گھٹنوں پر اس طرح اٹھتے کہ بوجھ رانوں پر رہتا۔ زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے کی عادت نہ تھی۔ (اسوہ حسنہ ﷺ)

قعدہ اولیٰ میں عجلت :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب پہلی دو رکعتوں پر بیٹھتے تھے (یعنی قعدہ اولیٰ فرماتے تھے تو آپ اتنی جلدی کرتے تھے) جیسے کہ آپ تپتے پتھروں پر بیٹھتے ہیں۔ یہاں تک کہ تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

(ترمذی، نسائی)

رسول اکرمؐ تشہد میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اس پر بیٹھتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے اور جب آخری رکعت کے بعد تشہد کے لیے بیٹھتے تو قعدہ اولیٰ کی طرح بیٹھتے اور تشہد پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے (س کی صورت یہ ہے کہ چھنگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو ہتھیلی کے اندر جمع کرے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقے بنائے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے اور جب لا الٰہ کہے تو انگلی اُٹھائے اور الا اللہ کہنے پر نیچے کرے۔ (مدارج النبوۃ)

تشہد :

رسول اکرمؐ جب قعدہ سے کھڑے ہوتے تو بلاتوقف قرأت شروع کر دیتے۔ دوسری رکعت پہلی رکعت سے چھوٹی ہوتی تھی۔ جب التحیات کے لیے بیٹھتے تو بایاں ہاتھ بائیں ران اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے۔ پھر انگشت شہادت سے اشارہ کرتے۔ اسے خم کرتے، حرکت دیتے، چھنگلیا اور اس کے بعد کی انگلی مٹھی میں ہوتی۔ بیچ کی انگلی

Marfat.com

اور انگوٹھے سے حلقہ بنا لیتے۔ صرف شہادت کی انگلی باہر نکلی رہتی۔ اس پر نظر جما دیتے آہستہ آہستہ ہلاتے اور دعا کرتے، بایاں ہاتھ اور اس کی انگلیاں بدستور اپنی حالت پر رہتیں۔ اس موقع پر نشست بالکل ہوتی جیسی سجدہ کے بعد صحیحین میں ہے کہ:

جب دوسری رکعت میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا کھڑا کرتے لیکن جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو داہنا پاؤں مثلِ سابق کے کھڑا کر دیتے۔ لیکن بایاں پاؤں اب کی دفعہ اس کے نیچے سے باہر نکال دیتے اور جسم کو زمین پر رکھ کی بیٹھ جاتے۔

(اسوہ حسنہ ﷺ)

پہلا تشہد :

رسول اکرمؐ پہلے تشہد کی نشست میں یہ دعا پڑھتے تھے:

التحیات للہ والصلوۃ والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اشہد ان لا الہ اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہٗ۔

تمام کی تمام عبادتیں (زبانی، مالی) سب اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی ﷺ سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر اور سب اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اس تشہد کو بہت جلد ختم کر کے تکبیر کہتے اور کھڑے ہو جاتے باقی دونوں (فرض نماز کی) رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے علاوہ اور کوئی سورت نہ پڑھتے۔

دوسرا تشہد :

رسول اکرمؐ چوتھی رکعت میں بیٹھتے تو التحیات میں کلمہ شہادت کے بعد اپنے اور اپنی آل پر درود بھیجتے۔ قبر اور دوزخ کے عذاب، موت و حیات اور مسیح الدجال کے فتنوں سے پناہ مانگتے۔ پھر دائیں اور بائیں جانب یہ کہتے ہوئے سلام پھیرتے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ (تم پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو)

Marfat.com

درود :

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرمؐ سے نماز میں درود پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

اللھم صلی علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراہیم انك حمید مجید اللھم بارك علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم انك حمید مجید

(بخاری و مسلم، معارف الحدیث، مدارج النبوہ)

دعا :

رسول اکرمؐ سے درود شریف کے بعد نماز میں دعا تعلیما بھی ثابت ہے اور عملاً بھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اُسے چاہیئے کہ چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ (صحیح مسلم)

(قبر کے عذاب سے۔ مسیح و دجال اور موت و حیات کے فتنے سے اور گناہ سے)

خود رسول اکرمؐ آخری تشہد سے فارغ ہو کر درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم انی اعوذبك من عذاب القبر واعوذبك من فتنه المسیح الدجال واعوذبك من فتنة المحیا والممات۔
اللھم انی اعوذبك من الماثم والمغرم

اے اللہ میں آپ سے قبر کے عذاب کی پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور موت و حیات کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور گناہ سے اور بلاوجہ تاوں بھگتنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ اس دعا کی تعلیم اس طرح ہم کو دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔
(صحیح بخاری و مسلم)

Marfat.com

سلام :

رسول اکرم ﷺ تشہد کے بعد (نماز کے آخر میں) داہنے اور بائیں سلام پھرتے اور اپنی چشم مبارک نماز میں کھلی رکھتے تھے بند نہ کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

سلام کے بعد :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ :

جب آپؐ سلام پھرتے تو تین بار استغفراللہ۔ استغفراللہ۔ استغفراللہ۔ کہتے اور پھر یہ پڑھتے :

اَللّٰھُمَّ انت السَّلَامُ ومِنكَ السَّلَام تَبَارَكتَ یا ذَا الجَلَالِ وَالاکرَام ؕ

"اے اللہ تو سلام ہے۔ اور تجھ ہی سے سلامتی ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے تو برکت والا ہے۔"

اتنا کہنے کی حد تک قبلہ رخ رہتے اور پھر مقتدیوں کی طرف تیزی سے مقبل ہو جاتے اور اپنے دائیں یا بائیں جانب (رخ انور) پھیر لیتے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو کئی بار بائیں رخ ہوتے دیکھا اور۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

میں نے رسول اکرم ﷺ کو کثرت سے دائیں رخ پر دیکھا۔ (زاد المعاد)

نماز کی بھول :

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :

"میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو اگر کبھی بھولوں تو یاد دلا دو۔"

آپ ﷺ کئی بار نماز میں بھول گئے ہیں اور سجدہ سہو کیا ہے جس کی سورتیں مختلف تھیں۔ کبھی سلام سے پہلے کرتے اور کبھی اس کے بعد۔

Marfat.com

نماز کی مختلف کیفیتیں :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اس درجہ نوافل پڑھا کرتے تھے کہ پاؤں پر ورم آجاتا تھا۔ کسی نے عرض کیا کہ :

جب آپ ﷺ پر اگلے پچھلے سب گناہوں کی معافی کی بشارت نازل ہو چکی ہے تو پھر آپ اس درجہ مشقت کیوں برداشت فرماتے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"اَفَلاَ اکوُون عبداً شکُوراً ط"

"جب حق تعالیٰ شانہ' نے مجھ پر اتنا انعام فرمایا تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔"

(شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک رات تہجد میں ایک ہی آیت کی تکرار فرماتے رہے وہ آیت یہ تھی۔

اِن تُعذِبھُم فَاِنَّھُم عِبَادُکَ وَاِن تَغفِرلَھُم فَاِنَّکَ اَنتَ العَزِیزُ الحَکِیمُ ط

اگر آپ ان کو عذاب دیں تو بیشک وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں معاف فرما دیں تو آپ ہی زبردست حکمت والے ہیں۔ (خصائل نبوی)

کبھی ایسا بھی ہوتا کہ رسول اکرم ﷺ طویل نماز کے ارادے سے نیت باندھتے مگر درمیان میں بچے کے رونے کی آواز آجاتی تو نماز مختصر کر دیتے مبادا صف میں اس کی ماں کو تکلیف ہو رہی ہو۔

کبھی اپنی نواسی سیدہ امامہ بنتِ ابی العاص رضیٰ اللہ تعالیٰ عنہا کو کاندھے پر اُٹھائے اس طرح نماز پڑھتے جب کھڑے ہوتے انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع و سجود میں جانے لگتے تو زمین پر بٹھا دیتے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا کہ حضرت حسن یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھیلتے کھیلتے آجاتے۔ تو آپ ﷺ سجدہ میں ہوتے۔ وہ پشت پر سوار ہو جاتے اور آپ ﷺ ان کے گرنے کے ڈر سے سجدہ دراز کر دیتے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باہر گئی ہوتیں۔ دروازہ بند ہوتا۔ آپ ﷺ نماز پڑھتے ہوتے۔ اس اثناء میں وہ واپس آتیں تو آپ ﷺ چل کر دروازہ

Marfat.com

کھول دیتے اور نماز کی نیت بدستور بندھی رہتی۔

کبھی برہنہ پاؤں نماز پڑھتے۔ کبھی جوتا پہن کر۔

ایک مرتبہ ایک سوار کو کوئی خبر لانے کے لیے بھیجا۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے مگر برابر اس گھاٹی کی طرف پھر پھر کر دیکھتے رہے جس سے سوار واپس آنے والا تھا لیکن اس سے نہ خشوع و خضوع میں فرق آیا اور نہ جماعت کے کسی رکن میں خلل ہوا۔

اکثر ایسا بھی ہوتا کہ نماز میں ہوتے اور کوئی سلام کرتا تو اشارہ سے جواب دے دیتے۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول اکرمؐ نے مجھے ایک کام پر بھیجا میں واپس آیا تو آپؐ نماز میں مشغول تھے۔ میں نے سلام کیا تو اشارہ سے جواب دے دیا۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

"رسول اکرمؐ ہاتھ کے اشارے سے جواب دیتے تھے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"میں حبش سے ایسے وقت واپس پہنچا کہ رسول اکرمؐ نماز میں تھے۔ میں نے سلام کیا تو سر کے اشارہ سے جواب دیا۔" (بیہقی)

اکثر ایسا بھی ہوتا کہ رات کے وقت حجرہ میں نماز پڑھتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سامنے سجدہ گاہ پر سوئی ہوتیں۔ آپؐ سجدہ میں جانے لگتے تو ان کے پہلو میں انگلی مارتے وہ پیر سمیٹ لیتیں اور جب کھڑے ہو جاتے تو پھیلا دیتیں۔

کبھی منبر پر نماز شروع کرتے۔ رکوع بھی اسی پر کرتے صرف سجدہ کے لیے نیچے اُتر آتے اور پھر اوپر چلے جاتے۔

ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے دیوار سامنے تھی۔ ایک بکری آئی اور سامنے سے گزرنے لگی آپ اسے برابر روکتے، ٹالتے اور پھسلاتے رہے۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے بالکل دیوار سے جا لگے اور بکری پیچھے سے نکل گئی۔

ایک مرتبہ نماز پڑھتے ہوئے آپ نے دو لڑکیوں کو باہم لڑتے دیکھا فوراً آگے بڑھے۔ انہیں پکڑ کر الگ کر دیا اور بدستور نماز پڑھنے لگے۔ (احمد)

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ :

رسول اکرمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا میرے لئے ایک وقت مقرر تھا۔ میں جاتا اور اجازت چاہتا اگر نماز میں ہوتے تو کھکار دیتے اور میں اندر آجاتا۔ اگر خالی ہوتے تو زبان سے اجازت دے دیتے۔ (احمد و نسائی)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اکرمؐ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر آپؐ نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع فرمائی تو کوئی رحمت والی آیت ایسی نہ گزری جس میں رسول اکرمؐ نے توقف کر کے اللہ کے حضور رحمت کی درخواست نہ کی ہو۔ اور ایسی کوئی عذاب والی آیت نہ گزری جس میں رسول اکرمؐ نے توقف کر کے اللہ کے حضور اس کے عذاب سے پناہ نہ مانگی۔ پھر آپ نے قیام کے برابر طویل رکوع فرمایا اور پڑھا :

سبحان ذی الجبروت والملکوتِ والعظمة الکبریاءِ

پھر رکوع سے سر مبارک اٹھا کر اتنا ہی قیام فرمایا اور اس میں بھی یہی کلمات پڑھے۔ پھر سجدوں کے درمیان جلوس فرمایا۔ اس میں بھی اسی کی مانند کلمات ادا فرمائے۔ اس کے بعد بقیہ رکعتوں میں سورہ آلِ عمران، سورہ نساء اور سورہ مائدہ تلاوت فرمائی۔

(شمائل ترمذی)

نماز کی مختلف دعائیں :

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے :

اللھم انی اعوذبك من الکفرِ والفقر وعذاب القبر

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے فقر و فاقہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

(ترمذی)

حضرت عمر رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام یا صبح ہوتی تو رسول اکرمؐ یہ دعا ضرور فرمایا کرتے تھے :

اللھم انی اسئلك العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة وفی اھلی ومالی۔

Marfat.com

اے میرے اللہ میں اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل و مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں۔ (معارف الحدیث)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

لاَ اَلٰهَ الاَّ اللّٰهُ وَحدَه' لاَ شرِيكَ لَه' لهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شيىءٍ قَدِير ؕ اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعطَيتَ وَلاَ مُعطِى لِمَا مَنَعتَ وَلاَ يَنفَعُ ذَا الجَدِّ مِنكَ الجَدُّ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مال دار کو تیرے عذاب سے مال داری نہیں بچا سکتی۔
(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو تین بار "استغفر اللہ" کہتے اور پھر پڑھتے :

رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنيَا حَسَنَةً وَّالاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے رب دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ سر پر پھیرتے اور فرماتے

بِسمِ اللّٰهِ الَّذِى لاَ اِلٰهَ الاَّ هُوَ الرَّحمٰنُ الرَّحِيمُ ؕ اَللّٰهُمَّ اَذهِب عَنِّى الهَمَّ وَالحُزنَ ؕ

میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو رحمٰن و رحیم ہے اے اللہ تو مجھ سے فکر اور رنج کو دور فرما۔ (طبرانی۔ بزار۔ حصن حصین)

Marfat.com

نمازِ قصر :

رسول اکرمؐ سفر میں ہمیشہ چار رکعت والی نماز کا قصر کرتے اور روانگی سے واپسی تک صرف دو رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

"رسول اکرم ﷺ کے ساتھ میں نے سفر کیا اور کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے سفر میں دو رکعت سے زیادہ نماز پڑھی ہو۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی (ﷺ) کی زبانی تم پر حضر میں چار رکعتیں، سفر میں دو رکعتیں اور حالت خوف میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔ (صحیح مسلم)

نماز تہجد :

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب راتوں کو تہجد کی نماز پڑھنے کے لیے اٹھتے تھے تو اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع فرماتے تھے۔ (صحیح مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ عشاء کے بعد (اس سے مراد آخرِ شب ہے) گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ یہ تہجد اور وتر کی نماز تھی پھر جب صبح ہو جاتی تھی۔ دو رکعت خفیف پڑھتے تھے۔ یہ صبح کی سنتیں ہیں اور اس سے معلوم ہوا تہجد کی رکعتیں طویل ہوتی تھیں پھر ذرا راحت لینے کے لیے اپنے داہنے کروٹ پر لیٹ رہتے تھے۔ یہاں تک کہ موذن آکر نماز کی اطلاع دیتے تھے۔ (معارف الحدیث)

حضرت غریب بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ یہ بتلایئے کہ رسول اکرمؐ تہجد میں قرآن مجید جہر سے پڑھتے تھے یا آہستہ پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا:

"کبھی جہر سے پڑھتے اور کبھی آہستہ۔"

میں نے کہا۔ اللہ اکبر۔ اللہ تعالیٰ مستحق حمد ہے جس نے عمل میں وسعت عطا فرمائی۔ (شمائل)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک طویل حدیث میں روایت

ہے کہ:

جب رسول اکرمؐ کا تہجد بوجہ سو رہنے یا کسی درد یا مرض کے سبب ناغہ ہو جاتا تو آپ دن میں (بطور اس کی قضا کے) بارہ رکعت پڑھ لیتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جن میں سے وتر اور سنت فجر کی دو رکعتیں بھی شامل ہوتی تھیں۔
(صحیح مسلم)

حضرت مسروق تابعی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کی نماز تہجد کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آپؐ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے) تو انہوں نے فرمایا کہ:

سات، نو اور گیارہ سنت فجر کی دو رکعتوں کے سوا۔ (صحیح بخاری)

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات (تہجد) کی نماز میں رسول اکرمؐ نے ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے صبح کر دی اور وہ (سورہ مائدہ کے آخری رکوع کی) یہ آیت تھی۔

"ان تعذبهم فانهم عبادك الايته" (نسائی، ابن ماجہ)

نماز اشراق و چاشت :

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

صبح کے وقت جب آفتاب آسمان پر اتنا اونچا چڑھ جاتا جتنا عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے۔ اس وقت رسول اکرمؐ دو رکعت نماز اشراق پڑھتے تھے اور جب مشرق کی طرف سے اس قدر اونچا ہو جاتا تھا جس قدر ظہر کی نماز کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے تو اس وقت چار رکعت چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

نماز اوابین :

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے اور بیان فرماتے تھے کہ:

میں نے اپنے حبیب ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے

Marfat.com

اور فرماتے تھے کہ: جو بندہ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کے کف (جھاگ) کے برابر ہوں۔

(طبرانی، معارف الحدیث)

نماز وتر :

رسول اکرمؐ کا معمول اکثر اوقات یہ تھا کہ آپ وتر کو آخر شب میں طلوع صبح صادق سے پہلے ادا فرماتے اور بعض اوقات اول شب یا درمیان شب میں ادا فرماتے اور اس کے بعد تہجد کے لیے اٹھتے تو وتر کا اعادہ نہ فرماتے۔ آپؐ کا ارشاد ہے:

لا وتران فی لیلۃ "ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔" (ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں یعنی کبھی ابتدائی رات میں کبھی درمیان میں اور کبھی آخر رات میں اور آپؐ کے وتر کی انتہا رات کا آخری چھٹا حصہ تھا۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ)

نماز وتر میں سورتیں :

حضرت عبدالعزیز بن جریج تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ

رسول اکرمؐ وتر میں کون کون سی سورتیں پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ:

پہلی رکعت میں آپ سبح اسم ربك الاعلی پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قل یاایھا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد اور کبھی معوذ تین بھی پڑھ لیتے تھے۔ (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس)

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

نماز وتر کی دعا :

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ اپنے وتر کے آخر میں یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعا فاتك من

عقوبتك واعوذبك منك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك۔

اے اللہ! آپ کی رضا کے واسطے سے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی معافی کے واسطے سے آپ کی سزا سے میں پناہ چاہتا ہوں اور (آپ کی بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں) سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں میں آپ کی ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی۔ (سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

نماز وتر کے بعد :

رسول اکرمؐ جب وتر کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ:
"سبحان الملك القدوس" پڑھتے اور تیسری مرتبہ آواز کو بلند فرماتے اور حروف کو کھینچ کر پڑھتے۔

نماز وتر کے بعد نفل :

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نماز وتر کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے۔ (ترمذی)

رسول اکرمؐ وتر کے بعد دو رکعت نماز ہلکی ادا فرماتے اور اس میں:
اذا زلزلت الارض اور قل یا ایھا اللفرون پڑھتے تھے۔ (ابن ماجہ)

سفری نماز :

رسول اکرمؐ سفر میں نفل نماز سورای پر بیٹھے بیٹھے پڑھ لیتے۔ اس حالت میں قبلہ رخ نہ ہوتے بلکہ جدھر سواری کا رخ ہوتا اسی طرف نماز پڑھ لیتے۔ رکوع و سجود اشارہ سے کرتے تھے۔ سجدہ کے لیے رکوع سے زیادہ خم نہ ہوتے تھے۔

احمدؒ اور ابوداؤد کی روایت ہے کہ:
جب سواری پر نماز پڑھنا ہوتی تو پہلے اس کا منہ قبلہ کی طرف کرکے نیت باندھتے پھر لگام ڈھیلی کر دیتے کہ اپنے راستہ پر چلی جائے۔

سفر سے واپسی پر نماز :

رسول اکرم ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

نماز حاجت :

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا مستقل معمول اور دستور تھا کہ :

جب کوئی فکر آپ ﷺ کو لاحق ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے (ابی داؤد)

نماز فجر کے لئے روانگی کے وقت :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو انہوں نے دیکھا کہ فجر کے لئے مسجد جاتے وقت یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

اَللّٰھمَ اجعَل فِی قَلبی نُوراً وَّفِی بَصَرِی نُوراً وَّ سَمعِی نُوراً وَّعَن یَمینِی نُوراً وعن شمالی نوراً وَّخَلفِی نُوراً وَّمِن اَمَا مَی نُوراً وَّ اجعَل لَی نُوراً و فی عصبی نوراً وفی و لَحمِی نُوراً وَّ فِی دَمِی نُوراً وَّ فِی شَعرِی نُوراً وَّ بَشرِی نُوراً وَ فِی لِسَانِی نُوراً وَّ جعَل فِی نَفسِی نُوراً وَّ اَعظِم لِی نُوراً وَّاجعَلنِی نُوراً وَّ جعَل مِن فَوقِی نُوراً وَّمن تَحتِی نُوراً اَللّٰھُمَّ اَعطِنِی نُوراً۔

اے اللہ کر دیجئے میرے دل میں نور اور میری بینائی میں نور اور میری سماعت میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور اور کر دیجئے میرے لئے ایک خاص نور اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بال میں نور اور میری کھال میں نور اور میری زبان میں نور اور میری جان میں نور اور بڑا دیجئے مجھ کو نور اور کر دیجئے مجھ کو سراپا نور اور کر دیجئے میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور یا اللہ کر دیجئے مجھ کو خاص نور۔

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی)

Marfat.com

مسجد میں داخل ہوتے وقت :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے:

اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ اللریم وسطانہ القدیم من الشیطین الرجیم-

میں پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اس اللہ کی جو عظیم ہے اور اس کی ذات کریم کی اور اس کی ازلی سلطنت کی-

(ابوداؤد، مشکوٰۃ)

سنن و نوافل :

رسول اکرمؐ اگر مقرر ہوتے تو شب و رز میں دس سنتیں ضرور پڑھتے- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

رسول اکرمؐ جب مقیم ہوتے تو گھر کے اندر دس رکعتیں ضرور پڑھتے تھے یعنی دو ظہر سے پہلے دو اس کے بعد- دو مغرب کے بعد- دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے-"

(صحیح بخاری)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ:

نماز جمعہ کے بعد گھر آکر رسول اکرمؐ دو رکعت نماز پڑھتے تھے- (صحیحین)

سنن کی ادائیگی :

رسول اکرمؐ فرض نمازیں ہمیشہ مسجد میں پڑھتے لیکن سنتوں کا معاملہ اس سے مختلف تھا- سنتیں ہمیشہ گھر میں پڑھا کرتے تھے- الّا یہ کہ کوئی عذر پیش آجائے-

سُنت فجر و وتر :

رسول اکرمؐ فجر کی دو سنتیں اور وتر نماز کبھی نہ چھوڑتے تھے حتیٰ کہ سفر میں بھی ان کا ترک کرنا منقول نہیں-

جمعہ کے دن :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جمعہ کے دن فجر کی پہلی

Marfat.com

رکعت میں الم تنزیل (یعنی سورہ السجدہ) دوسری رکعت میں ھل اتیٰ علی الانسان (یعنی سورہ الدھر) پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے اپنے ناخن اور اپنی لبیں تراشا کرتے تھے۔ (معارف الحدیث)

جمعہ کے دن کا لباس :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ایک خاص جوڑا تھا جو آپ ﷺ جمعہ کے روز پہنا کرتے تھے۔ اور جب آپ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لاتے تھے تو ہم اس کو تہہ کر کے رکھ دیتے تھے۔ اور پھر وہ اگلے جمعہ ہی کو نکلتا تھا۔ (طبرانی)

جمعہ کا خطبہ :

حضرت عمر بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

رسول اکرم ﷺ اس حال میں خطبہ فرماتے تھے کہ آپؐ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ ہوتا تھا اور آپ کا شملہ اپنے دو کندھوں کے درمیان چھوڑے ہوئے ہوتے تھے۔

(مدارج النبوۃ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :

رسول اکرم ﷺ (جمعہ میں) دو خطبے دیا کرتے تھے اور دونوں کے درمیان (تھوڑی دیر کے لئے) بیٹھتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ مشکوٰۃ)

اس اثناء میں آپؐ کلام نہ فرماتے تھے۔ (ابو داؤد۔ مشکوٰۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان خطبوں میں قرآن مجید کی آیات بھی پڑھتے تھے۔ اور لوگوں کو نصیحت بھی فرماتے تھے۔ آپ کی نماز بھی درمیانہ ہوتی تھی اور اسی طرح آپؐ کا خطبہ بھی (یعنی زیادہ طویل نہ ہوتا تھا) (صحیح مسلم)

آپ ﷺ مختصر سا خطبہ دیتے اور نماز طویل کرتے ذکر الٰہی کثرت سے کرتے اور جامع کلام فرماتے۔

آپؐ فرمایا کرتے :

آدمی کی طویل نماز اور مختصر خطبہ اس کی فقاہت (سمجھ) کی علامت ہے۔ (مشکوٰۃ)

خطبہ میں تاخیر :

رسول اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ جمعہ کے خطبے میں آپ ﷺ تاخیر فرماتے یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے جب سب جمع ہو جاتے تو آپؐ تنہا بغیر کسی طرح کے اظہار نخوت کے تشریف لاتے۔ نہ آپ ﷺ کے آگے کوئی صدا دے رہا ہو تا اور نہ پیچھے کوئی چلتا۔ آپ ﷺ طیلسان (سبز چادر خاص قسم کی) زیب تن کئے ہوتے جب آپ مسجد میں تشریف لاتے تو پیش قدمی کر کے خود صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو سلام کرتے۔ جب منبر پر چڑھتے تو لوگوں کی طرف چہرہ کر لیتے۔ پھر آپ ﷺ بیٹھ جاتے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان شروع کر دیتے۔

جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے فارغ ہوتے تو رسول اکرم ﷺ کھڑے ہو جاتے۔ اذان و خطبہ کے درمیان بغیر وقفہ اور بغیر کسی اور کام کی طرف متوجہ ہوئے۔ خطبہ شروع کر دیتے۔ پھر ذرا خطبہ دینے کے بعد کچھ دیر کے لئے بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے اور دوبارہ خطبہ دیتے۔

خطبہ کے دوران :

رسول اکرم ﷺ جو بھی خطبہ دیتے اللہ تعالیٰ کی تعریف سے اس کا آغاز فرماتے اور جب آپ خطبہ فرماتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ آواز بلند ہو جاتی اور جلال بڑھ جاتا جیسے کہ کوئی لشکر سے ڈرا رہا ہو کہ جو صبح یا شام میں آنے والا ہی ہے۔ اور فرماتے تھے کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ذرا فرق سے دکھاتے اور فرماتے کہ اس کے بعد سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور بہترین تحفہ محمد ﷺ کی سنت ہے سب سے بدترین کام بدعت (دین میں نئی ایجاد ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے)۔

(زاد المعاد)

خطبہ میں :

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سورہ قٓ خطبہ میں اکثر پڑھا کرتے تھے اور کبھی سورہ والعصر اور کبھی لا یستوی اصحٰب النار واصحٰب الجنۃ اصحٰب الجنۃ ھم الفائزون اور کبھی وناد و ایا مالک لیقض علینا ربک قال انکم

Marfat.com

ماکشون۔ (بحرالرائق، بہشتی گوہر)

خطبہ کے بعد :

رسول اکرمؐ جب خطبہ سے فارغ ہو جاتے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے اور آپؐ لوگوں کو نماز پڑھاتے اور نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون یا سبح اسم ربك الاعلی اور ھل انك حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے۔

(بہشتی گوہر)

نمازِ جمعہ :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جب سردی زیادہ ہوتی تو نماز جمعہ شروع وقت ہی میں پڑھ لیتے اور جب موسم زیادہ گرم ہوتا تو ٹھنڈے وقت یعنی گرمی کی شدت کم ہونے پر پڑھتے۔ (صحیح بخاری)

عیدین :

رسول اکرمؐ کا عیدین میں غسل کرنا ثابت ہے۔ حضرت خالد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ کی عادت کریمہ تھی کہ عیدالفطر، یوم النحر، یوم عرفہ میں غسل فرمایا کرتے تھے۔

رسول اکرمؐ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ روزِ عیدالفطر عیدگاہ جانے سے پہلے چند کھجوریں تناول فرماتے تھے۔ ان کی تعداد طاق ہوتی یعنی تین، پانچ، سات وغیرہ

(بخاری، طبرانی)

رسول اکرمؐ عیدالاضحی کے دن نماز سے واپس آنے سے پہلے کچھ نہ کھاتے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ عیدالفطر کو بغیر کچھ کھائے نہ نکلتے اور عیدالاضحیٰ کو بغیر کچھ کھائے نکلتے۔ جب تک نماز عید نہ پڑھ لیتے اور قربانی نہ کر لیتے نہ کھاتے، پھر اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ تناول فرماتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مدارج النبوۃ)

عیدین کا لباس :

رسول اکرمؐ عید کے دن خوب صورت اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے۔ آپؐ کبھی سبز و سُرخ دھاریدار چادر شریف اوڑھتے تھے۔ یہ چادر یمن کی ہوتی جسے بُردیمانی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

وہ یہی چادر ہے۔ عید کے لیے زیب و زینت کرنا مستحب ہے مگر لباس مشروع ہو۔
(مدارج النبوۃ)

عید گاہ :

رسول اکرمؐ کی عادت کریمہ تھی کہ نماز عید، عید گاہ (میدان) میں ادا فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

رسول اکرمؐ عید گاہ تک پاپیادہ تشریف لے جاتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول اکرمؐ جب عید گاہ میں پہنچ جاتے تو فوراً نماز شروع فرما دیتے نہ اذان نہ اقامت اور الصلوۃ جامعہ وغیرہ کی ندا۔ کچھ نہ ہوتا۔

رسول اکرمؐ جب عید گاہ میں پہنچ جاتے تو فوراً نماز شروع فرما دیتے نہ اذان نہ اقامت اور الصلوۃ جامعہ وغیرہ کی ندا۔ کچھ نہ ہوتا۔

رسول اکرمؐ جس راہ سے عید گاہ تشریف لے جاتے راہ سے واپس تشریف نہ لاتے بلکہ دوسرے راستہ سے تشریف لاتے۔ (بخاری۔ ترمذی۔ مدارج النبوۃ)

نماز عید :

رسول اکرمؐ اور آپؐ کے صحابہ جب عید گاہ پہنچتے تو نماز عید سے قبل اور بعد میں کوئی (نفل وغیرہ) نہ پڑھتے اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کرتے اس طرح آپؐ عیدین میں رکعتیں ادا کرتے۔ (زادالمعاد)

پہلی رکعت میں تکبیریں فرما لیتے تو قرأت شروع فرماتے۔ سورہ فاتحہ پھر اس کے بعد سورہ قٓ و القرآن المجید ایک رکعت میں پڑھتے اور دوسری رکعت میں اقتربت الساعۃ والشق القمر پڑھتے۔ بسا اوقات آپ دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ نماز عیدالفطر میں تاخیر فرماتے اور نماز عیدالاضحیٰ کو جلد تر پڑھتے۔ (مسند شافعی، مدارج النبوۃ)

خطبہ عیدین :

جب نماز ختم ہو جاتی تو رسول اکرمؐ اٹھ کر لوگوں کے مقابل کھڑے ہو جاتے ہو

بدستور اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ پھر آپ خطبہ دیتے اور وعظ و نصیحت فرماتے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

میں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ آپ نے بلااذان و اقامت کے نماز شروع کی۔ پھر فارغ ہو کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا جس میں تقویٰ و طہارت کی ترغیب تھی۔ پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں بھی نصیحت کی۔ (متفق علیہ)

آپؐ عیدین کے خطبہ میں تکبیریں زیادہ کہتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

"اپنی عیدوں کو بکثرت تکبیر سے مزین کرو۔" (طبرانی)

ایام تشریق :

رسول اکرمؐ عیدالاضحیٰ کے موقع پر عرفہ کے دن نویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن (تیرھویں ذی الحجہ) کی نماز عصر تک نماز کے تکبیر کہتے جس میں یہ الفاظ ہوتے تھے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ (زادالمعاد)

معمولاتِ قربانی

قربانی :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

وہ عیدگاہ میں عیدالاضحی کے دن آپؐ کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ جب آپ نے خطبہ مکمل کر لیا تو ایک مینڈھا لایا گیا آپؐ نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا اور فرمایا کہ:

"یہ میری طرف سے اور میری امت کے ہر اس آدمی کی طرف سے ہے جس نے ذبح نہیں کیا۔" (ابوداؤد)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ نے ایک دُنبہ کی اپنی طرف سے قربانی کی اور دوسرے دُنبہ کے ذبح میں فرمایا کہ "یہ (قربانی) اس کی طرف سے ہے جو میری امت میں مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری تصدیق کی۔"

(جمع الفوائد)

قربانی کا طریقہ :

رسول اکرم ﷺ جب قربانی کے لئے بکری کو ذبح کرتے اور اپنا پاؤں اُس کے چہرے پر رکھتے تو پھر بسم اللہ۔ اللہ اکبر کہتے اور ذبح کرتے۔ (ترمذی)

قربانی کی دعا :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے دن یعنی عید قربان کے دن رسول اکرم ﷺ نے سیاہ سفیدی مائل سینگوں والے دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب کہ آپ ﷺ نے ان کا رخ صحیح یعنی قبلہ کی طرف کر لیا تو یہ دعا پڑھی۔

اِنِی وَجَّهتُ وَجهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ عَلیٰ مِلَّةِ اِبرٰهِیمَ حَنِیفاً وَّ مَا اَنا مِن المُشرِکِینَ ط اِنَّ صَلوٰتِی وَ نُسکِی وَ مَحیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِین ط لاَ شَرِیکَ لَه، وَبِذَالِکَ اُمِرتُ وَاَنَا مِنَ المُسلِمِینَ ط اَللّٰهُمَّ مِنکَ وَلَکَ عَنَ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ ط بِسمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَکبَر۔ پھر ذبح کیا۔

۱ میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں کو زمینوں کو پیدا کیا اس حال میں کہ میں ابراہیم (علیہ السلام) حنیف کے دین پر ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا اور میرا جینا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ قربانی تیری توفیق سے ہے۔ اور تیرے ہی لئے ہے۔ محمد ﷺ اور ان کی امت کی طرف سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

(احمد۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

Marfat.com

معمولات روزہ

روزہ :

حضرت عبداللہ بن شفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرمؐ کے روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا کہ:

رسول اکرمؐ کبھی متواتر روزے رکھتے تھے اور ہمارا خیال ہوتا تھا کہ اس ماہ میں افطار ہی نہیں فرمائیں گے اور کبھی ایسا مسلسل افطار فرماتے تھے کہ ہمارا خیال ہوتا کہ اس ماہ میں روزہ ہی نہ رکھیں گے لیکن مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سے رمضان المبارک کے علاوہ کسی ماہ تمام ماہ کے روزہ نہیں رکھے (ایسے ہی کسی ماہ کو کامل افطار میں گزار دیا ہو یہ بھی نہیں کیا) (ابوداؤد، شمائل ترمذی)

روزہ کی فرضیت :

۲ھ میں روزہ کی فرضیت نازل ہوئی۔ رسول اکرمؐ روزہ فرض ہونے کے بعد نو سال تک اس دنیائے فانی میں رہے اور نو رمضانوں کے روزے رکھے۔

روزے کا معمول :

رسول اکرمؐ کی عادت شریف روزے بہت رکھنے کی تھی۔ کبھی کبھی آپؐ مسلسل کئی دن روزے رکھتے تھے۔

رسول اکرمؐ کا معمول (روزے کے معاملہ میں) بھی عجیب نرالا تھا کہ:

"مصالح وتکیہ کے تحت خاص ایام کے روزے رکھتے اور بسا اوقات افطار فرما لیتے۔"

(شرح شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ کا یہ معمول تھا کہ جب تک رویت ہلال کا ثبوت نہ ہو جائے یا کوئی عینی گواہ نہ ہو جائے آپ روزے شروع نہ کرتے جیسا کہ آپؐ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو قبول کرکے روزہ رکھا۔ (زادالمعاد)

Marfat.com

روزے کی اہمیت :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا عشرہ اخیرہ شروع ہوتا تو رسول اکرمؐ کمر کس لیتے اور شب بیداری کرتے (یعنی پوری رات عبادت اور ذکر و دعا میں مشغول رہتے) اور اپنے گھر کے لوگوں (یعنی ازواج مطہراتؓ اور دوسرے متعلقین) کو بھی جگا دیتے (تاکہ وہ بھی ان راتوں کی برکتوں اور سعادتوں میں حصہ لیں) (صحیح بخاری و مسلم)

تین روزے :

حضرت معاذۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ:

"رسول اکرمؐ ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے۔"

انہوں نے فرمایا: رکھتے تھے

میں نے مکرر پوچھا کہ مہینہ کے کن ایام میں رکھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ:

اس کا اہتمام نہ تھا۔ جن ایام میں موقع ہوتا رکھ لیتے۔ (شمائل ترمذی)

خاص روزے :

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ چار چیزیں وہ ہیں جن کو رسول اکرمؐ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۔ عاشورہ کا روزہ ۲۔ عشرہ ذی الحجہ یعنی یکم ذی الحجہ سے یوم عرفہ نویں ذی الحجہ تک کے روزے ۳۔ ہر مہینے کے تین روزے ۴۔ نماز فجر کی دو رکعت سنت۔ (سنن نسائی)

پیر و جمعرات کا روزہ :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ پیر اور جمعرات کے روزے رکھا کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

دوشنبہ اور پنج شنبہ کے دن حق تعالیٰ شانہ، کی عالی بارگاہ میں اعمال پیش ہوتے ہیں۔ میرا

Marfat.com

دل چاہتا ہے کہ میرے اعمال روزہ کی حالت میں پیش ہوں۔ (شمائل ترمذی)

مقاربت اور روزہ :

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ شب میں مقاربت فرماتے۔ صبح ہوتی تو غسل کر لیتے اور بدستور روزہ رکھتے۔ روزہ کی حالت میں کبھی ازواج کا بوسہ بھی لیتے تھے۔ (اسوہ حسنہ ﷺ)

نفلی روزے :

رسول اکرمؐ نفلی روزے کبھی اس طرح مسلسل رکھنے لگتے کہ خیال ہوتا اب کبھی نہیں چھوڑیں گے اور کبھی چھوڑ دیتے تو معلوم ہوتا اب نہ رکھیں گے۔ رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزہ کبھی نہ رکھتے تاہم ہر مہینہ میں چند روزے ضرور ہی رکھتے۔ اس کے لیے عموماً دوشنبہ اور پنج شنبہ کو منتخب کرتے تھے۔

یوم عاشورہ کا روزہ :

صحیحین میں ہے کہ جب رسول اکرمؐ مدینہ تشریف لائے اور یہودیوں کو یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا تو وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا۔ یہ ایک متبرک دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی دن موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دی اور فرعون کو غرق کیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام بھی یہ روزہ رکھتے تھے اور ہم بھی رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

"تو ہم تم سے زیادہ موسیٰ (علیہ السلام) کے حقدار ہیں؟ چنانچہ عاشورہ کا روزہ خود بھی رکھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنھم کو بھی اس کا حکم دیا:

روزے میں معمول نبوی :

اکثر یہ ہوتا کہ رسول اکرمؐ گھر پر تشریف لاتے اور پوچھتے۔ کچھ کھانے کو ہے؟ اگر جواب ملتا نہیں۔ تو فرماتے: میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

کبھی نفل روزہ کی نیت کر لیتے پھر کچھ سوچتے اور افطار کر ڈالتے۔

افطار :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ مغرب کی نماز سے پہلے چند تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ اور اگر تر کھجوریں بروقت موجود نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی پی لیتے تھے۔ (ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ :

رسول اکرم ﷺ کھجور سے روزہ افطار کرنا پسند فرماتے۔ تین کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اور کسی ایسی چیز سے روزہ افطار نہ کرتے جو آگ پر پکی ہو۔

(شمائل رسولؐ)

افطار کی دعا :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب افطار فرماتے تو کہتے تھے :

ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ ط

(ابوداؤد)

حضرت معاذ بن زہیرہ تابعی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے رسول اکرم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تھے تو کہتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ ط (ابوداؤد)

تراویح :

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

رسول اکرم ﷺ رمضان میں بیس رکعت اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(جمع الذوائد ص ۷۲ ج ۳ بحوالہ طبرانی)

اعتکاف :

احادیث صحیحہ میں منقول ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو رسول اکرم ﷺ کے لئے مسجد میں ایک جگہ مخصوص کر دی جاتی اور وہاں کوئی پردہ چٹائی وغیرہ ڈال دیا جاتا یا کوئی چھوٹا خیمہ نصب ہوتا۔

رمضان کی بیسویں تاریخ کو فجر کے لئے آپ اس میں تشریف لے جاتے تھے اور عید کا

Marfat.com

چاند دیکھ کر وہاں سے باہر تشریف لاتے تھے۔ (معارف الحدیث)

آدابِ اعتکاف :

اعتکاف کی حالت میں رسول اکرمؐ مسجد سے باہر نہ نکلتے۔ حتیٰ کہ گھر بھی بلاخاص ضرورت کے نہ جاتے، لیکن یہ برابر ہوتا کہ سر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کی طرف کر دیتے۔ وہ باوجود ایام سے ہونے کے اسے دھوتیں اور بالوں میں کنگھی کر دیتیں۔ ازواج میں سے بعض خیمہ میں بھی آتی تھیں مگر بجز بات چیت کے ان سے اور کوئی سروکار نہ رکھتے واپسی پر ان کی مشایعت (بطور الفت و محبت چند قدم ہمراہ چلنا) بھی کرتے تھے۔ (اسوہ حسنہ ﷺ)

کسی کے ہاں افطار

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ جب کسی دوسرے کے گھر روزہ افطار کرتے تو اسے یہ دعا دیتے۔

"اللہ کرے کہ روزہ دار تیرے یہاں یونہی روزے افطار کیا کریں (تجھے ان کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا اور فرشتے تیرے لیے دعائے خیر کریں۔" (شمائل رسول ﷺ)

ایام بیض کے روزے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ ایام بیض (ہر مہینہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ) کے روزے نہ سفر میں چھوڑتے تھے نہ حضر میں۔" (شمائل رسول ﷺ)

معمولاتِ حج

حج :

۹ھ میں حج فرض ہوا اور ۱۰ھ میں رسول اکرمؐ نے حج فرمایا۔

حج کے آداب :

رسول اکرمؐ نے جب حج کا عزم کیا تو اس کا عام اعلان کر دیا۔ روانگی کے دن خطبہ دیا اور احرام اور اس کے احکام کی تفصیل بیان فرمائی۔ ظہر کی نماز اپنی مسجد میں

Marfat.com

جماعت سے پڑھی پھر اندر تشریف لے گئے۔ تیل ڈالا کنگھی کی۔ تہبند باندھی۔ چادر اوڑھی اور ۶ ذیقعد کو عصر سے پہلے پہلے روانہ ہو گئے۔ پہلی منزل مقام "ذوالحلیفہ" میں ہوئی۔ نماز عصر کا قصر کیا رات بھر یہیں رہے۔ ایک ایک کر کے تمام ازدواج کے ہاں گئے۔ پھر غسل کیا خوشبو لگائی۔ ازار و رداء (تہبند اور چادر) کا احرام باندھا۔ ظہر کی نماز میں بھی قصر کیا اور مصلی پر ہی حج و عمرہ کے لئے باآواز بلند تلبیہ کیا (یہ منقول نہیں کہ نماز ظہر کے علاوہ خاص احرام لئے کوئی نماز پڑھی ہو)۔ یہ پورا سفر آپؐ نے سواری کی پیٹھ پر طے کیا تھا۔

احرام کا غسل:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ: آپؐ نے کپڑے اتارے اور احرام باندھنے کے لئے غسل کیا۔

(جامع ترمذی۔ مسند دارمی)

احرام سے قبل خوشبو:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو احرام سے قبل اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگایا کرتی تھیں۔ جس میں مشک ملا ہوتا تھا۔ گویا میں آپؐ کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں درآنحالیکہ آپ محرم تھے۔

(متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

ایک اور دوسری روایت میں ہے کہ:

رسول اکرم ﷺ جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو سب سے بہترین خوشبو لگاتے جو مہیا ہو سکتی۔ (اسوہ رسول اکرم ﷺ)

تلبیۂ احرام:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا اس حال میں کہ آپؐ کے سر کے بال بنے ہوئے اور مرتب طور پر لگے ہوئے تھے۔ (جیسا کہ غسل کے بعد سر کے بالوں کا حال ہوتا ہے اور آپ ﷺ اس طرح تلبیہ پڑھتے تھے:

Marfat.com

، لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔

میں حاضر ہوں اللہ پاک تیرے حضور حاضر ہوں۔ حاضر ہوں تیرا کوئی شریک ساتھی نہیں۔ میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ ساری حمد و ستائش کا تو ہی سزاوار ہے اور ساری نعمتیں تیری ہی ہیں اور ساری کائنات میں فرمان روائی بھی بس تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

(بس یہی کلمات آپ تلبیہ میں پڑھتے تھے ان پر کسی اور کلمہ کا اضافہ نہیں فرماتے تھے)
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

احرام کا پہلا تلبیہ :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ (ذالحلیفہ کی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد) جب آپؐ مسجد کے پاس ہی ناقہ کی رکاب میں پاؤں رکھتے اور ناقہ آپؐ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو اس وقت آپؐ احرام کا تلبیہ پڑھتے۔
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تلبیہ :

حضرت خلاد بن سائب تابعی اپنے والد حضرت سائب بن خلاد انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم پہنچایا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں۔
(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

تلبیہ کے بعد :

حضرت عمارہ بن حزیمہ بن ثابت انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جب تلبیہ سے فارغ ہوتے۔ (یعنی تلبیہ پڑھ کر محروم ہوتے) تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنت کی دعا کرتے اور اس کی رحمت سے دوزخ کی خلاصی اور پناہ مانگتے۔
(مسند شافعی)

Marfat.com

بیت اللہ میں حاضری :

طبرانی کا بیان ہے کہ :

جب رسول اکرم ﷺ کی نظر مبارک بیت اللہ شریف پر پڑی تو آپ نے فرمایا :

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تشریفاً وَّ تَعظِیماً وَّ تکریماً وَّمَھَابَۃً۔

یعنی اے اللہ۔ اپنے گھر کی عزت۔ حرمت و عظمت اور بزرگی اور زیادہ بڑھا دے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے تھے اور فرماتے تھے :۔

اَللّٰھُمَّ اَنتَ السَّلَامُ وَمِنکَ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بَالسَّلَام ۔ اَللّٰھُمَّ زِد ھٰذا البَیتَ تشریفاً وَّ تعظِیماً وَتکرِیماً وَ مَھَابَۃً وَزِد مَن حَجَّہٗ اَواعتَمَرَہٗ تکریماً وَ تشرِیفاً وَ تَعظِیماً وَ بِرّاً ط

اے اللہ جو تیرے اس گھر کو حج کرے یا عمرہ کرے اس کی بھی بزرگی عزت بڑائی اور عظمت میں زیادہ اضافہ فرما۔ (اسوہ رسول اکرم ﷺ)

مکہ میں داخلہ :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ مکہ پہنچے تو سب سے پہلے حجر اسود پر آئے اور اس کا استلام (حجر اسود کا چومنا) کیا، پھر آپ نے دائیں طرف سے طواف کیا جس میں پہلے تین چکروں میں آپ نے رمل کیا (ایک خاص انداز کی چال کو کہتے ہیں جس میں طاقت و قوت کا اظہار ہوتا ہے۔) اور اس کے بعد چار چکروں میں آپ اپنی عادی رفتار سے چلے۔ (صحیح مسلم)

طواف کا طریقہ :

طواف کرنے کی حالت میں رسول اکرم ﷺ چادر یوں اوڑھے تھے کہ اس کا ایک سرا بغل کے نیچے سے نکال کر شانے پر ڈالا لیا تھا۔ جب حجر اسود کے سامنے آئے تو اس کی طرف اشارہ فرماتے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ اس کو چھوتے پھر لکڑی چوم کر آگے بڑھ جاتے اس چھڑی کا سرا مڑا ہوا تھا۔

Marfat.com

طبرانی نے اسناد جیّد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ آپؐ جب رکن یمانی کو چھوتے تو فرماتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر اور جب حجراسود کے پاس آئے تو فرماتے اللہ اکبر۔ پھر طواف کے سات چکر پورے کرکے آپؐ مقام ابراہیم کی طرف بڑھے۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى (اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس نماز ادا کرو) پھر اس طرح کھڑے ہو کر کہ مقام ابراہیم علیہ السلام آپؐ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی.

حدیث کے راوی حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ذکر کرتے تھے کہ:

ان دو رکعتوں میں آپؐ نے قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد قرأت کی۔

(اسوۂ رسول اکرم ﷺ)

طواف کے پہلے تین چکروں میں اس طرح چلے کہ رفتار تیز تھی اور جسم جھومتا تھا۔ باقی میں جھومنا موقوف کر دیا مگر چھوٹے چھوٹے دگوں میں تیز چلتے رہے۔ چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ ایک سرا بغل کے نیچے سے نکال کر کندھے پر ڈال لیا تھا۔ جس سے ایک ہاتھ اور شانہ کھل گیا تھا۔ طواف کرتے ہوئے جب حجراسود کے سامنے آئے تو اس کی طرف اشارہ کرتے۔ ہاتھ میں خمیدہ سر لکڑی تھی جس سے اسے مس کرتے اور پھر لکڑی کا بوسہ لے کر آگے روانہ ہو جاتے۔ خود حجراسود کا بوسہ لینا اور ہاتھ سے مس کرنا بھی ثابت ہے۔ رکن یمانی کو بھی چھوتے تھے مگر اس کا بوسہ نہ لیتے۔

طبرانی میں ہے کہ جب رکن یمانی کو چھوتے تو فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اور جب حجر اسود کے سامنے آتے تو کہتے۔ اللہ اکبر۔

(اسوہ حسنہ ﷺ)

طواف کے آداب :

مکہ میں داخل ہونے کے بعد جوں ہی رسول اکرمؐ کی نظر خانہ کعبہ پر پڑی۔ آپ جوش میں فرمانے لگے:

اللھم زدھذا البیت تشریفا وتعظیما وتکریما ومھابۃ

(طبرانی)

Marfat.com

اے اللہ اس گھر کی بزرگی عزت، حرمت، عظمت اور زیادہ کر دے۔

پھر مسجد میں آئے تو سیدھے کعبہ کی طرف بڑھے (اور تحیتہ المسجد ادا نہ کی۔ کیونکہ مسجد الحرام کی تحیتہ طواف ہے) حجراسود کے مقابل ہوئے تو اُسے چھوا مگر اس کے لیے کشمکش کی نہ پورے جسم سے اس کے محاذ میں کھڑے ہوئے نہ رکن یمانی کی طرف رخ کیا نہ ہاتھ اٹھائے نہ طواف کے لیے کوئی خاص نیت زبان سے کچھ کہہ کر کی اور نہ نماز کی طرف طواف کو تکبیر سے شروع کیا۔ بلکہ صرف یہ کیا کہ حجراسود کی طرف کچھ یوں ہی سا رُخ کیا۔ اُسے چھوا اور اپنے داہنی طرف سے طواف شروع کر دیا۔ کعبہ بائیں جانب تھا۔ رکنین (حجراسود اور رکن یمانی) کے مابین

(ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار (۲:۹)

اے پروردگار ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(اسوہ حسنہ ﷺ)

مقام ابراہیمؑ :

رسول اکرمؐ طواف کعبہ سے فارغ ہو کر مقام ابراہیمؑ کے پیچھے آئے اور یہ آیت پڑھی : وتخذوا من مقام ابراھیم مصلی (۲: ۱۲۵) مقام ابراہیم میں نماز پڑھو۔

پھر دو رکعت نماز ادا کی جس میں سورہ فاتحہ کے بعد قل ھوا اللہ اور قل اعوذ برب الناس پڑھی۔

تفریق عمرہ و حج :

رسول اکرمؐ مکہ پہنچے تو حکم دیا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں۔ صرف عمرہ پر اکتفا کریں۔ طواف کریں۔ صفا و مروہ کے مابین سعی کریں اور احرام اتار دیں۔ اس پر حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا۔

"یہ حکم صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟"

آپؐ نے فرمایا۔ ہمیشہ کے لیے۔

اور فرمایا: "اگر میرے ساتھ بھی قربانی کے جانور نہ ہوتے تو تمہاری طرح میں بھی احرام اتار دیتا، مگر اب قربانی کے وقت تک یہ نہیں ہو سکتا۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس حکم پر عمل کیا یہاں تک کہ یوم التّرویہ (۸ ذی الحجہ) آیا تو حج کی نیت باندھی۔

استلام :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجتہ الوداع میں رسول اکرمؐ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپؐ کے ہاتھوں میں ایک خمدار چھڑی تھی اسی سے آپؐ حجراسود کا استلام فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ تشریف لائے تو مکہ میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے حجراسود کے قریب پہنچ کر آپؐ نے اس کا استلام کیا۔ پھر آپؐ نے طواف کیا۔ پھر صفا پہاڑی پر آئے اور اس کے اتنے اوپر چڑھ گئے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا۔ پھر آپ نے ہاتھ اٹھائے (جس طرح دعا میں اٹھائے جاتے ہیں) اور پھر جتنی دیر تک آپ نے چاہا اللہ کے ذکر و دعا میں مشغول رہے۔ (سنن ابی داؤد)

حالت طواف :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح کی عبادت ہے بس یہ فرق ہے کہ طواف میں تم کو باتیں کرنے کی اجازت ہے تو جو کوئی طواف کی حالت میں کسی سے بات کرے تو نیکی اور بھلائی ہی کی بات کرے۔ (لغو اور فضول یا ناجائز باتوں سے طواف کو مکدر نہ کرے)

(جامع ترمذی، نسائی، دارمی)

طواف میں دعا :

حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اکرمؐ کو (طواف کی حالت میں) رکن یمانی اور حجراسود کے درمیان (کی مسافت میں)

Marfat.com

یہ دعا پڑھتے سنا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

(ابی داؤد)

(اے میرے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور دوزخ کے عذاب سے ہم کو بچا!)

سعی :

مقام ابراہیمؑ سے رسول اکرمؐ پھر حجراسود کی طرف واپس آئے اور پھر اس کا استلام کیا۔ (یہ استلام سعی کے لیے تھا جس طرح بیت اللہ کا طواف حجراسود کے استلام سے شروع کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سعی سے پہلے بھی استلام مسنون ہے) پھر ایک دروازے سے (سعی کے لیے) صفا پہاڑی کی طرف چلے گئے اور اس کے بالکل قریب پہنچ کر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان الصفا والمروة من شعائر اللہ (بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں جن کے درمیان سعی کا حکم ہے)

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

"میں اس صفا سے سعی شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے پہلے کیا ہے۔"

چنانچہ آپؐ پہلے صفا پر آئے اور اس حد تک اس کی بلندی پر چڑھے کہ بیت اللہ آپ کے نظر کے سامنے آگیا۔ اس وقت آپ قبیلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی تکبیر و تمجید میں مصروف ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا:

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پرستش کے لائق نہیں۔ وہ تنہا مالک و معبود ہے۔ کوئی اس کا شریک ساتھی نہیں۔ ساری کائنات پر اسی کی فرماں روائی ہے اور حمد و ستائش اسی کا حق ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر

Marfat.com

ہے وہی تنہا معبود و مالک ہے۔ اس (نے مکہ پر اور سارے عرب پر اقتدار بخشے اور اپنے دین کو سربلند کرنے کا) اپنا وعدہ پورا فرما دیا۔ اپنے بندے کی اس نے بھرپور مدد فرمائی اور کفر و شرک کے لشکروں کو تنہا اسی نے شکست دی)

رسول اکرمؐ نے تین مرتبہ یہ کلمات ادا فرمائے اور ان کے درمیان دعا کی۔ اس کے بعد آپؐ مروہ کی جانب چلے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے قدم وادی کے نشیب میں پہنچے تو آپؐ کچھ دوڑ کر چلے۔ پھر آپؐ جب نشیب سے اوپر آ گئے تو اپنی عام رفتار کے مطابق چلے یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر آ گئے اور یہاں آپؐ نے بالکل وہی کیا جو صفا پر کیا تھا۔ (یعنی وہی سب کلمات ادا فرمائے) یہاں تک کہ آپؐ آخری (ساتواں) پھیرا پورا کر کے مروہ پر پہنچے۔

(اسوہ رسول اکرم ﷺ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگوں نے بہت ہجوم کیا تو وہ پیدل چلنے کے بجائے سوار ہو گئے۔ مروہ پر چڑھے اور جب کعبہ دکھائی دیا تو تکبیر و تحلیل کی پھر صفا کی طرف لوٹے یہاں تک کہ سعی کے سات دور پورے ہو گئے لیکن طواف کے برخلاف اس میں جھومے نہیں۔

ارکان عمرہ کی تکمیل :

رسول اکرمؐ نے سعی کے بعد ان تمام لوگوں کو جن کے ہمراہ قربانی کے جانور نہ تھے پھر ہدایت فرمائی کہ:

اب احرام اتار دیں کیونکہ عمرہ کے ارکان پورے ہو گئے ہیں۔

خود اپنی نسبت فرمایا:

اگر پہلے سے یہ معلوم ہوتا تو جانور ساتھ ہرگز نہ لاتا۔ عمرہ کے بعد احرام اتار دیتا اور وقت پر جانور خرید لیتا۔

منیٰ روانگی

رسول اکرمؐ جب تک مکہ میں مقیم رہے۔ نماز برابر جائے قیام پر پڑھتے رہے اور قصر کرتے رہے۔ پنج شنبہ کو تمام ہمراہیوں کے ساتھ منی کو روانہ ہوا۔ راستہ میں لوگوں نے حج کا احرام پہن لیا۔ جنہوں نے عمرہ کے بعد اتار دیا تھا۔ منیٰ پہنچ کر ظہر و عصر کو

Marfat.com

جمع کیا اور جمعہ کی رات وہیں بسر کی۔ جب صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہو گیا تو عرفات کو روانہ ہوئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں بعض تلبیہ کرتے تھے اور بعض تکبیر۔ آپؐ دونوں کو دیکھ کر ہنستے تھے مگر کچھ نہ کہتے تھے۔

(اسوہ حسنہ ﷺ)

منیٰ میں قیام :

رسول اکرمؐ ۸ ذی الحجہ کو اپنی ناقہ پر سوار ہو کر منیٰ پہنچے اور وہاں پر اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ مسجد خیف میں ظہر و عصر، مغرب و عشاء اور فجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ فجر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر آپؐ منیٰ میں اور ٹھہرے۔ یہاں تک کہ جب سورج نکل آیا تو آپؐ عرفات کی طرف روانہ ہوئے اور آپ نے حکم دیا تھا کہ صوف کا بنا ہوا خیمہ آپؐ کے لیے نمرہ میں نصب کیا جائے (نمرہ دراصل وہ جگہ ہے جہاں سے آگے عرفات کا میدان شروع ہوتا ہے) آپ کے خاندان قریش کے لوگوں کو اس کا یقین تھا اور اس کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں تھا کہ آپ (مشعر حرام) کے پاس قیام کریں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں کہا کرتے تھے (لیکن آپؐ نے ایسا نہیں کیا) بلکہ آپؐ مشعر حرام کے حدود سے آگے بڑھ کر عرفہ پہنچ گئے اور آپؐ نے دیکھا کہ (آپؐ کی ہدایت کے مطابق) نمرہ میں آپؐ کا خیمہ نصب کر دیا گیا ہے۔ تو آپؐ اس خیمہ میں اتر گئے۔

(معارف الحدیث)

عرفات میں خطبہ اور وقوف :

جب آفتاب ڈھل گیا تو رسول اکرمؐ نے ناقہ قصواء پر کجاوا کسنے کا حکم دیا چنانچہ اس پر کجاوا کس دیا گیا۔ آپؐ اس پر سوار ہو کر وادی عرفہ کے درمیان آئے اور آپؐ نے اونٹنی کی پشت ہی پر سے لوگوں کو خطبہ دیا۔

(خطبہ کی تفصیل تعلیمات کے باب میں درج ہے)

وقوف عرفہ :

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دائلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ سے فرماتے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے حج (کا خاص رکن جس پر حج کا دارومدار ہے) وقوف عرفہ ہے

Marfat.com

جو حاجی مزدلفہ والی رات میں (یعنی ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کی درمیانی رات میں) بھی صبح صادق سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج پالیا اور اس کا حج ہو گیا۔ (یوم النحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کے بعد) منیٰ میں قیام کے تین دن ہیں۔ (جن میں تین جمروں کی رمی کی جاتی ہے۔ ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) اگر کوئی آدمی صرف دو دن میں یعنی (۱۱، ۱۲ کو رمی کر کے) جلدی منیٰ سے چل دے تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اگر کوئی ایک دن ٹھہر کے (۱۲ ذی الحجہ کی رمی کر کے) وہاں سے جائے تو اس پر بھی گناہ اور الزام نہیں ہے (دونوں باتیں جائز ہیں)۔

(ترمذی۔ ابی داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

وقوف عرفہ اور دُعا:

نماز سے فارغ ہو کر رسول اکرم ﷺ پھر اونٹ پر سوار ہوئے اور دامنِ کوہ میں کھڑے ہو کر تضرع وزاری میں مصروف ہو گئے۔ آپ دعا اس طرح مانگ رہے تھے کہ دونوں ہاتھ چہرہ مبارک تک اٹھے ہوئے تھے گویا مسکین کچھ مانگ رہا ہے۔ دُعا یہ تھی۔

اَللّٰھُمَ لَکَ الحَمدُ کالَّذِی نَقُولُ وَ خَیراً مِمَّا نَقُولَ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلاَتِی وَ نُسکِی وَ مُحیَایَ و مَمَاتِی وَاِلَیکَ مآبِی تُرَاثِی۔ اَللّٰھُمَّ اَنِّی اَعُوذُبِکَ مَن عَذابِ القَبرِ وَوَسوَسَۃِ الصَّدرِ وَ شتَاب الامرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اعوزُبِکَ مِن شَرِ مانَجِئُی بَہ الرِّیح۔

(ترمذی)

اللہ پاک تیری وہ ستائش جو ہم بیان کرتے ہیں وہ اس سے بڑھ کر ہے جو ہم کہتے ہیں۔ اللہ پاک میری نماز۔ میری عبادت میرا جینا۔ میرا مرنا سب کچھ تیرے ہی لئے ہے۔ تیرے ہی طرف میرا لوٹنا ہے اور تو ہی میرا وارث ہے۔ اللہ پاک قبر کے عذاب۔ دل کے وسوسے اور معاملات کی ابتری سے پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ پاک ہر قسم کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔

یومِ عرفہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کے لئے

جہنم سے آزادی اور رہائی کا فیصلہ کرتا ہو۔ (یعنی گنہگاروں کی مغفرت اور جہنم سے آزادی کا سب سے بڑے اور وسیع پیمانے پر فیصلہ سال کے ۳۶۰ دنوں میں ایک دن یوم العرفہ میں ہوتا ہے) اس دن اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمت و رافت کے ساتھ (عرفات میں جمع ہونے والے) اپنے بندوں کے بہت ہی قریب ہو جاتا ہے۔ اور ان پر فخر کرتے ہوئے فرشتوں سے کہتا ہے :

مَاارَادَھؤلاءِ۔ دیکھتے ہو! میرے یہ بندے کس مقصد سے یہاں آئے ہیں؟

(صحیح مسلم)

حضرت طلحہ عبیداللہ بن کریز تابعی سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ :

شیطان کسی بھی دن اتنا ذلیل، اتنا خوار، اتنا دھتکارا اور پھٹکارا ہوا اور اتنا جلا بھنا نہیں دیکھا گیا جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ذلیل خوار روسیاہ اور جلا بھنا دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ صرف اس لئے کہ وہ اس اللہ کی رحمت کو (موسلا دھار) برستے ہوئے اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا فیصلہ ہوتے ہوئے دیکھتا ہے۔ (اور یہ اس لعین کے لئے ناقابلِ برداشت ہے)۔

(موطا امام مالکؒ)

یوم عرفہ کی خاص دُعا :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں عرفہ کی شام کو میدانِ عرفات میں رسول اکرم ﷺ کی خاص دُعا یہ تھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسمعُ کَلامِی وَتریٰ مَکانِی وَ تَعلمُ سِری وَعَلاَ نِیَتِی لاَ یَخفٰی عَلَیکَ شیٔ مِن اَمرِی وَاَنَا البائِسُ النَّعِیرُ المُستَغِیثُ المُستَجِیرُ الوَجِلُ المُشفِقُ المُقِرُّ المُعتَرِفُ بِذنبِہ اسئالکَ مَسئَلَۃَ المِسکِین و اَبتَھِلُ اِلَیکَ اِبتِھالَ المُذنِبِ الذَّلِیل وَادعُوکَ دُعَاءَ الخَائِفِ الضَّرِیر وَ دُعَاءَ مَن خَضَعَت لَکَ رَقَبَتُہ، وفاضَت لَکَ عَبرَتُہ، وَ ذَلَّ لَکَ جِسمُہ، وَرَغِمَ لَکَ اَنفُہ، اَللّٰھُمَّ لاَ تَجعَلنِی بِدُعائِکَ شَقِیاً وَکُن بِی رَؤُفاً رَحِیماً یَا خَیرَ المَسئُولِینَ وَیَاخَیرَ

Marfat.com

المعطین۔"

اے اللہ تو میری بات سنتا ہے اور میں جہاں اور جس حال میں ہوں تو اس کو دیکھتا ہے اور میرے ظاہر و باطن سے تو باخبر ہے تجھ سے میری کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں۔ میں دکھی ہوں، محتاج ہوں، فریادی ہوں، پناہ جُو ہوں، ترساں ہوں، ہراساں ہوں، اپنے گناہوں کا اقراری ہوں، تجھ سے سوال کرتا ہوں جیسے کوئی عاجز مسکین بندہ سوال کرتا ہے۔ تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں جیسے گنہگار ذلیل و خوار گڑگڑاتا ہے اور تجھ سے دعا کرتا ہوں جیسے کوئی خوف زدہ آفت رسیدہ دعا کرتا ہے اور اس بندے کی طرح مانگتا ہوں جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو اور آنسو بہہ رہے ہوں اور تن بدن سے وہ تیرے آگے فروتنی کئے ہوئے ہو اور اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو۔ اے اللہ تو مجھے اس دعا مانگنے میں ناکام اور نامراد نہ رکھ اور میرے حق میں بڑا مہربان نہایت رحیم ہو جا۔ اے سب سے بہتر و برتر جن سے مانگنے والے مانگتے ہیں اور جو مانگنے والوں کو دیتے ہیں۔ (معجم کبیر للطبرانی)

عرفات سے روانگی :

جب آفتاب پوری طرح غروب ہو گیا تو رسول اکرمؐ عرفات سے روانہ ہوئے۔ آپؐ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار تھے۔ آپؐ لوگوں کو دوڑتے دیکھ کر فرماتے تھے:

لوگو! وقار سے چلو۔ نیکی کچھ دوڑنے میں نہیں ہے۔

آپؐ درمیانی رفتار سے مسلسل تلبیہ کرتے ہوئے چلتے رہے۔ یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے۔

مزدلفہ میں قیام :

رسول اکرمؐ نے مزدلفہ پہنچتے ہی فوراً وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا اور اقامت کے بعد بغیر اسباب اتارے مغرب پڑھی پھر توقف کیا یہاں تک کہ جب لوگ اتر چکے تو عشاء کے لیے صرف اقامت کہلوائی اور نماز پڑھی۔ دونوں نمازوں کے مابین کوئی سنت نہیں پڑھی۔ رات یہیں بسر کی اور اچھی طرح سوئے۔ اس شب میں نہ خود بیدار رہے اور نہ دوسروں کو بیدار رہنے کا حکم دیا۔ کمزور عورتوں اور بچوں کو طلوع سے پہلے ہی منیٰ روانہ کر دیا مگر تاکید فرما دی کہ دن نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ

پھینکیں۔ (ترمذی)

مشعرالحرام :

نماز فجر ادا کر کے رسول اکرمؐ بھی سوار ہو گئے۔ مشعرالحرام میں آئے اور قبلہ رو ہو کر دعا و اناہت میں مصروف ہو گئے۔ یہاں تک کہ روشنی پھیل گئی۔ پھر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر تلبیہ کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ یہیں راستے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ رمی الجمار کے لیے سات کنکریاں چن دیں۔ جنہیں مٹھی میں لے کر پھونکتے اور لوگوں سے فرماتے تھے:

ایسی ہی کنکریاں پھینکو۔ دین میں غلو مت کرو۔ کیونکہ اسی غلو فی الدین نے اگلی قوموں کو ہلاک کر ڈالا۔

وادئ مُحسّر :

رسول اکرمؐ جب سفر کرتے ہوئے وادی مُحسّر میں پہنچے تو اونٹنی کی رفتار تیز کر دی کیونکہ آپؐ کا یہ معمول تھا کہ جب ان مقامت پر پہنچتے جہاں قوموں پر عذاب نازل ہوا ہوتا تو تیزی سے نکل جاتے۔ یہ وادی وہی ہے جس میں اصحاب فیل ہلاک کیے گئے تھے۔

رمی الجمار :

رسول اکرمؐ منیٰ پہنچے تو زوال کے بعد جمرۃ العقبہ کے پاس تشریف لائے۔ اسفل وادی میں سواری پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر یکے بعد دیگرے سات کنکریاں پھینکیں۔ ہر کنکری پر تکبیر کہتے تھے۔ اب تلبیہ موقوف کر دیا تھا۔ حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم ساتھ تھے۔ ایک اونٹنی کی مہار تھامے تھے اور دوسرا دھوپ سے بچانے کے لیے کپڑا تانے تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی چاشت کے فرمائی اور اس کے بعد ایام تشریق میں جمرات کی رمی آپؐ نے زوال آفتاب کے بعد۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو (۱۰ ذی الحجہ کو) اپنی ناقہ پر رمی کرتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ اس وقت فرما رہے تھے کہ :

تم مجھ سے اپنے مناسک سیکھ لو میں نہیں جانتا کہ شاید اس حج کے بعد میں کوئی اور حج نہ کروں (اور پھر تمہیں اس کا موقع نہ ملے) (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ رمی جمعرات کے بارے میں ان کا معمول اور دستور تھا کہ وہ پہلے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے اس کے بعد آگے نشیب میں اتر کر قبلہ رو کھڑے ہوتے اور ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا کرتے پھر درمیان والے جمرہ پر بھی اسی طرح سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر بائیں جانب نشیب میں اتر کر قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔ پھر آخری جمرہ (جمرۃ العقبہ) ہر بطن وادی سے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے اور اس جمرہ کے پاس کھڑے نہ ہوتے بلکہ واپس ہو جاتے اور بتاتے تھے کہ:

میں نے رسول اکرمؐ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (صحیح بخاری)

خطبہ منیٰ :

رمی الجمار کے بعد رسول اکرمؐ قیام گاہ (مقام منیٰ) پر لوٹ آئے اور ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا: جس میں لوگوں کو قربانی کے دن کی حرمت و عظمت اور اللہ کے نزدیک اس کی فضیلت سے آگاہ کیا اور تمام ممالک پر مکہ مکرمہ کی فضیلت بیان فرمائی اور کتاب اللہ کے مطابق حکمرانی کرنے والوں کی سمع و اطاعت کا حکم دیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مناسک حج بھی انہی سے سیکھو۔ مسلمانوں کو یہ وصیت بھی کی کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ باہم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو اور یہ بھی فرمایا کہ:

ظالم خود اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ لوگو اپنے رب کی عبادت کرو۔ اپنی پانچوں نمازیں پڑھا کرو۔ اپنے رمضان کے روزے رکھو۔ جو تمہیں حکم دیا جائے اس کی اطاعت کرو اور ان سب کے عوض اپنے رب کی جنت لے لو۔

آپؐ کا قربانی فرمانا :

رسول اکرمؐ پھر قربان گاہ میں تشریف لے گئے اور عمر شریف کے حساب سے تریسٹھ اونٹ دست مبارک سے ذبح کئے۔ کل سو اونٹ ہمراہ لائے تھے۔ باقی کے اونٹ ذبح کرنے کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا اور فرمایا: قربانی کا گوشت اور کھال سب کچھ

Marfat.com

مسکینوں کو خیرات کر دو۔ قصاب کو اس میں سے بطور اُجرت کچھ نہ دینا اس کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔ (اسوہ حسنہ ﷺ)

قربان گاہ میں تریسٹھ اونٹ کی قربانی آپؐ نے اپنے ہاتھ سے کی پھر جو باقی رہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے فرما دیئے۔ ان سب کی قربانی انہوں نے کی اور آپ نے ان کو اپنی قربانی میں شریک فرمایا۔ پھر آپؐ نے حکم دیا کہ قربانی کے ہر اونٹ میں سے ایک پارچہ لیا جائے۔ یہ سارے پارچے ایک دیگ میں ڈال کر پکائے گئے تو رسول اکرمؐ اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔
(اسوہ رسول اکرم ﷺ)

حلق (حجامت) :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ (۱۰ ذی الحجہ کی صبح کو مزدلفہ سے) منیٰ تشریف لائے تو پہلے جمرہ العقبیٰ پر پہنچ کر اس کی رمی کی پھر آپؐ اپنے خیمہ پر تشریف لائے اور قربانی کے جانوروں کی قربانی کی۔ پھر آپؐ نے حجام کو طلب فرمایا اور پہلے اپنے سر مبارک کی داہنی جانب اس کے سامنے کی۔ اس نے اس جانب کے بال مونڈے۔ آپؐ نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب کیا اور وہ بال ان کے حوالے کر دیئے۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنے سر کی بائیں جانب حجام کے سامنے کی اور فرمایا کہ اب اس کو بھی مونڈ دو۔ اس نے اس جانب کو بھی مونڈ دیا تو آپؐ نے وہ بال بھی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے حوالے فرما دیئے اور ارشاد فرمایا: "ان بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔" (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

طواف زیارت :

اس کے بعد رسول اکرمؐ اپنی ناقہ پر سوار ہو کر طواف زیارت کے لیے بیت اللہ کی طرف چل دیئے اور ظہر کی نماز آپ نے مکہ میں جا کر پڑھی۔ طواف سے فارغ ہو کر (اپنے خاندان) بنی عبدالمطلب کے پاس آئے جو زم زم سے پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے تھے تو آپؐ نے ان سے فرمایا:

اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ غالب آ کر تم سے یہ خدمت چھین لیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ ڈول کھینچتا۔ ان لوگوں نے آپؐ کو ایک ڈول زم زم کا دیا تو آپؐ نے اس میں

Marfat.com

سے نوش فرمایا۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے طواف زیارت کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا (یعنی پورا طواف عادی رفتار سے کیا۔) (ابی داؤد، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے طواف زیارت کو مؤخر کیا (یعنی اس کی تاخیر کی اجازت دے دی) دسویں ذی الحجہ کی رات تک۔ (ترمذی، ابی داؤد، ابن ماجہ)

ایام تشریق کے بعد :

رسول اکرمؐ نے رات وہیں بسر کی۔ صبح ہوئی تو زوال کے بعد پھر کنکریاں پھینکنے چلے اور جمرہ اولیٰ سے شروع کرکے تیسرے جمرہ تک ہر ایک پر سات سات کنکریاں پھینکیں۔ ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور جب سات کنکریاں پوری ہو جاتیں تو اٹھ کر دعا کرتے لیکن تیسرے جمرہ پر دعا نہیں کی اور کنکریاں پھینکنے کے بعد ہی واپس آ گئے۔ یہی منیٰ میں یوم النحر کے دوسرے دن پھر خطبہ دیا۔ اسی موقع پر "سورہ اذا جاء" نازل ہوئی جس سے آپ کو یقین ہو گیا کہ بس سفر آخرت قریب ہے لوگوں کو بھی اشارۃً اس کی اطلاع دے دی تھی جیسا کہ بیہقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ:

"منیٰ میں کل تین دن مقیم رہے یہاں تک کہ جب ایام تشریق ختم ہو گئے اور رمی الجمار سے فراغت ہو گئی تو سہ شنبہ کی ظہر کے بعد کوچ کر دیا۔"

آخری خطبہ :

رسول اکرمؐ نے ایک خطبہ منیٰ میں نحر سے قبل فرمایا تھا اور دوسرا خطبہ ایام تشریف کے وسط میں فرمایا۔ جس میں آپؐ نے فرمایا:

"آج ایام تشریق کا وسطی دن ہے اور یہ جگہ مشعر حرام ہے۔" پھر فرمایا کہ:

شاید اب دوبارہ تم سے نہ مل سکوں۔ یاد رکھو، تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پرسش کرے گا۔ خبردار تمہارے قریب دور والے کو یہ بات پہنچا دے۔ خبردار کیا میں نے پہنچا

Marfat.com

دیا۔

طواف وداع :

رسول اکرمؐ نے (منیٰ میں) دو دن واپسی میں جلدی نہیں فرمائی بلکہ تیسرے دن تک تاخیر فرمائی اور ایام تشریق کے تین دن پورے کئے یعنی ذی الحجہ اور منگل کو ظہر کی نماز پڑھ کر آپ ﷺ مقام محصب کی طرف روانہ ہوگئے۔ یہ ایک ریگستانی میدان ہے۔ آپؐ نے یہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی اور کچھ دیر سو گئے۔ پھر آپؐ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور رات کو سحری کے وقت طواف وداع کیا۔ اس طواف میں آپؐ نے نہیں کیا۔ پھر مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ (زادالمعاد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ (حج کرنے کے بعد) اپنے اپنے وطنوں کے رُخ پر چل دیتے تھے۔ (طواف وداع کا اہتمام نہیں کرتے تھے تو رسول اکرمؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک وطن کی طرف کوچ نہ کرے، جب تک کہ اس کی آخری حاضری بیت اللہ پر نہ ہو (یعنی جب تک کہ طواف وداع نہ کر لے) البتہ جو عورت خاص ایام کے عذر کی وجہ سے طواف سے معذور ہو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

(یعنی اس کو طواف وداع معاف ہے۔)

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حجتہ الوداع کے سفر میں قیام مکہ کی اس آخری رات میں۔ (جس میں مدینہ کی طرف واپسی ہونے والی تھی) میں نے مقام تنعیم جا کر احرام باندھا اور عمرہ کے ارکان (طواف سعی وغیرہ) ادا کیے اور رسول اکرمؐ نے (منیٰ اور مکہ کے درمیان) مقام ابطح میں میرا انتظار فرمایا۔ جب میں عمرہ سے فارغ ہو چکی تو آپؐ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور آپؐ طواف وداع کے بیت اللہ کے پاس آئے اور طواف کیا اور اسی وقت مکہ سے مدینہ کی طرف چل دیئے۔ (ابوداؤد)

مدینہ منورہ روانگی :

رسول اکرمؐ جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے تو رات ذوالحلیفہ میں گزاری۔ صبح جب مدینہ منورہ نظر آیا تو تین بار تکبیر کہی اور فرمایا:

Marfat.com

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيئى قدير- ائيبون، تائبون، عابدون، ساجدون، لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده و هزم الاحزاب وحده-

اللہ واحد کے سوا کوئی اللہ نہیں اسی کی حکومت ہے اسی کے لیے ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے- ہم لوٹے آ رہے ہیں، توبہ کر رہے ہیں، عبادت کر رہے ہیں- سجدہ کر رہے ہیں اور اپنے رب کی حمد کر رہے ہیں- اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا- اپنے بندہ کو فتح یاب کیا اور تمام جتھوں کو تن تنہا شکست دے دی- (اسوۂ حسنہ ﷺ)

Marfat.com

معمولات زکوٰۃ وصدقات

فرضیت زکوٰۃ :

زکوٰۃ ہر مالدار پر فرض ہے سونے چاندی میں۔ مال تجارت میں اور چوپائے جانوروں (اُونٹ، گائے، بیل، بھیڑ بکری) میں سالانہ ایک مرتبہ۔ کھیتی اور پھلوں میں تیاری کے وقت۔

نصاب زکوٰۃ :

ہر مال کا ایک نصاب ہے جس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ چنانچہ سونے کا نصاب بیس (۲۰) مثقال (ساڑھے سات تولہ ہے) چاندی کا دو سو درہم (ساڑھے باون تولہ) غلہ اور پھل کا پانچ وسق (تقریباً چھ من) بھیڑ بکری چالیس (۴۰) راس گائے میں تیس اور اونٹ میں بیس۔

زکوٰۃ وصدقات کے مستحق :

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ وصدقات کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے ہیں:

۱۔ فقیر ۲۔ محتاج ۳۔ زکوٰۃ کے محصل ۴۔ نومسلم جن کی تالیف قلب مقصود ہو۔ ۵۔ غلام (غلامی سے آزاد ہونے کے لیے) ۶۔ قرضدار ۷۔ مجاہدین فی سبیل اللہ ۸۔ مسافر

مصرفِ زکوٰۃ :

رسول اکرمؐ کا یہ معمول تھا کہ:

ہر جگہ کی زکوٰۃ وہیں کے مستحقین پر تقسیم کر دی جاتی اگر کچھ بچ رہتی تو منگا کر دوسری جگہ بانٹ دیتے۔ جس کے متعلق معلوم ہو جاتا کہ مستحق ہے اسے خود دے دیتے۔ اگر کوئی ایسا شخص طلب کرتا جس کا حال معلوم نہ ہوتا تو یہ کہتے ہوئے دے دیتے کہ:

"مالدار اور کمانے کی صلاحیت رکھنے والے کے لیے زکوٰۃ نہیں ہے۔"

معمول نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) :

جب کوئی اپنی زکوٰۃ حاضر کرتا تو رسول اکرمؐ اُسے دُعا دیتے۔ کبھی فرماتے:

Marfat.com

"اللھم بارک فیہ وفی ابلہ" "اللہ پاک اور اس کے اونٹوں میں برکت دے۔"

کبھی فرماتے:

"اللھم صل علیہ" "اللہ پاک اس پر تیری صلوٰۃ ہو۔"

زکوٰۃ میں اچھا مال چھانٹ کر نہ لیتے صرف درمیانی درجہ کی چیزیں لینے کا حکم دیتے تھے۔

ممانعت و اجازت :

صدقہ دینے والے کو خود اپنا صدقہ خریدنے سے منع فرماتے۔ مالدار کے لیے اجازت تھی کہ اس صدقہ سے فائدہ اٹھائے جو غریب کو دیا جائے اور غریب اسے ہدیہ کر دے۔ چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لوگوں نے کچھ گوشت صدقہ دیا۔ اس نے آپؐ کی خدمت میں بطور تحفہ کے پیش کیا۔ آپؐ نے اس میں سے تناول کیا اور فرمایا:

"بریرہؓ کے لیے صدقہ ہے مگر ہمارے لیے اس کی طرف سے تحفہ ہے۔"

کبھی زکوۃ پر مسلمانوں کے کاموں کے لیے قرض لیتے تھے، کبھی خود زکوۃ صاحب مال سے پیشگی لے لیتے تھے جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا جن سے دو سال کی زکوۃ تمام پیشگی لے لی تھی۔

محصلین کا تعین :

رسول اکرمؐ نے تحصیل دار صرف ان لوگوں کے ہاں بھیجتے تھے۔ جن کے پاس دولت ہوتی۔ مثل زراعت، باغات اور مویشی وغیرہ۔ نخلستان کے مالکوں کے ہاں اندازہ لگانے والوں کو بھیجتے تھے جو پوری طرح دیکھ بھال کرنے کے بعد اندازہ لگاتے تھے کہ اس باغ میں کتنی کھجوریں ہوں گی۔ مگر ساتھ ہی انہیں آپؐ کا یہ حکم بھی تھا کہ ایک ثلث یا ربع چھوڑ کر اندازہ لگائیں تاکہ آفات سماوی سے جو نقصان ہو وہ تخمینہ میں نہ آئے اور مالکوں پر ظلم نہ ہو۔ تخمینہ کے بعد پھر مالکوں کی کوئی نگرانی نہ ہوتی تھی۔ وہ جس طرح چاہتے تھے تصرف کرتے تھے اور آخر میں آکر زکوۃ پیش کر دیتے تھے۔

Marfat.com

رشوت ستانی :

خیبر کے یہودیوں سے سالانہ خراج لیا جاتا تھا اور اس مقصد کے لیے رسول اکرمؐ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے کھیتوں اور باغوں کے معائنہ اور تخمینہ کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ کبھی کبھی یہ لوگ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رشوت دینا چاہتے تو وہ فرماتے:

"حرام کا لالچ دلاتے ہو۔ اللہ کی قسم میں افضل ترین کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں اور تم میرے نزدیک بدترین خلائق اور بندروں اور سوؤروں سے بھی ادنیٰ ہو، لیکن اس انسان کامل کی محبت اور تمہاری عداوت مجھے ظلم بھی نہ کرنے دے گی جو انصاف کی بات ہو گی وہی کروں گا۔"

اس پر وہ لوگ کہتے:

"ایسے ہی انصاف سے زمین و آسمان قائم ہیں۔"

صدقہ فطر :

صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اپنی طرف سے اور ان لوگوں کی طرف سے جن کی وہ کفالت کرتا ہے اس کی مقدار چھوارے، خشک انگور، پنیر یا جو سے ایک صاع (صاع کا وزن ڈھائی سیر ڈھائی چھٹانک بنتا ہے) ہے۔

صدقہ فطر کی ادائیگی :

رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ:

"نماز عید سے پہلے صدقہ نکالتے"

حدیث شریف میں ہے کہ:

"نماز سے پہلے صدقہ دینا بمنزلہ زکوٰۃ مقبول ہے اور نماز کے بعد محض ایک عام "خیرات"

صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

"رسول اکرمؐ نے نماز سے پہلے صدقہ نکالنے کا حکم دیا ہے۔"

صدقہ فطر عہد نبوی ﷺ میں صرف مسکینوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔

Marfat.com

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خیرات :

رسول اکرمؐ جو دوستی میں تمام انسانوں سے بڑھے ہوئے تھے۔ کبھی یہ نہیں ہوا کہ کسی نے کچھ سوال کیا ہو اور آپؐ نے پورا نہ کر دیا ہو۔ آپؐ کو سائل کا سوال پورا کر کے اتنی مسرت ہوتی کہ خود اس سوال کے پورا ہو جانے سے جتنی سائل کو بھی نہ ہوتی تھی۔

آپؐ کی سخاوت کے مختلف طریقے، کسی کو ہبہ کے نام سے دیتے، کسی کو صدقہ کے طور پر، کسی کو ہدیہ کہہ کر، بارہا یہ ہوتا کہ چیز خریدتے اور قیمت زیادہ دے دیتے یا چیز اور قیمت دونوں بخش دیتے۔ قرض لیتے تو اس سے کہیں زیادہ اور کہیں بہتر ادا فرماتے۔ (اسوہ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم)

معمولات عیادت

علاج کی تلقین :

رسول اکرمؐ حالت مرض میں خود بھی دوا کا استعمال فرمایا کرتے تھے اور لوگوں کو بھی علاج کروانے کی تلقین فرماتے۔ آپ فرماتے:

اے اللہ کے بندو! دوا کیا کرو کیونکہ اللہ نے ہر مرض کی شفا مقرر کی ہے۔ بجز ایک مرض کے۔ "ایک مرض کے۔"

لوگوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: "بہت زیادہ بڑھاپا" (ترمذی، زادالمعاد)

آپؐ بیمار کو طبیب سے علاج کرانے کا حکم فرماتے اور پرہیز کرنے کا حکم دیتے۔

(زادالمعاد)

نادان طبیب کو طبابت سے منع فرماتے اور اسے مریض کے نقصان کا ذمہ دار ٹھہراتے۔

(زادالمعاد)

حرام اشیاء کو بطور دوا استعمال کرنے سے منع فرماتے۔ ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی۔ (زادالمعاد)

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا معمول :

رسول اکرمؐ آخری وقت میں بیمار کو اللہ اور آخرت کی یاد دلاتے۔ وصیت اور توبہ کی ہدایت کرتے اور لوگوں سے فرماتے کہ: اس سے کلمہ شہادت کہلواؤ تاکہ اس کی آخری گفتگو یہی ہو۔ جب موت واقع ہو جاتی تو جاہل اور کافر قوموں کی طرف منہ پیٹنے، کپڑے پھاڑنے اور دھاڑیں مار مار کر رونے سے منع کرتے۔

لیکن دل کا رنجیدہ ہونا اور اس طرح رونا کہ آواز نہ نکلے تو یہ خود آپؐ سے ہے۔ آپؐ پر بھی یہ کیفیت طاری ہوتی تھی اور آپؐ فرماتے تھے:

تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا مایرضی الرب

آنکھ روتی ہے دل کڑھتا ہے مگر ہم کہیں گے وہی جس سے پروردگار راضی ہو۔

آپؐ کا معمول تھا کہ ایسے حادثوں پر اللہ کا شکر ادا کرتے "انا للہ" پڑھتے اور وہی کہتے جس میں اللہ کی خوشنودی ہوتی۔

مریض کی عیادت :

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جو بیمار ہو جاتا رسول اکرمؐ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے۔ (زادالمعاد)

مریض کی عیادت کے لیے کوئی دن مقرر کرنا رسول اکرمؐ کے معمول میں نہیں تھا بلکہ آپؐ دن رات تمام اوقات میں (حسب ضرورت) مریضوں کی عیادت فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مریض کے پاس عیادت کرنے کے سلسلے میں شور و شغب نہ کرنا اور کم بیٹھنا بھی سنت ہے۔ (مشکوٰۃ)

رسول اکرمؐ مریض کے قریب تشریف لے جاتے اور اس کے سرہانے بیٹھتے اس کا حال دریافت فرماتے اور پوچھتے طبیعت کیسی ہے۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو بیمار کی پیشانی اور نبض پر ہاتھ رکھتے اور اگر وہ کچھ مانگتا تو اس کے لیے وہ چیز منگواتے اور فرماتے: مریض جو مانگے وہ اس کو دو اگر مضر نہ ہو۔ (حصن حصین)

رسول اکرمؐ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے:

Marfat.com

لاَبَاسَ طھورٌ انشاءاللہ۔ اندیشہ نہیں۔ انشاءاللہ صحت ہے۔

(اسوہ حسنہؐ)

مریض کے لئے دُعا:

رسول اکرم ﷺ جب عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو کبھی آپ مریض کی پیشانی پر دست مبارک رکھتے پھر اس کے سینے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرتے اور دعا کرتے۔

"اے اللہ اسے شفادے۔"

اور کبھی آپ مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو فرماتے: کوئی فکر کی بات نہیں، انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

بسااوقات آپ فرماتے۔ یہ بیماری گناہوں کا کفارہ اور طہور بن جائے گی۔

(زادالمعاد)

رسول اکرم ﷺ مریض کے لئے تین بار دُعا فرماتے۔ جیساکہ آپ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دُعا فرمائی تھی۔ اے اللہ سعدؓ کو شفادے۔ اے اللہ سعدؓ کو شفا دے۔ اے اللہ سعدؓ کو شفادے۔ (زادالمعاد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اکرم ﷺ اپنا داہنا ہاتھ اس کے جسم پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اَذھِبِ اُلبَاسَ رَبَّ النَّاسَ اَشفَ اَنتَ الشافی لاَ شَفَاءَ اَلاَّ شَفَاءَ اِلاَّ شِفَاءَ شِفَاءُ كَ شِفَاءً لاَ یُغَادِ رُسَقَماً ط

اے اللہ، اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما اور شفادے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے۔ ایسی شفادے جو ذرا مرض نہ چھوڑے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب خود بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے اور خود اپنا دستِ مبارک جسم پر پھرتے۔ پھر جب آپؐ کو وہ بیماری لاحق ہوئی جس میں آپؐ نے وفات پائی تو میں وہی معوذات

Marfat.com

پڑھ کر آپؐ پر دم کرتی جن کو پڑھ کر آپؐ دم کیا کرتے تھے اور آپؐ کا دستِ مبارک آپؐ کے جسم پر پھیرتی۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

رسول اکرم ﷺ سے مریض کی پیشانی یا دکھتی ہوئی جگہ پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھنا بھی وارد ہے :

اَللّٰھُمَّ اشفِہ اَللّٰھُمَّ عَافِہ (اے اللہ اس کو شفا دے اور اس کو عافیت دے) یا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتے :

اَسأل اللہ۔ العَظِیمَ رَبَّ العَرشِ العَظِیم اَن یَشفِیکَ ط

میں سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جو بڑا ہے۔ اور عرشِ عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا بخشے۔ (بخاری ۔ مسلم۔ ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا پڑھ کر حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پناہ دیتے تھے۔

اُعِیذُ بِکَلِماتِ اللہِ التامَّۃِ مِن شرِّ کُلِّ شَیطَانٍ وَّ ھَامَّۃٍ وَّمِن کُلِّ عَینٍ لَامَّۃٍ ط

میں تمہیں پناہ دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی ہر شیطان کے شر سے اور ہر زہریلے اور ہر اثر ڈالنے والی ہر آنکھ سے اور فرماتے تھے کہ :

تمہارے جدِ امجد ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسمٰعیل و اسحاق علیہما السلام پر ان کلمات سے دم کرتے تھے۔ (بخاری)

جس کے زخم یا پھوڑا یا کوئی تکلیف ہوتی آپؐ اس پر دم کرتے چنانچہ شہادت کی انگلی زمین پر رکھ دیتے پھر یہ دُعا پڑھتے :

بِسمِ اللہِ تُربَۃِ اَرضِنَا بِرِیقَۃِ بَعضِنَا یُشفٰی سَقِیمُنَا بِاِذنِ رَبِّنَا۔

میں اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا دے۔ اور اس جگہ انگلی پھیرتے۔ (زاد المعاد)

Marfat.com

معمولات تجہیز و تکفین

میت پر ماتم :

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت رسول اکرمؐ تشریف لائے ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں۔ آپؐ نے ان کو بند کیا اور فرمایا جب روح جسم سے نکال لی جاتی ہے تو بینائی بھی اس کے ساتھ چلی جاتی ہے۔ اس لیے موت کے بعد آنکھوں کو بند ہی کر دینا چاہیئے۔ آپؐ کی یہ بات سن کر گھر کے آدمی چلا چلا کر رونے لگے اور اس رنج و صدمہ کی حالت میں ان کی زبان سے ایسی باتیں نکلنے لگیں جو خود ان لوگوں کے حق میں بددُعا تھیں تو آپؐ نے فرمایا:

لوگو! اپنے حق میں خیر اور بھلائی کی دُعا کرو۔ اس لیے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے خود دُعا فرمائی۔

اے اللہ! ابو سلمہؓ کی مغفرت فرما اور اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور اس کے بجائے تو ہی نگرانی فرما اس کے پسماندگان کی او رب العالمین بخش دے ہم کو اور اس کو اور اس کی قبر کو وسیع اور منور فرما۔ (صحیح مسلم)

میت کا بوسہ :

میت کو وفور محبت یا عقیدت سے بوسہ دینا جائز ہے بسا اوقات رسول اکرمؐ میت کا بوسہ لے لیتے جیسا کہ آپؐ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بوسہ لیا اور روئے۔

(زادالمعاد)

میت کے اہل خانہ :

رسول اکرمؐ کی سنت طیبہ یہ بھی تھی کہ:

میت کے اہل خانہ تعزیت کے لیے آنے والے لوگوں کو کھانا نہ کھلائیں بلکہ آپؐ نے حکم دیا کہ دوسرے لوگ (دوست اور عزیز) ان کے لیے کھانا تیار کر کے انہیں بھیجیں۔ یہ چیز اخلاق حسنہ کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے اور پس ماندگان کو سبکدوش کرنے والا عمل ہے۔

(زادالمعاد)

Marfat.com

میت کے اہل خانہ سے تعزیت بھی رسول اکرمؐ کی سنت طیبہ میں داخل تھی۔

سنت یہ ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر سکون و رضا کا ثبوت پیش کیا جائے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جائے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا جائے اور مصیبت کے باعث کپڑے پھاڑنے واویلا اور بین کرتے ہوئے آواز بلند کرنے یا بال منڈوانے سے رسول اکرمؐ نے بیزاری کا اعلان فرمایا ہے۔" (زادالمعاد)

میت کے لیے :

رسول اکرمؐ میت پر ایسے امور سے احسان فرماتے جو اس کے لیے قبر اور قیامت میں سودمند اور نافع ہو جائیں اور اس کے اقارب اور گھر والوں کے ساتھ تعزیت اور پرسش احوال اور تجہیز و تکفین میں مدد کے ساتھ احسان فرماتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھتے اس کے لیے استغفار فرماتے اور اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ مدفن تک جنازے کے ساتھ جاتے اور قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے لیے دُعا فرماتے اور کلمہ ایمان پر ثابت قدم رہنے کی تلقین فرماتے اور منکر نکیر کے سوال و جواب سکھاتے اور اس کی قبر پر مٹی وغیرہ ڈال کر تیار کرتے اور رحمت و مغفرت کے نزول کی خاطر سلام و دُعا سے مخصوص توجہ فرماتے۔

نماز جنازہ :

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ امر ثابت شدہ ہے کہ:

رسول اکرمؐ نے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی اس میں چار تکبیریں تھیں اور یہی مقرر و متعین ہو گیا اور دو سلام کے ساتھ نماز جنازہ ختم فرمائی (یہی مذہب امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا ہے) (مدارج النبوۃ، زادالمعاد)

طریقہ نماز جنازہ :

جنازہ کی نماز ہمیشہ مسجد کے باہر پڑھتے تھے اِلّا یہ کہ کسی وجہ سے مسجد میں پڑھنے

Marfat.com

پر مجبور ہو جائیں۔ جب کوئی جنازہ حاضر کیا جاتا تو پہلے دریافت کرتے کہ میت مقروض تو نہیں؟ اگر میت مقروض ہوتی تو خود جنازہ میں شریک نہ ہوتے مگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اجازت دے دیتے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے مالی حالت درست کر دی تو آپ سب کا قرض ادا کرتے اور سب کے جنازہ کی نماز پڑھاتے تھے۔ میت کا قرض اپنے ذمہ لے لیتے اور اس کا مال و متاع وارثوں کو دے دیتے تھے۔

رسول اکرمؐ جب جنازہ کی نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے۔ اللہ پاک کی حمد و ثنا کرتے اور میت کے حق میں دُعا مانگتے۔ عموماً چار تکبیریں کہتے تھے لیکن مسلم کی روایت ہے کہ:

"پانچ تکبیریں بھی کہی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ کے متعلقہ روایت موجود ہے۔"

حضرت ابن عینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:
صحابہ اہل بدر پر پانچ چھ اور سات تکبیریں کہتے تھے۔

نماز جنازہ کی دُعائیں :

نماز جنازہ سے مقصود میت کے لیے دُعا کرنا ہے اس سلسلے میں رسول اکرمؐ سے بھی بعض دُعائیں مروی ہیں۔ مثلاً

اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر وعذاب النار۔

اللہ پاک اس کی مغفرت کر۔ اس پر رحم کر، اسے بچا، معاف کر، اس کا اترنا اچھا کر، اس کا دروازہ کشادہ کر، اسے پانی، برف، اور یخ میں غسل دے، جنت میں داخل کر، قبر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

نیز یہ دُعا:۔

اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام والنسہ ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان۔ اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ۔

Marfat.com

اللہ پاک ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسلام اور سنت پر زندہ رکھ اور جسے موت دے ایمان پر دے۔ اللہ پاک اس کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں امتحان میں نہ ڈال۔

نیز یہ دُعا:

اللھم انت ربھا وانت خلقتھا وانت ھدیتھا للاسلام وانت قبضت روحھا وتعلم سرھا وعلانیتھا جئنا شفعاء فاغفرلھا۔

الٰہی تو ہی اس کا رب ہے تو نے ہی اسے پیدا کیا۔ تو نے ہی اس کی اسلام کی طرف رہنمائی کی اور اب تو نے ہی اس کی روح قبض کر لی تو اس کا ظاہر باطن جانتا ہے۔ ہم شفاعت کے لیے حاضر ہوئے ہیں اسے بخش دے۔

نماز جنازہ کی قضاء :

رسول اکرمؐ کا یہ معمول تھا کہ اگر جنازہ کی نماز فوت ہو جاتی تو قبر پر جا کر نماز پڑھتے تھے اس کے لیے کسی خاص وقت کی قید نہ تھی۔ جب موقعہ مل جاتا تو نماز پڑھ آتے چنانچہ ایک دن بعد بھی پڑھی ہے، تین دن بعد بھی اور ایک مہینہ بعد بھی۔ مردہ اگر مرد ہوتا تو نماز کے لیے اس کے سر پر کھڑے ہوتے اگر عورت ہوتی تو کمر کے پاس۔ بچہ کی نماز جنازہ بھی پڑھتے اور فرماتے:

"اپنے بچوں کی نماز پڑھو کیونکہ وہ تمہارے لیے جنت میں پیش خیمہ ہوں گے۔"

(ابن ماجہ)

خودکشی کرنے والے اور مال غنیمت چرانے والے پر نماز نہ پڑھتے تھے۔

غائبانہ نماز جنازہ :

رسول اکرمؐ غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے لیکن یہ صحیح ہے کہ:

آپؐ نے شاہ حبشہ نجاشی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی اور حضرت معاویہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی (لیکن ان کی میت رسول اکرمؐ پر منکشف کر دی

Marfat.com

گئی تھی) اور بات رسول اکرمؐ کے لیے خصوصی تھی۔

(اسوہ رسول اکرم ﷺ)

جنازے کے ساتھ :

رسول اکرمؐ جنازے کے ساتھ پاپیادہ تشریف لے جاتے۔ (ترمذی)

اور جب تک جنازہ کندھوں سے اتارا نہ جاتا نہ بیٹھتے۔ فرماتے:

اذا انتم والجنازة فلا تجلسوا حتی توضع

اور ایک روایت ہے جب تک کہ:

"لحد میں نہ رکھا جائے نہ بیٹھو۔" (مدارج النبوۃ)

اہل سنن نے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرمؐ جنازے کے ساتھ جاتے تو پیدل چلتے اور فرماتے میں سوار نہیں ہوتا جب کہ فرشتے پیدل جا رہے ہوں، جب آپ فارغ ہو جاتے تو کبھی پیدل تشریف لاتے کبھی سوار ہو کر تشریف لاتے۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ جب جنازے کے ساتھ چلتے تو خاموش رہتے اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے تھے۔ (ابن سعد)

قبر :

رسول اکرمؐ قبر کو اونچا نہ بناتے اور اسے اینٹ پتھر وغیرہ سے پختہ تعمیر نہ کرتے اور اسے قطعی اور سخت مٹی سے نہ لیتے۔ قبر کے اوپر کوئی عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہ سب بدعت اور مکروہ ہے۔

رسول اکرمؐ کی قبر انور اور آپ کے دونوں صحابہ کی قبریں بھی زمین کے برابر ہیں۔ سنگریزے سرخ اس پر چسپاں ہیں۔ (مدارج النبوۃ، سفر السعادۃ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرض وفات میں وصیت فرمائی تھی کہ:

میرے واسطے بغلی قبر بنائی جائے اور اس کو بند کرنے کے لیے کچی اینٹیں کھڑی کر دی جائیں۔ جس طرح رسول اکرمؐ کے لیے کیا گیا تھا۔ (معارف الحدیث)

رسول اکرمؐ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ:

لحد بنواتے اور قبر گہری کرواتے اور میت کے سر اور پاؤں کی جگہ کو فراخ کرواتے۔ (زادالمعاد)

صحیح حدیث میں ہے کہ:

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کیا تو رسول اکرمؐ نے ایک بھاری پتھر اٹھایا اور ان کی قبر پر رکھ دیا۔ (مدارج النبوۃ)

قبر میں رکھنے کا طریقہ :

رسول اکرمؐ میت کو قبر میں رکھتے تو فرماتے:

"بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" طلوع و غروب اور بیچ دوپہر کے اوقات میں دفن نہ کرتے تھے۔

تدفین کے بعد :

رسول اکرمؐ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو خود بھی استغفار فرماتے اور دوسروں کو بھی فرماتے کہ:

اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (ابوداؤد)

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ:

رسول اکرمؐ نے اپنے فرزند حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر چند سنگریزے رکھے۔ (زادالمعاد)

قبروں پر چلنا اور بیٹھنا :

حدیث شریف میں مروی ہے کہ

رسول اکرمؐ نے قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔"

زیارت قبور :

رسول اکرمؐ کی عادت کریمہ تھی کہ مرنے والوں کی زیارت اس لیے فرماتے کہ:

آپؐ دُعائے ترحم و استغفار فرمائیں۔ (ایسی زیارت جو اس معنی اور غرض کے لیے ہو اور اس میں کسی ہدایت و کرامت کے ارتکاب کی راہ نہ ہو تو یہ زیارت مسنون و مستحب

Marfat.com

ہے)

(مدارج النبوۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا گزر مدینہ ہی میں چند قبروں پر ہوا۔ آپؐ نے ان کی طرف رخ کیا اور فرمایا

السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر

سلام ہو تم پر اے اہل قبر، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم تم سے پیچھے آنے والے ہیں۔

(جامع ترمذی)

معمولات تلاوت و قرأت

تلاوتِ قرآن :

قرآن مجید کی ایک حزب مقرر تھی جسے رسول اکرمؐ ہمیشہ پڑھتے اور کبھی ناغہ نہ فرماتے۔ قرأت میں ترتیل ملحوظ رہتی تھی۔ آپؐ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" سے شروع کرتے تھے۔ آپؐ قرآن بجز جنابت کے ہر حال میں کھڑے، بیٹھے، ٹیک لگائے، وضو، بے وضو پڑھتے رہتے تھے۔ قرآن خوش الحانی اور لے سے پڑھتے اور فرماتے تھے:

قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔ جو قرآن خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ کی آواز تلاوت کے وقت اتنی بلند ہوتی کہ اگر آپؐ حجرہ میں پڑھتے ہوتے تو صحن والے سن سکتے تھے۔ ازواج مطہرات کے حجروں سے آگے آپؐ کی تلاوت کی آواز نہیں جاتی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

Marfat.com

تین راتوں سے کم میں آپؐ قرآن ختم نہیں فرماتے تھے اور جب قرآن ختم فرماتے تو تمام اہل و عیال کو جمع فرماتے اور دُعا کرتے۔ جب قرآن ختم ہوتا تو قرآن کی ابتدائی پانچ آیتیں بھی تلاوت کرتے اور اس کے بعد دُعا فرماتے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

اللہ نے آپ کو حسین صورت کے ساتھ آواز کے حسن سے بھی نوازا تھا۔ مگر قرآن حکیم کی تلاوت گا کر نہیں فرماتے تھے۔

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرمؐ کی قرأت کی کیفیت دریافت کی۔ انہوں نے ایک ایک حرف الگ الگ کرکے صاف صاف کیفیت بتائی اور فرمایا:

رسول اکرمؐ تلاوت میں ہر آیت کو الگ الگ کرکے اس طرح پڑھتے کہ الحمد للہ رب العالمین پر ٹھہرتے۔ پھر الرحمٰن الرحیم پر وقف کرتے پھر مالک یوم الدین پر وقف کرتے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرمؐ کی قرأت کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ:

رسول اکرمؐ مد والے حروف کھینچ کر پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرمؐ کی تلاوت کے بارے میں پوچھا کہ آپؐ آہستہ تلاوت فرماتے تھے یا اونچی آواز سے۔

انہوں نے جواب دیا:

"آپؐ کبھی آہستہ تلاوت فرماتے تھے اور کبھی بلند آواز سے۔"

میں نے کہا۔۔۔۔ الحمد للہ ہر امر میں کس قدر گنجائش رکھ دی ہے جس کا جیسے دل چاہے تلاوت کرے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ گزاری۔ آپؐ نے مسواک کی، وضو کیا، اس کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھی، میں بھی آپؐ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے سورہ بقرہ سے تلاوت کی ابتداء

Marfat.com

کی۔ جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں رحمت و رافت کا ذکر ہوتا تو آپؐ اللہ سے اس کا سوال فرماتے۔ کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں خوف (کا مضمون) ہوتا تو آپؐ اللہ سے دُعا کرتے اور امن کا سوال کرتے۔ (یعنی نماز کے اندر ایسی آیتوں کے مضمون کے حق کو ادا کرنے میں اتنی دیر لگ جاتی تھی کہ تمام رات ایک منزل ہی پڑھنے پاتے تھے۔

معمولات دُعا

نماز کے بعد کی دُعائیں :

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب رسول اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم یہ چاہا کرتے تھے کہ آپؐ کے داہنی جانب کھڑے ہوں آپؐ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) ہماری طرف رخ فرماتے تھے تو میں نے سنا آپؐ اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہے تھے:

"رب قنی عذابك یوم تبعث عبادك"

اے پروردگار مجھے اپنے عذاب سے بچا۔ اس دن جس دن تو بندوں کو اٹھائے اور دوبارہ ان کو زندہ کرے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اکرمؐ ہر نماز کے بعد دُعا کیا کرتے تھے:

"اللھم انی اعوذبك من اللفر والفقر وعذاب القبر"

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور فقر و فاقہ سے اور قبر کے عذاب سے۔ (جامع ترمذی)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یہ دُعا کرتے تھے:

"اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت۔

Marfat.com

اے اللہ میرے سارے گناہ معاف فرما دے جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے جو چھپا کے کیے اور جو اعلانیہ کیے اور جو بھی میں نے زیادتی کی اور وہ گناہ بھی معاف فرما دے جن کا تجھ کو مجھ سے زیادہ علم ہے تو آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی مالک و معبود نہیں۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نماز فجر کے بعد (کبھی کبھی) یہ دُعا کیا کرتے تھے۔

اللھم انی اسئلك علما نافعا وعملا متقبلا ورزقا طیبا

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس علم کا جو نفع مند ہو اور ایسے اعمال کا جو تیری نگاہ میں قابل قبول ہوں اور تجھ سے سائل ہوں حلال طیب روزی کا۔ (جامع زرین)

صبح و شام کی دُعائیں :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام ہوتی تو رسول اکرمؐ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے:

امسینا وامسی الملك للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیئی قدیر۔ اللھم انی اسئلك من خیر ھذہ اللیلتہ وخیر مافیھا واعوذبك من شرھا و شرما فیھا۔ اللھم انی اعوذبك من اللسل والھرم وسوء اللبر وفتنتہ الدنیا وعذاب القبر۔

یہ شام اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور یہ ساری کائنات اللہ ہی کے ہیں۔ ساری حمد و ستائش اسی اللہ کے لیے ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک ساتھی نہیں۔ راج اور ملک اسی کا ہے۔ وہی لائق حمد و ثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ یہ آنے والی رات اور جو کچھ اس رات میں ہونے والا ہے میں

Marfat.com

اس کے خیر کا تجھ سے سائل ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں- پروردگار تیری پناہ سستی اور کاہلی سے (جو امور خیر سے محرومی کا سبب بنتی ہے) تیری پناہ بالکل نکما کر دینے والے بڑھاپے اور کبر سنی کے بُرے اثرات سے تیری پناہ دنیا کے ہر فتنے سے (اور یہاں کی ہر آزمائش سے) تیری پناہ قبر کے عذاب سے- اور

جب صبح ہوتی تو رسول اکرمؐ بس ایک لفظ کی تبدیلی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرتے:

اصبحنا و اصبح الملك لله- الخ "ہماری صبح اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور یہ ساری کائنات اللہ ہی کے ہیں- الخ" (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام یا صبح ہوتی تو رسول اکرمؐ یہ دُعا ضرور کرتے تھے-

اللهم انی اسئلك العفو والعافية فی الدنيا والاخرة- اللهم انی اسئلك العفو والعافية فی دينی و دنياى واهلی ومالی اللهم استر عو راتی وامن دوعاتی اللهم احفظنی من بين يدی ومن خلفی وعن يمينی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتی-"

اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا طالب و سائل ہوں- اے میرے اللہ میں اپنے دین اور دنیا اور اپنے اہل و عیال اور مال کے بارے میں معافی و عافیت کا طلبگار ہوں- اے اللہ میری شرم و عار والی باتوں کی پردہ داری فرما- میرے دل کی گھبراہٹ اور تشویشاک دور فرما کر مجھے امن و اطمینان نصیب فرما- اے اللہ میری حفاظت فرما- میرے آگے سے اور پیچھے سے اور میرے دائیں بائیں اور میرے اوپر کی جانب سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ نیچے کی جانب سے مجھ پر کوئی آفت آئے- مجھے ہمیشہ اس سے محفوظ رکھ- (سنن ابی داؤد)

Marfat.com

سوتے وقت کی دُعائیں :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جب آرام کے لیے بستر پر تشریف لاتے تو اس طرح اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے:

"الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فلم من لا کافی له ولا مودی له۔"

اس اللہ کی حمد اور اس کا شکر جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہماری پوری ضرورتیں عطا فرمائیں اور آرام کے لیے ہمیں ٹھکانا دینے والا ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب رات کو آرام فرمانے کے لیے بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے (یعنی اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر داہنی کروٹ پر قبلہ رولیٹ جاتے جیسا کہ دوسری احادیث میں تفصیل ہے) اور پھر اللہ کے حضور میں عرض کرتے۔

"اللهم باسمك اموت واحیی"

اے اللہ تیرے ہی نام پر مجھے مرنا اور تیرے ہی نام پر مجھے جینا ہے۔

اور جب سو کر اٹھتے تو اللہ کا شکر اس طرح ادا کرتے:

"الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور۔"

حمد و شکر اس اللہ کے لیے جس نے موت طاری کرنے کے بعد ہم کو جلایا اور بالآخر ہمیں اسی کے پاس جانا ہے۔ (صحیح بخاری)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ: جب آپؐ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے اور تین دفعہ یہ دُعا کرتے:

"اللهم قنی عذابك یوم تبعث عبادك"

اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا قیامت کے دن جب کہ سارے بندے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا

Marfat.com

دوامی معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لیے لیٹتے تو:

"قل ھو اللہ احد" "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس"

یہ تینوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور جہاں تک آپؐ کے ہاتھ پہنچ سکتے۔ ان کو جسم مبارک پر پھیرتے۔ پہلے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ تین دفعہ یہ عمل کرتے۔

(سنن ابی داؤد، ترمذی)

بیدار ہوتے وقت کی دُعا :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب رات کو نیند سے بیدار ہوتے تو اللہ کے حضور میں عرض کرتے:

لا الہ الا انت سبحانك اللھم وبحمدك۔ استغفرك لذنبی واسئلك رحمتك اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذھدیتنی وھب لی من لدنك رحمة انك انت الوھاب۔

اے اللہ تو ہی معبود برحق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے ہر حمد و ثنا کا تو ہی سزاوار ہے۔ میں اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا سائل ہوں۔ اے میرے اللہ میرے علم و معرفت میں اضافہ فرما اور میرے دل کی حفاظت فرما کہ تیری طرف سے ہدایت ملنے کے بعد وہ کج روی اختیار نہ کرے۔ اور اپنے کرم سے مجھے اپنی رحمت سے نواز تو بڑی بخشش والا اور بہت عطا فرمانے والا ہے۔

گھر سے باہر نکلتے وقت :

حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا دستور تھا کہ جب گھر سے باہر نکلتے تو کہتے:

"بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذبك من ان نزل او نضل او تظلم او یظلم علینا او نجھل او یجھل علینا۔

Marfat.com

میں اللہ کا نام لے کر نکل رہا ہوں۔ اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے۔ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اس سے کہ ہمارے قدم بہکیں اور ہم غلط راہ پر چلیں (یا ہم دوسروں کی گمراہی اور غلط روی کا ذریعہ بنیں) یا ہم کسی پر ظلم یا زیادتی کی جائے یا ہم کسی کے ساتھ جہالت سے پیش آئیں یا کوئی ہمارے ساتھ جہالت سے پیش آئے۔

(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن نسائی)

مجلس سے اُٹھتے وقت کی دُعا :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ رسول اکرمؐ کسی مجلس سے اٹھیں اور اپنے ساتھ اپنے اصحاب" کے لیے یہ دُعا نہ فرمائیں۔

"اللھم اقسم لنا من خشیتك ما تحول به بیننا وبین معصیتك۔ ومن طاعتك ماتبلغنا به جنتك ومن الیقین ماتھون به علینا مصائب الدنیا۔ ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا۔ واجعله الوارث منا۔ واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا۔ ولاتجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا۔

اے اللہ ہمیں اپنے خوف اور خشیت سے اتنا حصہ دے جو ہمارے درمیان اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے (یعنی تیرے اس خوف کی وجہ سے ہمارے قدم تیری نافرمانیوں کے لیے نہ اٹھ سکیں) اور اپنی طاعت و عبادت سے اتنا حصہ عطا فرما جس سے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے (یعنی جو ہمارے لیے داخلہ جنت کا وسیلہ بن جائے)

اور (قضا و قدر) کے یقین سے اتنا حصہ دے جو ہمارے لیے دنیاوی مصائب کو ہلکا کر دے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اس لائق رکھ کہ اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں اور اپنی دوسری قوتوں سے کام

Marfat.com

لیتے رہیں (یعنی مرتے دم تک ہم آنکھ کان وغیرہ تیری بخشی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے رہیں) اور ان کو ہمارے مرنے کے بعد بھی باقی رکھ (یعنی ان سے ہم کچھ ایسے کام کر جائیں جو ہمارے مرنے کے بعد بھی کام آئیں)

اور اے ہمارے مالک و مولا! جو کوئی ہم پر (یعنی تیرے ایمان والے بندوں پر) ظلم ڈھائے تو تُو اس سے ہمارا بدلہ لے اور جو کوئی ہماری دشمنی پر کمربستہ ہو تو تُو اس کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ہمیں اس کے مقابلے میں غالب اور منصور فرما۔ اور ہم پر ہمارے دین میں کوئی مصیبت نہ آئے (یعنی دینی مصائب اور فتنوں سے خاص طور پر حفاظت فرما) اور اے اللہ ایسا نہ ہو کہ اپنا ہمارا مقصدِ اعظم اور ہمارے علم و نظر کا منتہا بن جائے اور اے اللہ ہم پر کبھی بے رحم دشمنوں کو مسلط نہ فرما) (ترمذی)

بازار جانے کی دُعا :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جب آپؐ بازار جاتے تو کہتے:

بسم اللہ اللھم انی اسئلك خیر ھذہ السوق و خیر مافیھا واعوذبك ان اصیب فیھا صفقة خاسرتة

"میں اللہ نام لے کر بازار جاتا ہوں اے اللہ اس بازار میں اور اس کی چیزوں میں جو خیر اور بھلائی ہو اس کا میں تجھ سے سائل ہوں اور اس میں اور اس کی چیزوں میں جو شر ہو میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں اس بازار میں کوئی گھاٹے کا سودا کروں۔" (دعوات کبیر للبیہقی)

کھانے پینے کی دُعا :

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب کچھ کھاتے پیتے تو کہتے:

Marfat.com

الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین

"حمد و شکر اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں کھانے اور پینے کو دیا اور (اس سے بھی بڑا کرم یہ فرمایا کہ) ہمیں اپنے مسلم بندوں میں بنایا۔"

(ابوداؤد، جامع ترمذی)

کھانا کھلانے والے کے لیے یہ دُعا :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشریف لائے۔ انہوں نے آپؐ کی خدمت میں پکی ہوئی روٹی اور روغن زیتون پیش کیا۔ آپؐ نے اس کو تناول فرمایا اور پھر ان کے لیے اس طرح دُعا فرمائی:

افطر عندکم الصائمون واکل طعاملم الا برار وصلت علیلم الملائلة۔

اللہ کے روزے دار بندے تمہارے ہاں افطار کیا کریں اور ابرار و صالحین تمہارے ہاں کھانا کھایا کریں اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دُعا کیا کریں۔

(سنن ابوداؤد)

آئینہ دیکھنے کی دُعا :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جب آپؐ آئینہ دیکھتے تو کہتے:

"الحمد لله الذی سوی خلقی واحسن صورتی وزان مسنی ما شان من غیری۔"

حمد و شکر اس اللہ کے لیے جس نے میرے جسم کو برابر موزوں بنایا اور مجھے اچھی شکل و صورت عطا فرمائی اور مجھے اس خوشنمائی سے نوازا جس سے دوسرے بہت سے بندوں کو نہیں نوازا گیا۔

(مسندِ بزار)

Marfat.com

شادی کی دُعا اور مبارکباد :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ شادی کرنے والے آدمی کو لفاظ کے ساتھ دُعا اور مبارک باد دیا کرتے تھے:

"بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما في خير

"اللہ تعالیٰ تمہارے لیے مبارک کرے اور تم پر برکتیں نازل کرے اور تم دونوں (میاں اور بیوی) کو خیر اور بھلائی پر جوڑے رکھے۔" یعنی دنیا اور آخرت کی ہر چیز اور بھلائی کے معاملہ میں تم دونوں کے درمیان باہم اتفاق اور تعاون رہے اور شیطان کوئی فتنہ انگیزی نہ کر سکے۔

(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ)

کسی بستی میں داخلے کی دُعا :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ آپؐ کا معمول تھا کہ جب وہ بستی دکھائی دیتی جس میں آپؐ جانے کا ارادہ رکھتے تو پہلے تین دفہ کہتے: اللهم بارك لنا فيها "اے اللہ ہمارے لیے اس بستی کو مبارک کر دے۔"

اس کے بعد یہ دُعا فرماتے:

"اللهم ارزقنا جناها وحببنا الى اهلها وحبب صالحى اهلها الينا"

اے اللہ اس بستی کی اچھی پیداوار کو ہمارا رزق بنا اور ہماری محبت، اس بستی والوں کے دل میں ڈال دے اور اس میں جو تیرے صالح بندے ہوں ان کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما دے۔ (معجم اوسط للطبرانی)

لشکر کو رخصت کرتے وقت کی دُعا :

حضرت عبداللہ الخطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جب آپ لشکر کو رخصت کرتے تو فرماتے:

"استودع الله دينكم ومانتكم وخواتيم اعمالكم"

Marfat.com

میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو اور تمہاری صفت امانت
کو اور تمہارے آخری اعمال کو۔ (سنن ابی داؤد)

دشمن سے خطرے کے وقت :

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کو جب کسی دشمن گروہ کے حملہ کا خطرہ ہوتا تھا تو آپؐ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے تھے:

"اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم"
اے اللہ ہم تجھے ان دشمنوں کے مقابلے میں کرتے ہیں تو ان کو دفع
فرما اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ (مسندِ احمد، سنن ابی داؤد)

فکر و پریشانی کے وقت :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرمؐ کو کوئی فکر اور پریشانی لاحق ہوتی تو آپؐ کی دُعا یہ ہوتی تھی۔

"یا حیی یا قوم برحمتك استغیث"
"اے حی و قیوم بس تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔"
اور (دوسروں سے) فرماتے
(یا ذوالجلال والاکرام سے چمٹے رہو) یعنی اس کلمہ کے ذریعے
اللہ سے استغاثہ اور فریاد کرتے رہو۔
(جامع ترمذی)

خوشی و غم کے وقت :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب کوئی ایسی بات دیکھتے جس سے آپؐ کو مسرت اور خوشی ہوتی تو کہتے:

"الحمد للہ الذی بنعمۃ تتم الصالحات"
"حمد و ستائش اس اللہ کے لیے جس کے فضل و احسان سے
اچھائیاں تکمیل پاتی ہیں۔"
اور جب کوئی ایسی بات دیکھتے جو آپؐ کو ناپسند اور ناگوار ہوتی تو کہتے:

Marfat.com

"الحمد للہ علی کل حال" "ہر حال میں اللہ کی حمد اور اس کا شکر۔"
(ابن النجار)

بادل گرجنے اور بجلی چمکنے کے وقت :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی کڑک سنتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا فرماتے:

"اللھم لاتقتلنا بغضبك ولاتھلکنا بعذابك وعافنا قبل ذلك"

اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے ختم نہ کر اور عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور ہمیں اس سے پہلے عافیت دے۔"

(مسند احمد، جامع ترمذی)

تند و تیز آندھی و ہوا کے وقت :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی تیز ہوا چلتی تھی تو رسول اکرمؐ اپنے زانوؤں کے بل اللہ تعالیٰ کے حضور میں جھک جاتے اور دُعا کرتے تھے کہ:

"اللھم اجعلھا رحمة ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا ولا تجھعلھا ریحا"

اے اللہ یہ ہوا ہمارے حق میں رحمت اور سامان حیات ہو۔ عذاب اور سامان ہلاکت نہ ہو۔ یہ وہ نہ ہو جس کو قرآن نے "ریح" کہا ہے وہ ہو جس کو "ریاح" کہا ہے۔ (مسند شافعی و البیہقی فی الدعوات الکبیر)

بادل کو دیکھ کر :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم لوگ آسمان پر بادل چڑھتا دیکھتے تو رسول اکرمؐ کا حال یہ ہو جاتا کہ جس کام میں آپؐ مشغول ہوتے اس کو چھوڑ کر بادل کی طرف رخ کر لیتے اور اللہ سے دُعا کرتے کہ:

"اللھم انی اعوذبك من شرما فیه"

Marfat.com

"اے اللہ اس بادل میں جو شر ہو اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

پھر اگر وہ بادل چھٹ کر آسمان صاف ہو جاتا تو آپؐ اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے اور اگر وہ بادل برسنے لگتا تو دُعا فرماتے کہ:

"اللھم سقیا نافعا "اے اللہ اس بارش سے پوری سیرابی کر دے اور اس کو نفع مند بنا۔" (ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسند شافعی)

بارش کے لیے دُعا :

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب بارش کے لیے دُعا فرماتے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرتے:

"اللھم اسق عبادک و بھیمتک وانشر رحمتک و احی بلادک المیت"

"اے اللہ اپنے بندوں اور اپنے پیدا کیے ہوئے بے زبان چوپایوں اور جانوروں کو سیراب فرما اپنی رحمت بھیج اور تیری جو بستیاں بارش نہ ہونے کی وجہ سے مردہ ہو گئی ہیں۔ بارش نازل فرما کر ان میں جان ڈال دے۔" (سنن ابی داؤد، موطا امام مالک"

بارش کے وقت دُعا :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب بارش ہوتی دیکھتے تو اللہ تعالیٰ سے دُعا فرماتے:

"اللھم صیبا نافعا" "اے اللہ بھرپور اور نفع مند بارش ہو۔" (صحیح بخاری)

مہینہ کا نیا چاند دیکھتے وقت :

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب کسی مہینہ کا چاند دیکھتے تو اس طرح دُعا فرماتے:

اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی و ربک اللہ۔

اے اللہ یہ چاند ہمارے لیے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کا

Marfat.com

چاند ہو۔اے چاند تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے۔ (جامع ترمذی)

شبِ قدر کی دُعا :

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا۔ حضرتؐ اگر میں شبِ قدر پالوں تو کیا دُعا کروں ؟ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کے حضور میں یوں عرض کرو :

اللھم انک عَفُوٌ تُحِبُّ العفو فاعف عنی

اے اللہ تو قصور والوں کو بہت معاف فرمانے والا ہے اور معاف کر دینا تجھے پسند ہے پس تو مجھے معاف فرمادے۔ (جامع ترمذی)

پناہ کے لیے دُعا :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم اس طرح دُعا کیا کرتے تھے :

اللھم انی اعوذبك من الھم والحزن والعجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین و غلبة الرجال

اے میرے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر سے اور غم سے اور کم ہمتی اور کاہلی و بزدلی سے اور بخیلی و کنجوسی اور قرضہ کے بار سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جامع دعائیں :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ اکثر و بیشتر یہ دُعا کیا کرتے تھے :

اللھم اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عزاب النار

اے میرے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آتش دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ دُعا فرمایا کرتے تھے۔

"اللھم انی اسئلك الھدے والتقی والعفاف والغنی"

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور تقویٰ اور پاک دامنی اور مخلوق کی نامحتاجی۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ دُعا فرمایا کرتے تھے:

"الھم انی اسئلك الصحة والعفة والامانة وحسن الخلق والرضی بالقدر"

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں صحت و تندرستی اور عفت و پاکدامنی اور امانت کی صفت اور اچھے اخلاق اور راضی بہ تقدیر رہنا۔

(دعوات کبیر للبیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دُعا رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کی تھی (وہ دُعا میں برابر کیا کرتا ہوں) اس کو میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ (وہ دُعا یہ ہے)

"اللھم اجعلنی اعظم شلرك واكثر ذكرك واتبع نصحك واحفظ وصیتك"

اے اللہ مجھے ایسا کر دے کہ میں تیری نعمتوں کے شکر کی عظمت و اہمیت کو سمجھوں (تاکہ پھر شکر میں کوتاہی نہ کروں اور تیرا ذکر کثرت سے کروں اور تیری نصیحتوں کی پیروی کروں اور تیری وصیتوں اور حکموں کو یاد رکھوں اور ان کی تعمیل سے غفلت نہ برتوں۔ (جامع ترمذی)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرمؐ سے یہ دُعا روایت کی ہے:

اللھم اجعلنی شلورا واجعلنی صبورا واجعلنی فی عینی صغیرا وفی اعین الناس کبیرا۔

اے اللہ مجھے اپنا شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا بندہ بنا اور مجھے

Marfat.com

اپنی نگاہ میں چھوٹا اور دوسروں کی نگاہ میں بڑا بنا دے۔ (مسندِ بزار)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرم ﷺ کی یہ دعا روایت کی گئی ہے۔

"اَللّٰھُمَّ افتحَ مسامِعَ قلبِی لِزِکرِکَ وَارزُقنِی طاَعَتَکَ وَطَاعَۃَ رَسُولِکَ وَعَمَلاً بِکَتَابِکَ"

اے اللہ اپنے ذکر کے لئے اپنی نصیحت کے لئے میرے دل کے کان کھول دے اور مجھے اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسول پاک کی تابعداری نصیب فرما اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید پر عمل کی توفیق دے۔ (معجم اوسط طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرم ﷺ کی یہ دُعا روایت کی گئی ہے۔

" اَللّٰھُمَّ اَنِی اَسئَلُکَ ایمَاناً یُباَ شِرُ قَلبِی وَیقِیناً صَادِقاً حتّٰی اعلَمَ اَنَّہ' لا یُصِیبُنِی اِلاّ مَاکَتَبتَ لِی وَرِضاً مِن المَعِیشَۃِ بِمَاقَسَمتَ لَی۔"

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دل میں پیوست ہو جائے۔ اور ایسا یقین جس کے بعد یہ حقیقت میرا علم بن جائے کہ مجھ پر صرف وہی تکلیف آئے گی جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے۔ اور میں تجھ سے استدعا ہوں کہ میرا یہ حال کر دے کہ زندگی کا جو سامان تو مجھے دے میں اس پر دل سے راضی ہوں۔ (مسند بزار)

حضرت بُسر بن ارطات رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم سے یہ دعا نقل فرمائی:

اللّٰھُمَّ اَحسِن عاقبتنا فِی الاَمور کُلِھَاَ وَ اَجرنا مِن خِزی الدُنیَا وَعَذَاب الاُخِراہ۔

اے اللہ ہمارے سارے کاموں کا انجام بہتر کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں بچا اور ہماری حفاظت فرما۔

(مسند احمد۔ ابن حبان۔ مستدرک حاکم)

حضرت ام معبد خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے یہ دعا روایت

Marfat.com

کی ہے۔

اللھم طھر قلبی من الخیانۃفانک تعلم خائنۃ الاعین و ما تخفی الصدر۔

اے اللہ میرے دل کو نفاق، میرے اعمال کو ریا کی آمیزش سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھوں کو نظر کی خیانت سے بالکل صاف کر دے تو آنکھوں کو خیانت اور دلوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے تجھ سے میری کوئی چیز مخفی نہیں۔

(نوادر حکیم ترمذی، تاریخ خطیب معارف الحدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا کہ : رات میں نے آپؐ کو دُعا کرتے سنا۔ اس دُعا میں سے الفاظ مجھے پوری طرح پہنچے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے تھے :

"اللھم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری و بارک لی فیما رزقتنی"

اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرمادے اور میرے لئے گھر میں وسعت عطا فرما اور جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لئے برکت دے۔

رسولِ اکرمؐ نے فرمایا :

تم نے دیکھا ان مختصر لفظوں نے کچھ بھی چھوڑا۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرمؐ سے یہ دعا روایت کی ہے۔

اللھم انی اسئلک من فضلک ورحمتک فانہ لا یملکھا الا انت

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت مانگتا ہوں۔ بس تو ہی فضل و رحمت کا مالک ہے۔ (معجم کبیر طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرمؐ سے یہ دعا روایت کی ہے۔

"اللھم انی اسئلك عیشة نقیة ومیته سویة ومردا غیر مخزی ولا فاضح"

"اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں، پاک صاف زندگی اور ڈھنگ کی موت (جس میں کوئی بدنمائی نہ ہو) اور (اصلی وطن آخرت کی طرف؛ ایسی مراجعت جس میں رسوائی اور فضیحت نہ (ہو۔ بزار، مستدرک حاکم)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اکرمؐ سے یہ دُعا روایت کی ہے۔

"اللھم اجعل اوسع رزقك علی عند کبر سنی و انقطاع عمری۔"

اے اللہ میرے بڑھاپے کے دنوں میں اور میری عمر کے آخری حصے میں میری روزی میں زیادہ سے زیادہ وسعت دے۔ (مستدرک حاکم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرمؐ سے یہ دُعا روایت کی ہے:

اللھم اجعل خیر عمری اخرہ وخیر عملی خواتیمہ وخیر ایامی یوم القاك فیہ۔

"اے اللہ میری عمر کے آخری حصے کو میری زندگی کا بہترین حصہ کردے اور میرے آخری عمل میری زندگی کے بہترین عمل ہوں اور میرا سب سے اچھا دن وہ ہو جو تیرے حضور میں میری حاضری کا دن ہو۔" (معجم کبیر طبرانی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اکرمؐ سے یہ دُعا روایت کی ہے:

رب اعط نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا انت ولیھا ومولاھا۔

اے میرے رب میرے نفس کو تقویٰ سے آراستہ فرما اور (اس کی گندگیاں دور فرما کر) اس کو پاکیزہ بنا دے تو ہی سب سے اچھا پاکیزہ بنانے والا ہے تو ہی اس کا والی اور مالک و مولیٰ ہے۔ (مسند احمد)

Marfat.com

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے مجھے یہ دُعا تلقین فرمائی۔

"اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی"

اے میرے اللہ میرے دل میں وہ ڈال جس میں میرے لیے بھلائی اور بہتری ہو اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچا اور اپنی پناہ میں رکھ۔ (جامع ترمذی)

ام المومنین حضرت ام سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب ان کے پاس ہوتے تو اکثر یہ دُعا کیا کرتے تھے:

یامقلب القلوب تبت قلبی علی دینک

اے دلوں کو پلٹنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت و قائم رکھ۔ (جامع ترمذی)

معمولاتِ استراحت

رسول اکرمؐ کی نیند بقدر اعتدال تھی۔ قدر ضرورت سے زیادہ آپ نہ سویا کرتے تھے اور نہ قدر ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو سونے سے باز رکھا کرتے تھے۔ یعنی رسول اکرمؐ خواب بھی فرماتے تھے اور قیام بھی۔ جیسا کہ نوافل و عبادات میں آپ کی عادت کریمہ تھی کبھی رات میں سو جاتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے۔ اس کے بعد پھر سو جاتے۔ اس طرح چند بار سوتے اور اٹھتے تھے۔ اس صورت میں یہ بات درست ہے کہ جو نیند میں دیکھنا چاہتا وہ بھی دیکھ لیتا اور جو بیدار دیکھنا چاہتا وہ بھی دیکھ لیتا۔

(زادالمعاد، مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر اول شب سو جاتے تھے پھر جب آدھی رات اور نصف ثانی شروع ہوتا تو آپ بیدار ہو جاتے، اُٹھ کر مسواک کرتے، آپؐ بقدر ضرورت سوتے اور آرام فرماتے تھے۔ دائیں پہلو کے بل لیٹ کر سوتے اور جب تک آنکھ نہ لگ

Marfat.com

جاتی اللہ کا ذکر کرتے رہتے۔ کبھی اتنا کھانا تناول نہ فرماتے کہ سستی کا غلبہ ہو جائے۔
(مواہب)

بستر استراحت :

حضرت امام باقر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ: رسول اکرمؐ کا بستر کیا تھا؟

انہوں نے فرمایا:

"چمڑے کا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔"

حضرت حفصہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے گھر میں رسول اکرمؐ کا بستر کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا:

ایک ٹاٹ تھا۔ جس کو دوہرا کر کے ہم رسول اکرمؐ کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے ایک رات مجھے خیال آیا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا۔ میں نے اسی طرح کیا۔ صبح رسول اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہ رات میرے نیچے کیا چیز بچھائی گئی تھی۔ میں نے عرض کیا وہی روزمرہ کا بستر تھا صرف اسے چوہرا کر دیا گیا تھا تاکہ زیادہ نرم ہو جائے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: اس کو پہلے حال پر رہنے دو۔ اس کی نرمی مجھے رات کو تہجد میں مانع ہوتی ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ ایک بوریے پر آرام فرما رہے تھے۔ جس کے نشانات رسول اکرمؐ کے بدن اظہر پر ظاہر ہو رہے تھے۔ میں یہ دیکھ کر رونے لگا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ قیصر و کسریٰ تو ریشم و مخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپؐ بوریئے پر رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ رونے کی بات نہیں، ان کے لیے دنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے۔ (خصائل نبویؐ)

اندازِ استراحت :

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اللھم باسمك اموت واحیا۔ "اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا

Marfat.com

ہوں۔" (شمائل ترمذی)

اور جب بیدار ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے:

الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ (خصائل نبویؐ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جس وقت آرام فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دُعا پڑھتے۔

"رب قنی عذابك یوم تبعث عبادك" اے اللہ تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا اس روز جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوی نافلم ممن لا کافی لہ ولا مروی

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہماری (تمام ضروریات کی) کفالت فرمائی اور ہمیں ٹھکانہ بخشا جب کہ کتنے ہی ایسے شخص ہیں جن کا نہ کوئی کفالت کرنے والا ہے اور نہ ہی کوئی ٹھکانہ دینے والا ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ جب رات کو سونے کے لیے لیٹتے تو دونوں ہاتھوں کو دُعا مانگنے کی طرح ملا کر:

سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر ان پر دم فرماتے اور پھر تمام بدن پر سر سے پاؤں تک جہاں جہاں ہاتھ جاتا پھیر لیتے۔ آپؐ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ سر سے ابتداء کرتے اور پھر منہ اور بدن کا اگلا حصہ پھر بقیہ بدن۔" (شمائل ترمذی)

معمولات شب :

رسول اکرمؐ باجماعت نماز عشاء ادا فرمانے کے بعد قیام گاہ پر تشریف لاتے اور

Marfat.com

جس زوجہ مطہرہ کی باری ہوتی اس کی قیام گاہ پر جا کر سوتے۔ آپؐ کو بعد نماز عشاء بات چیت کرنا پسند نہ تھا۔ آپ ہمیشہ داہنی کروٹ سوتے اور اکثر اپنا داہنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر چہرہ قبلہ کی طرف کر لیتے۔ سونے سے پہلے مسواک اپنے سرہانے کے نیچے ضرور رکھتے۔

رسول اکرمؐ سوتے وقت سورہ جمعہ، سورہ تغابن اور سورہ صف کی تلاوت فرماتے تھے۔ پھر جب بیدار ہوتے تو مسواک سے دانت صاف کرتے، وضو کرتے؛ پھر تہجد کی نفلیں پڑھتے، کبھی نفل نماز کے بعد سجدہ میں دیر تک دُعا مانگتے، پھر آرام فرماتے۔ جب فجر کی اذان ہوتی تو اٹھتے۔ حجرہ شریف میں ہی دو رکعت سنت پڑھ کر وہیں داہنی کروٹ ذرا لیٹ رہتے پھر مسجد میں تشریف لاتے اور باجماعت نماز فجر ادا فرماتے۔ (سیرت النبیؐ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ رات کو اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑھ لیتے تھے۔ آپؐ ازواج مطہرات کو بھی حکم فرماتے تھے کہ وہ سونے سے پہلے:

۳۳ مرتبہ الحمدللہ، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں اور جب آپؐ رات کو بستر پر کروٹ بدلتے تو یہ دُعا پڑھتے:

لا الہ الا اللہ الواحد القہار۔ رب السموت والارض وما بینھما۔

"اس یکتا اور قوت والے رب کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو زمین اور آسمان کا اور ان میں ہر چیز کا رب ہے۔"

اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے:

رب اغفر وارحم واھد السبیل الاقوم (مواہب)

رسول اکرمؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ رات کو سونے سے پہلے:

"مسبحات (سورہ حدید، سورہ حشر، سورہ صف، سورہ جمعہ، سورہ تغابن اور سورہ الاعلیٰ) پڑھا کرتے تھے۔" اور ارشاد فرماتے تھے کہ:

"مسبحات میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔"

سونے سے قبل رسول اکرمؐ سے یہ بھی منقول ہے کہ:

Marfat.com

آپؐ۔ الم سجدہ، تبارک الذی، آیۃ الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیات بھی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (فتح الباری، خصائل نبوی)

متفرق معمولاتِ شب

رسول اکرمؐ کھجور کی چھال بھرے چمڑے کے گدے پر، چٹائی پر، ٹاٹ پر، کبھی کبھی بان کی بنی ہوئی چارپائی پر یا چمڑے کو زمین پر بچھا کر آرام فرمایا کرتے تھے۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ عام طور پر سونے سے پہلے وضو کرنے کے عادی تھے۔ اگر رات کے کسی حصے میں آپ کی آنکھ کھلتی تو قضائے حاجت کے بعد صرف چہرے اور ہاتھوں کو دھو کر سوتے۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ عام طور پر سونے سے پہلے دوسرے کپڑے کی تہبند باندھتے اور کُرتہ اتار کر ٹانگ دیتے اور پھر آرام فرمانے سے پہلے بستر کو کپڑے سے جھاڑ لیتے۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ جس ٹاٹ پر آرام فرماتے اس کو ضرور دو تہہ کر کے بچھانے کا حکم دیتے۔

سوتے وقت آپؐ کی سانس کی آواز سنائی دیا کرتی تھی۔ آپؐ کبھی چت لیٹتے اور کبھی پاؤں پر پاؤں رکھ کر آرام فرماتے مگر اس طرح کہ ستر نہ کھلنے پائے (اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسے لیٹنے سے رسول اکرمؐ نے ممانعت فرمائی ہے) (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ رات کو ایسے گھر میں آرام نہ فرماتے جس میں چراغ نہ جلایا گیا ہو۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ سوتے وقت اپنے اہل بیت سے کچھ ادھر ادھر کی باتیں کرتے تھے۔ کبھی گھر کے متعلق اور کبھی تمام مسلمانوں کے معاملات کے متعلق۔ (نشرالطیب)

رسول اکرمؐ رات کا کھانا تناول فرماتے تھے۔ اگرچہ کھجور کے چند دانے ہی کیوں نہ ہوں آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ عشاء کا کھانا چھوڑ دینا بڑھاپا لاتا ہے۔ (ترمذی، زادالمعاد)

رسول اکرمؐ رات کا کھانا کھاتے ہی سو جانے کو پسند نہ فرماتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ)

Marfat.com

رسول اکرمؐ کو جب رات کے وقت باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اٹھتے اور آہستہ سے جوتا پہنتے اور آہستہ سے کواڑ کھولتے اور پھر آہستہ سے باہر چلے جاتے اور پھر جب واپس گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ آہستہ آتے اور آہستہ سے سلام کرتے تاکہ سونے والے کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ رات کو کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے تھے کہ جاگنے والا سن لیتا اور سونے والا نہ جاگتا۔ (زادالمعاد)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جب رات کے وقت سفر کرتے اور آخر شب میں کہیں پڑاؤ ڈالتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر آرام فرماتے اور اگر صبح کے وقت ٹھہرنا ہوتا تو اپنا دایاں بازو کھڑا کرتے اور ہاتھ سر پر رکھ کر آرام فرماتے۔ (شمائل رسولؐ)

رسول اکرمؐ اگر بحالت جنابت آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے ناپاک جگہ کو دھو لیتے اور پھر وضو کرکے سو رہتے۔ (زادالمعاد)

رات کو رسول اکرمؐ آرام فرماتے تو چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کی حاجتی رکھی رہتی۔ جس میں رات کو جاگنے پر پیشاب کرتے تھے۔ آپؐ کے سرہانے ایک سرمہ دانی بھی رکھی رہتی تھی جس میں سے آپؐ سوتے وقت سرمہ لگاتے تھے اور یہ سرمہ دانی سیاہ رنگ کی ہوا کرتی تھی۔

رسول اکرمؐ رات کو سونے سے قبل سرمہ لگاتے تو ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سلائی لگاتے تھے اور کبھی ہر آنکھ میں دو دو مرتبہ اور آخر ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگا لیتے تھے۔

(ابن سعد)

رسول اکرمؐ عشاء سے پہلے کبھی نہیں سوئے۔ (زادالمعاد)

ازدواجی معمولات :

رسول اکرمؐ کا فرمان ہے کہ "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر سلوک کرے اور میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔"

رسول اکرمؐ نے طلاق بھی دی لیکن پھر رجوع فرما لیا۔ ایک ماہ تک ازواج

Marfat.com

مطہرات سے ایلا بھی کیا تھا۔ (ایلا کے معنی ہیں کچھ وقت تک علیحدگی بغیر طلاق کے)

رسول اکرمؐ ازواج مطہرات کے حقوق میں پوری مساوات و عدل ملحوظ رکھتے تھے کسی طرح کا فرق نہ کرتے۔ آپؐ فرماتے: یا اللہ جس کا مجھے اختیار ہے اس کی تقسیم تو میں نے مساوی کر دی لیکن جو بات میرے بس میں نہیں ہے۔ اس پر مجھے ملامت نہ کیجئے گا (اختیاری چیز سے مراد معاملات و معاشرت اور غیراختیاری بات سے مراد محبت و میلان طبع)

رسول اکرمؐ کے ازدواجی معمولات حسن معاشرت اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زانو سے ٹیک بھی لگا لیتے اور اسی حالت میں قرآن کی تلاوت بھی فرماتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ ایام سے ہوتیں مگر آپؐ ان کی طرف التفات فرمایا کرتے۔ یہ سب آپؐ کے اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسن اخلاق اور لطف و کرم کا نتیجہ تھا۔ جب آپ سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کے نام کا قرعہ نکل آتا وہی ساتھ جاتیں پھر کسی کے لیے کوئی عذر نہ رہ جاتا۔ جمہور کا بھی یہی مسلک ہے۔

رسول اکرمؐ بعد نماز عصر تمام ازواج مطہرات کے گھروں پر روزانہ باری باری تشریف لے جاتے اور رات ہو جاتی تو اس زوجہ مطہرہ کے گھر شب بسری کے لیے تشریف لے جاتے جن کی باری ہوتی۔ (اسوہ رسول اکرم ﷺ)

بعض وقت ازواج مطہرات اِدھر اُدھر کے قصے یا گزرے ہوئے واقعات بیان کرتیں تو آپ برابر ہنستے رہتے اور خود بھی کبھی اپنے گذشتہ واقعات سناتے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ ہم میں اس طرح ہنستے، بولتے، بیٹھے رہتے تھے کہ معلوم ہی نہ ہوتا تھا کہ کوئی اولوالعزم نبی ہے لیکن جب کوئی دینی بات ہوتی یا نماز کا وقت آجاتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپؐ وہ آدمی ہی نہیں ہیں۔

کھانے پہننے میں ازواج مطہرات کو کوئی روک ٹوک نہیں تھی۔ جو چاہتیں کھاتیں جو چاہتیں پہنتیں۔ ہرچند عسرت کی وجہ سے اچھا کھانا میسر نہ آتا۔ اہل بیت کے لیے سونے چاندی کے زیور پسند نہ فرماتے۔ اس زمانہ میں ہاتھی دانت کے زیوروں کا رواج تھا۔ آپؐ اس قسم کے زیور پہننے کا حکم دیتے۔ بیویوں کا پاک صاف رہنا پسند

Marfat.com

فرماتے۔ بیویوں پر لعن طعن نہ کرتے نہ ان سے سخت اور درشت لہجہ میں گفتگو پسند کرتے۔ اگر بات ناگوار خاطر ہوتی تو التفات میں کمی کر دیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

جب رسول اکرمؐ گھر کے اندر تشریف لاتے تو نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ مسکراتے ہوئے داخل ہوتے۔ (اسوہ حسنہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ باری کی اتنی پابندی فرماتے تھے کہ کبھی ہم میں سے کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیتے اور ایسا بھی شاذ و نادر ہی ہوتا کہ آپؐ سب ازواج مطہرات کے ہاں روزانہ تشریف نہ لے گئے ہوں۔

رسول اکرمؐ رات کے آخری اور پہلے ہر حصہ میں ازواج مطہرات کے پاس جایا کرتے تھے۔ آپؐ کبھی غسل فرما کر سوتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے۔

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ایک بار حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ اگر تم رسول اکرمؐ کو مجھ سے راضی کر دو تو میں اپنی باری تم کو بخش دوں گی (یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپؐ ان سے کسی بات پر ناراض ہو گئے تھے) انہوں نے کہا کہ:

"اچھی بات ہے"

چنانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپؐ کے پاس حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ عائشہؓ تم کیسے آ گئیں؟ واپس جاؤ یہ تو صفیہؓ کی باری ہے---- انہوں نے جواب دیا کہ: اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور سارا واقع عرض کر دیا۔

رسول اکرمؐ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خوش ہو گئے۔

(اسوہ رسول اکرم ﷺ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رسول اکرمؐ انصار کی لڑکیوں کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کھیلنے کو بلایا کرتے تھے اور جائز امور میں آپؐ بھی ان کے ساتھ ہو جاتے اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانی پیتیں تو آپؐ ان کے ہاتھ سے پیالہ لے کر وہیں لب

Marfat.com

مبارک لگا لیتے جہاں سے انہوں نے پیا تھا۔

اور جب ہڈی پر سے گوشت کھاتیں تو آپؐ وہ جس پر گوشت ہوتا لے کر وہاں منہ لگاتے جہاں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھایا تھا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے ایک بار رسول اکرمؐ کے لیے کچھ کھانا تیار کیا اور کچھ کھانا آپؐ کے لیے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تیار کیا۔ میں نے اپنی لونڈی سے کہا جا (دیکھتی رہ) اگر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا لاویں اور میرے کھانا سے پہلے دسترخوان پر رکھ دیں تو کھانا گرا دینا (چنانچہ) وہ کھانا لائیں اور لونڈی نے اسے گرا دیا۔ رکابی بھی گر گئی (اور ٹوٹ گئی اور جس میں کھانا گرا وہ دسترخوان چمڑے کا تھا۔ اس لیے ضائع نہیں ہوا) رسول اکرمؐ نے اس کھانے کو جمع کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

"تم عائشہؓ سے بدلہ لو یعنی اپنے برتن کے بدلے برتن لو۔" (مسند احمد)

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرمؐ کے پاس حریرہ لائی جو میں نے آپؐ کے لیے تیار کیا تھا۔ میں نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو وہاں موجود تھیں کہا کہ تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے کسی وجہ سے انکار کیا۔ میں نے کہا یا تو کھاؤ ورنہ تمہارا منہ اس حریرہ سے سان دوں گی۔ انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا۔ میں نے حریرہ میں ہاتھ بھر کر ان کا منہ سان دیا۔ رسول اکرمؐ یہ دیکھ کر ہنسے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے مجھ کو (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دبایا (تاکہ مدافعت نہ کر سکیں) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا تم ان کا منہ سان دو۔ انہوں نے میرا منہ سان دیا۔ آپؐ پھر ہنسے۔ (جمع الفوائد)

معمولات لباس و زیبائش

رسول اکرمؐ میلے اور گندے کپڑوں کو مکروہ اور ناپسند جانتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اکرمؐ کا محبوب ترین لباس قمیص (کرتا) تھی اگرچہ تہبند اور چادر شریف بھی بکثرت زیب تن فرماتے تھے۔ لیکن قمیص کا پہننا زیادہ پسندیدہ تھا۔

(شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کا پیرہن مبارک سوتی اور تنگ دامن و آستین والا ہوتا تھا اور آپؐ کے قمیص مبارک میں گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں اور قمیص مبارک میں سینہ کے مقام پر گریبان تھا اور یہی قمیص کی سنت ہے۔

(مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ کالی کملی اوڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ ایک مرتبہ صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے تو آپؐ کے بدن پر ایک سیاہ بالوں کی چادر تھی۔ (شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ جب تکبر و غرور کی مذمت فرماتے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض کرتے یا رسول اللہ ﷺ آدمی پسند کرتا کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتیاں عمدہ ہوں اس پر رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ان اللہ جمیل یحب الجمال۔ (بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے)

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

ان اللہ لطیف یحب اللطافۃ (بے شک اللہ تعالیٰ لطیف ہے اور لطافت کو پسند کرتا ہے)

چنانچہ خود رسول اکرمؐ وفود کے آنے پر ان کے لیے تجمل فرماتے اور جمعہ و عیدین کے لیے بھی آرائش فرماتے اور مستقل جد الباس محفوظ رکھتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ سفید لباس پہننے کو پسند فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ حسین ترین لباس

سفید کپڑوں کا ہے چاہیئے کہ تم میں سے زندہ لوگ بھی پہنیں اور اپنے مردوں کو بھی سفید کفن دیں۔ (شمائل ترمذی، مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ نے پشمینہ یعنی اونی کپڑے بھی پہنے ہیں اور اکثر چادر بھی لپیٹا ہے۔ (مدارج النبوہ)

اکثر حالتوں میں رسول اکرمؐ کا لباس چادر اور آزاربند (یعنی تہبند) ہوتا جو کچھ سخت اور موٹے کپڑے کا ہوتا اور کبھی پشمینہ بھی پہنا ہے۔

منقول ہے کہ آپ کی چادر شریف میں متعدد پیوند لگے ہوئے تھے جسے آپؐ اوڑھا کرتے تھے اور فرماتے:

"میں بندہ ہی ہوں اور بندوں جیسا لباس پہنتا ہوں۔"

لباس کا معمول :

رسول اکرمؐ کی عادت کریمہ لباس شریف میں وسعت اور ترک تکلف تھی۔ مطلب یہ کہ جو پاتے زیب تن فرماتے اور تعین کی تنگی اختیار نہ فرماتے اور کسی خاص قسم کی جستجو نہ فرماتے اور کسی حال میں عمدہ و نفیس کی خواہش نہ فرماتے۔ نہ ادنیٰ و حقیر کا خیال فرماتے جو کچھ میسر ہوتا پہن لیتے اور جو لباس ضرورت کو پورا کر دے اسی پر اکتفا کرتے۔

ویسے لباس کے معاملے میں سب سے بہترین طریقہ جس کا آپؐ نے حکم دیا ہے یا ترغیب دی ہے یا خود اس پر عمل کیا ہے وہ لباس یہ ہے۔

کپاس کا بنا ہوا یا صوف کا یا کتان کا بنا ہوا کوئی سا بھی ہو اور جو بھی لباس میسر آئے پہن لیا جائے۔ آپؐ نے یمنی چادریں، جبہ، قبا، قمیص، پاجامہ، تہبند، چادر (سادہ) موزہ، جوتا ہر چیز استعمال فرمائی ہے۔

آپ نے دھاریدار سیاہ کپڑ (سیاہ دھاری دار) اور سیاہ کپڑا بھی پہنا ہے اور سادہ کپڑا بھی پہنا ہے۔ سادہ لباس اور سبز ریشم کی آستین والا لبادہ بھی پہنا ہے۔ (زادالمعاد)

قمیص مبارک :

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ:

"رسول اکرمؐ کا کرتہ (قمیص) زیادہ لمبا نہ ہوتا تھا نہ اس کی آستین لمبی ہوتی

Marfat.com

تھی۔"

دوسری حدیثوں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل ہے کہ:

"آپؐ کا کرتا ٹخنوں سے اونچا ہوتا تھا۔" (شمائل ترمذی، خصائل نبویؐ)

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ کے کرتے کی آستین پہونچے تک ہوتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ قمیض کی آستین نہ بہت تنگ رکھتے اور نہ بہت کشادہ بلکہ درمیانی ہوتی تھی اور آستین ہاتھ کے گٹے تک رکھتے اور چوغہ وغیرہ نیچے تک مگر انگلیوں سے متجاوز نہ ہوتا تھا۔

رسول اکرمؐ کے سفر کا کرتا (قمیص) وطن کے کرتے سے دامن اور آستین میں کسی قدر چھوٹا ہوتا تھا۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ کی قمیص کا گریبان سینہ پر ہوتا تھا۔ کبھی آپؐ اپنے کرتے کا گریبان کھول لیا کرتے اور سینہ اطہر صاف نظر آتا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لیتے۔ (شمائل ترمذی)

جب رسول اکرمؐ قمیض زیب تن فرماتے تو پہلے سیدھا ہاتھ سیدھی آستین میں ڈالتے اور پھر بایاں ہاتھ بائیں آستین میں۔ (زادالمعاد)

تہبند اور پاجامہ :

رسول اکرمؐ کی عادت مبارکہ لنگی باندھنے کی تھی۔ بعض احادیث سے پاجامہ پہننا بھی ثابت ہے۔ آپؐ کی تہبند چار ہاتھ ایک بالشت لمبی تھی اور تین ہاتھ ایک بالشت چوڑی تھی۔ (شمائل ترمذی)

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ:

چادر چار ہاتھ لمبی اور ڈھائی ہاتھ چوڑی اور تہبند چار ہاتھ اور ایک بالشت اور دو ہاتھ چوڑی۔ تہبند ہمیشہ نصف پنڈلی سے اونچی رکھتے۔ تہبند کا اگلا حصہ پچھلے حصہ سے قدرے نیچا رہتا۔ (خصائل نبوی)

چادر :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کو یمنی منقش چادر کپڑوں میں

زیادہ پسندیدہ تھی۔ (شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ کبھی چادر کو اس طرح اوڑھتے کہ چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر الٹے کاندھے پر ڈال لیتے۔ (زادالمعاد)

آپؐ چادر اوڑھنے میں بہت اہتمام فرماتے تھے کہ بدن ظاہر نہ ہو۔ غالباً لیٹنے کی حالت میں یہ معمول تھا۔ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

میں نے رسول اکرمؐ کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا ہے۔ (شمائل ترمذی)

عمامہ :

عمامہ باندھنا سنت مستحب ہے۔ حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہ منظر گویا اس وقت میرے سامنے ہے جب رسول اکرمؐ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ سیاہ عمامہ آپؐ کے سر مبارک پر تھا اور اس کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان تھا۔ (خصائل نبویؐ)

رسول اکرمؐ جب عمامہ باندھتے تھے تو (شملہ) دونوں شانوں کے درمیان چھوڑ لیتے تھے اور کبھی بے شملہ عمامہ باندھتے تھے۔ (نشرالطیب، شمائل ترمذی)

آپؐ شملہ ایک بالشت کے قریب چھوڑتے، شملہ کی مقدار ہاتھ سے زیادہ بھی ثابت ہے۔ عمامہ تقریباً سات گز ہوتا تھا۔ (خصائل نبویؐ)

ٹوپی :

رسول اکرمؐ سفید ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ وطن میں رسول اکرمؐ سفید کپڑے کی چپٹی ہوئی ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ (السراج المنیر)

لباس زیب تن فرماتے وقت :

حضرت ابو سعد حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ جب نیا لباس پہنتے تو جمعہ کے دن پہنتے۔ سفید لباس تو آپ کو بہت محبوب تھا ہی مگر رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس طبیعت پاک کو بہت زیادہ پسند تھا۔

(زادالمعاد)

(خالص و گہرا سُرخ رنگ طبیعت پاک کو بہت زیادہ ناپسند تھا)

رسول اکرمؐ جب نیا لباس زیب تن فرماتے تو کپڑے کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کا شکر ان الفاظ میں ادا فرماتے:

اللھم لك الحمد كما كسوتنيه اسئلك خيره و خير ما صنع له واعوذبك من شره وشرما صنع له

اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔ جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔

نیز یہ دعا بھی فرماتے تھے:

الحمد لله الذی كسانی ما اوارى به عورتی واتجمل به فی حياتی۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں۔ اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

(زادالمعاد)

لباس کی متفرق سنتیں :

۱۔ رسول اکرمؐ میلے اور گندے کپڑوں کو مکروہ اور ناپسند جانتے تھے۔

(مدارج النبوۃ)

۲۔ جو کپڑا پرانا ہو جاتا اسے آپؐ خیرات کر دیتے تھے۔

(زادالمعاد)

۳۔ آپؐ اکثر سوتی لباس زیب تن فرماتے کبھی کبھی صوف اور کتان کا لباس بھی پہنا ہے۔

(زادالمعاد)

۴۔ آپؐ چادر اوڑھنے میں بہت اہتمام فرماتے تھے تاکہ بدن ظاہر نہ ہو۔ غالباً لیٹنے کی حالت میں یہ معمول تھا۔

(زادالمعاد)

Marfat.com

مُوئے مبارک :

رسول اکرمؐ بالوں میں کثرت سے کنگھی کیا کرتے تھے آپ جس کسی کے پراگندہ اور بکھرے بال دیکھتے تو کراہت سے فرماتے کہ:

"تم میں سے کسی کو وہ نظر نہ آیا ہے یہ اشارہ شیطان کی طرف ہے۔"

اسی طرح آپؐ بہت زیادہ بننے سنورنے اور لمبے بالوں والوں سے بھی کراہت فرماتے۔ اعتدال اور میانہ روی آپؐ کو بہت پسند تھی۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اکرمؐ کے بال نہ بالکل پیچیدہ اور نہ بالکل کھلے ہوئے بلکہ کچھ گنگھریالا پن لیے ہوئے تھے۔ جو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ کے سر مبارک کے بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایات میں کانوں تک اور ایک تیسری روایت میں کانوں کی لو تک تھی۔ ان کے علاوہ کندھوں تک یا کندھوں کے قریب تک کی روایتیں بھی ہیں۔

(شمائل ترمذی)

موہب لدنیہ میں مذکور ہے کہ جب بالوں کے ترشوانے میں طویل وقفہ ہو جاتا تو بال لمبے ہو جاتے اور جب ترشواتے تو چھوٹے ہو جاتے تھے۔ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ:

رسول اکرمؐ بالوں کو ترشواتے تھے۔ منڈواتے نہ تھے لیکن حلق (منڈوانے) کے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ آپؐ حج اور عمرہ کے دو موقعوں کے سوا بال نہیں منڈواتے تھے۔ واللہ اعلم۔ (مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ شروع میں اپنے سر کے بالوں کو بے مانگ نکالے جمع کر لیا کرتے تھے۔ بعد میں آپ مانگ نکالنے لگے تھے۔ (شمائل ترمذی)

آپؐ ایک روز ناغہ کر کے کنگھا کیا کرتے تھے۔ (نشر الطیب)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: گاہے گاہے کنگھی کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

Marfat.com

مونچھیں :

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ مونچھیں تراشتے تھے۔ (زادالمعاد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:
چالیس دن رات نہ گزرنے پائیں کہ تم مونچھیں کٹواؤ۔ ناخن کٹواؤ۔
(صحیح مسلم)

اکثر علماء کی تحقیق یہ ہے کہ مونچھوں کا کترنا سنت ہے لیکن کتروانے میں ایسا مبالغہ ہو کہ مونڈنے کے قریب ہو جائے۔ (خصائل نبویؐ)

ریش مبارک :

قاضی عیاض کی کتاب "الشفاء" میں تحریر ہے کہ:
"آپؐ کی ریش مبارک کے بال اس کثرت سے تھے جس سے آپؐ کا سینہ بھر گیا تھا۔" (مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ کی ریش مبارک اتنی گہری اور گنجان تھی کہ آپؐ کے سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ پانی لگا کر بھی داڑھی مبارک میں کنگھا کیا کرتے تھے۔
(نشرالطیب)

تیل کا استعمال :

رسول اکرمؐ جب سر میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تو:
بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل رکھتے اور پہلے ابروؤں میں تیل لگاتے، پھر آنکھوں پر، پھر سر میں تیل لگاتے، اسی طرح جب داڑھی میں تیل لگاتے تو پہلے آنکھوں پر لگاتے پھر داڑھی میں لگاتے۔ (زادالمعاد)

آپؐ داڑھی مبارکہ میں تیل لگاتے تو داڑھی کے اس حصہ سے شروع فرماتے جو

Marfat.com

گردن سے ملا ہوا ہے اور سر میں تیل لگاتے تو پہلے پیشانی کے رخ سے شروع فرماتے۔

(زادالمعاد)

موئے بغل :

بعض احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ:

"رسول اکرمؐ بغل کے بال اکھیڑ ڈالا کرتے تھے۔ واللہ اعلم"

(مدارج النبوۃ)

موئے زیر ناف :

موئے زیر ناف کے بارے میں احادیث میں آیا ہے کہ:

رسول اکرمؐ ان کو مونڈتے تھے اور بعض میں ہے کہ:

نورہ استعمال فرماتے تھے۔ واللہ اعلم (مدارج النبوۃ)

نعلین شریف :

رسول اکرمؐ چپل نما یا کھڑاؤں نما جوتا پہنا کرتے تھے۔ آپؐ کے نعلین مبارک میں انگلیوں میں پہننے کے دو دو تسمے تھے۔ (ایک انگوٹھے اور سبابہ کی درمیان میں اور ایک وسطی اور اس کے پاس والی انگلی کے درمیان میں) اس کے علاوہ ایک دوہرا تسمہ پشت پر بھی تھا۔

آپؐ کا نعلین پاک ایک بالشت دو انگل لمبا اور سات انگل چوڑا تھا۔

(اسوہ رسول اکرمؐ)

آپؐ اپنا جوتا اٹھاتے تو الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی سے اٹھاتے۔

(شمائل ترمذی)

آپؐ جوتا کبھی کھڑے ہو کر پہنتے اور کبھی بیٹھ کر۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

جب کوئی شخص تم میں سے جوتا پہنے تو داہنی طرف سے ابتداء کرے اور جب نکالے تو بائیں پیر سے پہلے نکالے۔ دایاں پاؤں جوتا پہننے میں مقدم ہونا چاہیئے اور نکالنے میں مؤخر۔

(شمائل ترمذی)

Marfat.com

ناخن ترشوانا :

رسول اکرمؐ کا ناخن ہائے مبارک ترشوانے کا معمول بعض روایات مبارکہ کے مطابق جمعہ اور بعض کے مطابق جمعرات کے دن کا تھا۔ آپؐ ہاتھ کے ناخن ترشوانے میں درج ذیل ترتیب ملحوظ فرماتے تھے۔

دایاں ہاتھ :

شہادت کی انگلی، بیچ کی انگلی، اس کے برابر والی انگلی پھر چھنگلیا۔

بائیں ہاتھ :

چھنگلیا، اس کے برابر والی انگلی، بیچ کی انگلی، اس کے برابر کی انگلی، انگوٹھا، پھر دائیں ہاتھ کا انگوٹھا۔

دایاں پاؤں :

چھنگلیا سے شروع فرماتے اور بالترتیب انگوٹھے پر ختم کرتے۔

بایاں پاؤں :

انگوٹھے سے شروع کرتے اور بالترتیب چھنگلیا پر ختم فرماتے۔

رسول اکرمؐ ہر پندرھویں دن ناخن کاٹتے تھے۔ (شمائل نبویؐ)

سرمہ لگانا :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کی ایک سرمے دانی تھی جس میں آپؐ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عمران بن ابی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

رسول اکرمؐ اپنی داہنی آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے اور بائیں آنکھ میں دو مرتبہ۔

(ابن سعد)

کنگھا کرنا :

حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ جس سے بالوں میں کنگھا کرتے وہ کنگھا ہاتھی دانت کا تھا۔ (ابن سعد)

Marfat.com

آپؐ پہلے داڑھی مبارک اور سر مبارک میں تیل لگاتے اور پھر کنگھا کرتے۔

(ابن سعد)

رسول اکرمؐ سفر میں ہوتے یا حضر میں ہمیشہ بوقت حواب سات چیزیں آپؐ کے سرہانے رکھی رہتیں۔ ۱۔ تیل کی شیشی ۲۔ کنگھا ۳۔ سرمہ دانی ۴۔ قینچی ۵۔ مسواک ۶۔ آئینہ ۷۔ لکڑی کی ایک چھوٹی سی تیغ جو سر کے کھجانے میں کام آتی تھی۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ سوتے وقت مسواک کرتے۔ وضو کرتے اور سر کے بالوں اور داڑھی مبارک میں کنگھا کرتے۔ (زادالمعاد)

خوشبو لگانا :

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:
تین چیزیں نہ لوٹانا چاہئیں: تکیہ، تیل، خوشبو اور دودھ۔
رسول اکرمؐ مشک اور عود کی خوشبو کو تمام خوشبوؤں میں زیادہ محبوب رکھتے تھے۔

(زادالمعاد)

آپؐ خوشبو کی چیز اور خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے اور کثرت سے اس کا استعمال فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔

(نشرالطیب)

ریحان کی خوشبو کو بہت پسند فرماتے اس کے رد کرنے کو منع فرماتے تھے۔

(شمائل ترمذی)

معمولات خورد و نوش

رسول اکرمؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ حلال کھانے سے کبھی پرہیز نہیں فرماتے تھے۔ سالن میں اگر بھنا ہوا گوشت ہوتا تو وہ تناول فرماتے، اگر گوشت نہ ہوتا تو صرف روٹی ہی کھا لیتے اور بعض مرتبہ نہ گوشت ہوتا نہ روٹی، کھجوریں ہی ہوتیں، تو آپؐ وہی کھا لیتے۔ گیہوں کی روٹی ملتی یا جو کی سب کھا لیتے.. اگر حلوہ یا شہد ملتا تو تناول فرماتے۔ اگر کسی

Marfat.com

وقت دودھ میسر ہوتا اور روٹی نہ ہوتی تو آپ دودھ پر اکتفا فرماتے۔ خربوزہ ملتا تو وہ کھا لیتے۔ بہرحال جو حلال اور طیب چیز موجود ہوتی وہ تناول فرماتے اور کوئی چیز کھانے سے انکار نہ فرماتے۔ (شمائل رسولؐ)

کھانا :

رسول اکرمؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ وہ کھانا کھاتے جو آپؐ کے قریب ہوتا کبھی تین کے بجائے چار انگلیوں سے کھانا کھاتے۔ دو انگلیوں سے آپؐ نے کبھی کھانا نہیں کھایا اور فرمایا:

"دو انگلیوں سے کھانا شیطان کا فعل ہے۔"

آپؐ کھانے کی پلیٹ کو انگلیوں سے صاف کرتے اور فرماتے:

"آخری کھانے میں زیادہ برکت ہوتی ہے۔"

آپؐ اس وقت تک انگلیاں چاٹتے رہتے جب تک انگلیاں سُرخ نہ ہو جاتیں اور آپؐ اس وقت تک رومال سے ہاتھ صاف نہ کرتے جب تک ایک ایک انگلی چاٹ نہ لیتے تھے اور فرماتے:

"نہیں معلوم کون سے کھانے میں برکت ہے۔" (شمائل رسولؐ)

کھانے کا طریقہ :

رسول اکرمؐ ٹیک لگا کر کھانا تناول نہ فرماتے تھے۔ آپؐ فرماتے تھے:

"میں بندہ ہوں اور بندوں کی مانند بیٹھتا ہوں اور ایسے ہی کھاتا ہوں جیسے بندے کھاتے ہیں (حضور اکرمؐ کی نشست اس قسم کی تھی کہ گویا ابھی گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں گے) یعنی اکڑوں بیٹھ کر۔" (زادالمعاد)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"میں کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔" (شمائل رسولؐ)

کھانا اگر برتن کی چوٹی تک ہوتا تو آپؐ چوٹی سے کھانا شروع نہ فرماتے بلکہ اپنے سامنے نیچے کی جانب سے شروع کرتے اور فرماتے کہ:

"کھانے میں برکت چوٹی ہی میں ہوتی ہے۔"

(ابن ماجہ، ترمذی، مشکوٰۃ، نشرالطیب، خصائل نبویؐ)

آپؐ جب کسی کھانے میں ہاتھ ڈالتے تو انگلیوں کی جڑوں تک کھانے میں نہیں بھرتے تھے۔ (نشر الطیب)

حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ کو دیکھا:

"آپ تین انگلیوں سے کھانا کھا رہے تھے۔ کن انگلی اس کے ساتھ والی انگلی اور درمیانی انگلی کے ساتھ۔"

پھر میں نے دیکھا:

"آپ ہاتھ صاف کرنے سے پہلے یہ تینوں انگلیاں چاٹ رہے تھے۔" (شمائل رسولؐ)

اگر کوئی چیز پتلی ہوتی تو شاذ و نادر بیچ والی انگلی کے برابر والی انگلی کو بھی استعمال کرتے تھے۔ (خصائل نبویؐ، طبرانی)

بعض روایات میں ہے کہ:

پہلے بیچ کی انگلی چاٹتے تھے اس کے بعد شہادت کی انگلی اس کے بعد انگوٹھا۔ (خصائل نبوی)

آپؐ کھانے کو کبھی نہ سونگھتے تھے اور نہ اس کو بُرا جانتے۔ (نشر الطیب)

کھانے یا پینے کی چیز میں رسول اکرمؐ پھونک نہ مارتے اور نہ اس کو بُرا جانتے۔ (ابن سعد)

کھانے کی ابتدا پر :

رسول اکرمؐ کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھتے اور آخر میں حمد کرتے:

الحمد للہ حمد کثیرا طیبا مبارکا فیہ

(زاد المعاد)

جب کھانا پاس آتا تو فرماتے:

اللھم بارک لنا فی مارزقتنا وقنا عاب النار بسم اللہ

(اے اللہ آپ نے ہمیں جو رزق عنایت فرمایا اس میں ہمیں برکت عنایت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اللہ کے نام سے

Marfat.com

شروع کرتا ہوں)

کھانے کا پہلا لقمہ اُٹھانے پر :

رسول اکرمؐ جب کھانے میں پہلا لقمہ اٹھاتے تو ارشاد فرماتے:

"یا واسع المغفرہ" (اے بہت بخشنے والے)

کھانا تناول فرما چکنے پر :

رسول اکرمؐ جب کھانا تناول فرما چکتے تو ارشاد فرماتے:

الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین-

(شمائل ترمذی)

(سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا)

دسترخوان اٹھ جانے پر :

رسول اکرمؐ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھ جاتا تو آپ ارشاد فرماتے:

الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه غیر ملفی ولا مودع ولا مستغنی عنه ربنا-

(بخاری، زادالمعاد، شمائل ترمذی)

(سب تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں جو بہت ہی عمدہ بڑی بابرکت انداز میں ہوں- اے ہمارے رب ہم اس دسترخوان کو اٹھا رہے ہیں ایسا نہیں کہ یہ کھانا ہمیشہ کے لیے ہمیں کافی ہو گیا ہو اور نہ ہم اس کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ رہے ہیں اور نہ ہم آپ کی اس نعمت سے کبھی مستغنی ہو سکتے ہیں)

مدعو کرنے والے کے لیے :

رسول اکرمؐ جب کہیں مدعو ہوتے تو داعی کے حق میں ان الفاظ سے ضرور دعا فرماتے:

اللهم بارك لهم فی مارزقتهم واغفرلهم وارحمهم

(زادالمعاد، مدارج النبوۃ)

(اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما)

Marfat.com

کھانے کے بعد :

رسول اکرمؐ کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے اور ہاتھوں پر جو تری ہوتی اس کو ہاتھوں، چہرے اور سر مبارک پر مل کر خشک کر لیتے۔

ایک روایت میں:

"اعضائے وضو پر ہاتھ پونچھنا بھی آیا ہے۔" (ابن ماجہ)

پسندیدہ کھانا :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ دیگچی، پیالے اور پلیٹ میں نیچے جو سالن رہ جاتا اسے بہت پسند فرماتے تھے اور آپؐ کے نزدیک مرغوب ترین کھانا، ثرید اور روٹی تھی۔ کبھی آپؐ کرتے کہ پنیر کے ٹکڑوں کو اور روٹی کو ملا کر چور لیتے اور اسے تناول فرماتے آپؐ کو ایسی چوری بہت پسند تھی۔"

ناپسندیدہ کھانا :

رسول اکرمؐ کو گرم کھانا ناپسند تھا۔ جب تک کھانے سے بھاپ اٹھتی رہتی یعنی زیادہ گرم ہوتا۔ آپؐ اسے مکروہ سمجھتے تھے آپؐ گرم کھانا کبھی نہیں کھاتے تھے اور فرماتے:

گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ کھانا ٹھنڈا کر کے کھایا کرو۔ اللہ تعالیٰ آگ کی گرمی ہمیں کھلانا پسند نہیں فرماتا۔

پسندیدہ سالن :

رسول اکرمؐ گوشت کا سالن بہت پسند فرماتے تھے اور فرماتے:

"یہ قوت سامعہ میں اضافہ کرتا ہے اور آخرت میں یہ سید الطعام یعنی تمام کھانوں کا سردار ہے۔" (شمائل رسولؐ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ کو بھنا ہوا گوشت اور سالن میں کدو بہت مرغوب تھا۔"

(ابن سعد، شمائل ترمذی)

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ایک مرتبہ فرمایا:

"سرکہ بھی کیسا اچھا سالن ہے۔" (شمائل ترمذی)

پسندیدہ گوشت :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں پکا ہوا گوشت لایا گیا آپ نے اس میں بونگ کا گوشت لے لیا۔ آپ کو بونگ کا گوشت بہت پسند تھا۔ آپؐ نے اسے دانتوں سے کاٹ کر تناول فرما دیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ کو بونگ کا گوشت بہت مرغوب تھا۔ اسی گوشت میں آپ کو زہر دیا گیا تھا۔ گمان یہ ہے کہ یہود نے رسول اکرمؐ کو جو زہر دیا تھا وہ بونگ کے گوشت میں ہی ملا کر دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ:

رسول اکرمؐ کو بونگ کا گوشت لذت کی وجہ سے زیادہ پسند نہیں تھا۔ بلکہ گوشت کیونکہ گاہے گاہے پکتا تھا اور یہ جلدی گل جاتا ہے اس لیے آپؐ اس کو پسند فرماتے تھے تاکہ جلدی سے فارغ ہو کر اپنے مشاغل اور اہم امور میں مصروف ہوں۔

(شمائل رسولؐ)

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کھانا :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

رسول اکرمؐ کی وفات تک آپؐ کے اہل و عیال نے مسلسل دو دن کبھی جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اکرمؐ نے کبھی سفید میدہ کی روٹی بھی کھائی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ:

"آپؐ کے سامنے آخر عمر تک میدہ آیا بھی نہ ہو گا۔"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اکرمؐ نے کبھی میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا۔ نہ چھوٹی طشتریوں میں کھایا نہ

Marfat.com

آپؐ کے لیے کبھی چپاتی پکائی گئی۔ آپؐ کھانا چمڑے کے دسترخوان پر تناول فرماتے تھے۔
(شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ کا معمول :

رسول اکرمؐ اگر کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے اور کسی ہم جلیس کو کوئی چیز کھانے یا پینے کی عنایت فرماتے تو داہنی طرف بیٹھنے والے کو اس کا زیادہ حقدار سمجھتے اور اس کو دیتے اور اگر بائیں جانب بیٹھنے والے کو عنایت فرمانا چاہتے تو داہنی طرف والے سے اجازت لے لیتے۔ یہ ترتیب اور یہ عمل ہمیشہ ملحوظ رہتا گو بائیں طرف کا آدمی کتنی ہی بڑی شخصیت کا ہوتا۔ (بخاری، مسلم، زادالمعاد)

رسول اکرمؐ جب کہیں مدعو ہوتے اور کوئی شخص بغیر بلائے ساتھ ہو جاتا تو آپؐ اس کو ساتھ لے لیتے مگر داعی کے گھر پہنچنے پر داعی سے اس کے لیے اجازت طلب فرماتے اور اجازت حاصل کرنے پر ہمراہ رکھتے۔ (مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ اپنے مہمانوں سے کھانے کے لیے اصرار فرماتے اور بار بار کہتے۔
ایک بار ایک شخص کو دودھ پلانے کے بعد اس سے بار بار فرمایا:

اشرب۔ اشرب (اور پیو اور پیو)

یہاں تک کہ اس شخص نے قسم کھا کر عرض کیا۔ قسم ہے اس اللہ بزرگ و برتر کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اور گنجائش نہیں ہے۔ (بخاری، مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ کا اگر کسی مجمع میں کھانا تناول فرمانے کا اتفاق ہوتا تو سب سے آخر میں آپؐ ہی اٹھتے کیونکہ بعض آدمی دیر تک کھاتے رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور ایسے لوگ جب دوسروں کو کھانے سے اٹھتا دیکھتے ہیں تو شرم کی وجہ سے خود بھی اٹھ جاتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کا لحاظ فرماتے ہوئے رسول اکرمؐ بھی بہ تکلف تھوڑا تھوڑا کھاتے ہی رہتے۔
(ابن ماجہ، بیہقی، مشکوۃ، زادالمعاد)

مشروبات :

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:
پینے کی تمام چیزوں میں رسول اکرمؐ کو میٹھی اور ٹھنڈی چیز زیادہ مرغوب تھی۔ آپؐ بسا اوقات شہد کو ٹھنڈے پانی میں ملا کر نوش فرماتے۔ (شمائل رسولؐ)

Marfat.com

عادات مبارکہ :

رسول اکرمؐ کی عادات مبارکہ یہ تھیں کہ:

پانی یا دودھ، جو بھی پیتے بیٹھ کر پیتے، کھڑے ہو کر کوئی چیز پینے سے منع فرماتے۔
(شمائل رسولؐ)

آپؐ کسی کھانے کی چیز میں پھونک نہیں مارتے تھے اسی طرح دودھ وغیرہ اگر گرم ہوتا تو اس میں بھی پھونکیں نہیں مارتے تھے۔ برتن میں منہ لگائے لگائے سانس نہیں لیتے تھے۔ منہ برتن سے الگ کر کے سانس لیتے۔ جب کوئی چیز پیتے تو تین گھونٹ اور تین سانس میں پیتے۔ پینے کی چیز اگر تھوڑی ہوتی تو ایک ہی سانس میں نوش فرما لیتے۔ جب کھانے یا پینے کا برتن منہ کے قریب لاتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب کھا یا پی کر برتن منہ سے ہٹاتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے۔ (شمائل رسولؐ)

ایک مرتبہ آپؐ کے لیے ایک برتن میں دودھ اور شہد ملا کر لایا گیا۔ آپؐ نے اسے نوش فرمانے سے انکار کر دیا اور فرمایا:

ایک برتن میں دو پینے کی چیزیں یا ایک برتن میں دو کھانے، میں اسے حرام تو نہیں کرتا مگر ناپسند ضرور کرتا ہوں۔ یہ دکھاوے اور اسراف کی حد میں آ جاتا ہے۔ میں اللہ عزوجل کے آگے تواضع پسند کرتا ہوں جو اللہ کے آگے تواضع اور انکسار کرے گا اللہ اس کے درجے بلند کرے گا۔ (شمائل رسول)

رسول اکرمؐ جب پینے کی چیز کسی مجلس میں تقسیم کراتے تو حکم دیتے کہ عمر کے بڑے لوگوں سے دور شروع کیا جائے اور آپؐ کی عادت مبارکہ یہ بھی تھی کہ جب مجلس میں کسی پینے کی چیز کا دور چل رہا ہوتا اور بار بار پیالہ آ رہا ہوتا تو دوسرا پیالہ آنے پر اس کو اسی جگہ سے شروع کراتے جہاں پہلا دور ختم ہوا تھا۔

رسول اکرمؐ جب اپنے احباب کو کوئی چیز پلاتے تو آپؐ خود سب سے آخر میں نوش فرماتے اور فرماتے ساقی سب سے آخر میں پیتا ہے۔ (اسوہ رسول اکرمؐ)

پسندیدہ مشروب :

رسول اکرمؐ دودھ کو پسند فرماتے تھے آپؐ نے فرمایا:

کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پینے دونوں کے کام آئے بجز دودھ کے کھانے

Marfat.com

کے بعد دعا فرماتے: اللھم زدنا خیراً منہ

اے اللہ ہمیں (یہ) زیادہ (اور) اس سے بہتر عطا فرما۔ (شمائل ترمذی)

آپؐ کبھی خالص دودھ نوش فرماتے اور کبھی سرد پانی ملا کر یعنی لسی۔ (مدارج النبوۃ)

پھل :

رسول اکرمؐ کی خدمت میں جب موسم کا نیا پھل پیش ہوتا تو آپؐ اس کو آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ الفاظ دعا کے طور پر ارشاد فرماتے:

اللھم کما اریتنا اولہ ارنا اخرہ

"اے اللہ جس طرح آپ نے ہمیں اس پھل کا شروع دکھلایا (اسی طرح) اس کا آخر بھی ہمیں دکھا۔"

اور پھر آپؐ کی خدمت میں جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے۔ (زادالمعاد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ کے ساتھی جب موسم کا پھل پہلے پہل دیکھتے تو لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے اگر آپؐ قبول فرماتے تو یہ دعا مانگتے:

اے اللہ تو ہم میں برکت عطا فرما۔ ہمارے پھلوں میں، ہمارے تول میں اور ہمارے ناپ میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ میں خیر و برکت کے لیے دعا کی تھی اور میں مدینہ میں خیر و برکت کی دعا کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ حاضرین مجلس پر نظر ڈالتے اور جو عمر میں سب سے چھوٹا نظر آتا پہلے وہ پھل اسے عطا فرماتے۔

(شمائل رسولؐ)

رسول اکرمؐ اپنے شہر کا ہر پھل جب بھی اس کا موسم شروع ہوتا کھاتے۔ اپنے شہر کے کسی پھل سے پرہیز نہیں فرماتے تھے۔ (شمائل رسولؐ)

پسندیدہ پھل :

رسول اکرمؐ ککڑی اور کھجور ایک ساتھ تناول فرماتے کبھی آپؐ ککڑی اور کھجور ملا کر کھاتے اور اس پر نمک ڈال لیتے۔ یہ آپؐ کے پسندیدہ پھل تھے۔ انگور بھی آپؐ کو بہت مرغوب

Marfat.com

تھے۔

رسول اکرمؐ کھجوریں دائیں ہاتھ سے کھاتے اور تربوز بائیں ہاتھ سے۔ آپؐ تربوز کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے۔ پھلوں کے کھانے میں یہ طریقہ آپؐ کے نزدیک بہت زیادہ مرغوب تھا۔ آپؐ فرماتے:

"تربوز ساتھ ملا کر کھانے سے کھجور کی گرمی کم ہو جاتی ہے۔"

آپؐ تربوز کو روٹی سے یا میٹھا ڈال کر بھی کھا لیتے۔ (شمائل رسولؐ)

حضرت ربیعہ بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ:

میرے چچا حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تازہ کھجوروں کا ایک خوان جن میں چھوٹی چھوٹی روئیں دار ککڑیاں بھی تھیں، مجھے آپؐ کے پاس لے جانے کا حکم دیا۔ میں وہ خوان لے کر رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپؐ کو ککڑی بہت مرغوب تھی۔ میں جس وقت ککڑیاں لے کر حاضر ہوئی۔ آپؐ کے پاس بحرین سے آئے ہوئے کچھ زیورات رکھے تھے۔ آپؐ نے ان میں سے ہاتھ بھر کر کچھ زیورات مجھ کو عطاء فرمائے۔ (شمائل رسول)

معمولات معاشرت

عفو و درگزر

مکہ جب فتح ہوا تو حرم کے صحن میں جہاں آپؐ کو گالیاں دی گئیں۔ آپ پر نجاستیں پھینکی گئیں۔ آپؐ کے قتل کی تجویز ہوئی۔ قریش کے تمام سردار مفتوحانہ کھڑے تھے۔ ان میں وہ بھی تھے جو اسلام کے مٹانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے تھے۔ جو آپؐ کو جھٹلایا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جو آپؐ کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جو خود اس پیکر قدسیؐ کے ساتھ گستاخیوں کا حوصلہ رکھتے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آپؐ پر پتھر پھینکے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آپؐ کے عزیزوں کا خون ناحق کیا۔ ان کے سینے چاک کیے

Marfat.com

تھے اور ان کے دل و جگر کے ٹکڑے کیے تھے۔ وہ بھی تھے جو غریب اور بے کس مسلمانوں کو ستاتے تھے ان کے سینے پر اپنی جفاکاری کی آتشیں مہریں لگاتے تھے۔ ان کو جلتی ریتوں پر لٹاتے تھے۔ دہکتے کوئلوں سے ان کے جسم کو داغتے تھے۔ نیزوں کی انی سے ان کے بدن کو چھیدتے تھے۔ آج یہ سب مجرم سرنگوں تھے۔ پیچھے دس ہزار خون آشام تلواریں محمد مصطفیٰ ﷺ کے اشارے کی منتظر تھیں۔ دفعتاً زبان کھلتی ہے۔ سوال ہوتا ہے۔

"بتاؤ۔ میں آج تم لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کروں؟"

جواب ملتا ہے۔

"محمد (ﷺ) تو ہمارا شریف بھائی اور شریف بھتیجا ہے۔"

ارشاد ہوتا ہے:

آج میں وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے ظالم بھائیوں سے کہا تھا۔

لاتثریث علیلم الیوم۔ آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں۔

اذھبوا فانتم الطلقاء جاؤ تم سب آزاد ہو۔

(سید سلیمان ندویؒ)

جود و سخا :

جود و سخا رسول اکرمؐ کی فطرت تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور خصوصاً رمضان کے مہینے میں آپؐ اور سخاوت فرماتے تھے تمام عمر کسی کے سوال پر "نہیں" کا لفظ فرمایا:

ایک دفعہ ایک شخص خدمت اقدس ﷺ میں آیا اور دیکھا کہ دور تک آپؐ کی بکریوں کا ریوڑ پھیلا ہوا ہے اس نے آپؐ سے درخواست کی اور آپؐ نے سب کی سب دے دیں اس نے اپنے قبیلے میں جاکر کہا کہ:

"اسلام قبول کر لو، محمد ﷺ ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہو جانے کی پروا نہیں کرتے۔"

(شبلی نعمانیؒ)

ایک دفعہ رسول اکرمؐ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

Marfat.com

اے ابوذرؓ مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے میرے پاس ایک اشرفی بھی بچ رہے سوائے اس کے جو ادائے قرض کے لیے ہو تو اے ابوذرؓ - میں اس مال کو دونوں ہاتھوں سے اللہ کی مخلوق میں تقسیم کرکے اٹھوں گا۔"
(صحیح بخاری)

حُسنِ خُلق :

رسول اکرمؐ کا یہ معمول تھا کہ کسی سے ملنے کے وقت ہمیشہ پہلے خود سلام اور مصافحہ فرماتے۔ کوئی شخص جھک کر آپؐ کے کان میں کچھ بات کہتا تو اس وقت تک اس کی طرف سے رُخ نہ پھیرتے جب تک وہ خود منہ نہ ہٹا لے۔ مصافحہ میں بھی یہی معمول تھا۔ یعنی ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑ دے اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ مجلس میں بیٹھتے تو آپؐ کے زانو کبھی ہم نشینوں سے آگے نکلے ہوئے نہ ہوتے۔

ایک دفعہ نجاشی کے ہاں سے ایک سفارت آئی۔ آپؐ نے اس کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور خود بنفس نفیس مہمان داری کے تمام کام انجام دیئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ ہم یہ خدمت انجام دیں گے۔ ارشاد ہوا:

"ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے اس لیے میں ان کی خود خدمت گزاری کرنا چاہتا ہوں۔"

کسی شخص کی کوئی بات ناپسند آتی تو اکثر اس کے سامنے اس کا تذکرہ نہ فرماتے، ایک دفعہ ایک صاحب عرب کے دستور کے مطابق زعفران لگا کر خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے کچھ نہ فرمایا۔ جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو لوگوں سے کہا کہ:

"ان سے کہہ دینا کہ اس کو دھو ڈالیں۔"
(ساقی کوثر)

مہمان نوازی :

رسول اکرمؐ مہمان نوازی میں کافر و مسلمان میں کوئی امتیاز نہ کرتے تھے۔ مشرک و کافر سب آپؐ کے مہمان ہوتے اور آپؐ یکساں ان کی مہمان نوازی کرتے۔ جب اہل حبشہ کا وفد آیا تو آپؐ نے خود اپنے ہاں اتارا اور خود بنفس نفیس ان کی خدمت کی۔

ایک دفعہ ایک کافر مہمان ہوا آپؐ نے اُسے بکری کا دودھ پلایا وہ سارے کا سارا پی گیا۔ آپؐ نے دوسری بکری منگوائی وہ بھی کافی نہ ہوئی۔ غرض سات بکریوں تک نوبت آئی۔

Marfat.com

جب تک وہ سیر نہ ہوا آپؐ پلاتے گئے۔

حضرت مقدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے دو رفیق اس قدر تنگ دست تھے کہ بھوک سے بینائی جاتی رہی۔ ہم لوگوں نے اپنے تکفل (کفالت) کی درخواست کی۔ لیکن کسی نے منظور نہ کی۔ آخر ہم لوگ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ دولت خانہ پر لے گئے اور تین بکریوں کو دکھا کر فرمایا: ان کا دودھ پیا کرو۔ چنانچہ ہم میں سے ہر شخص دودھ دوہ کر اپنا اپنا حصہ پی لیا کرتا تھا۔

انکساری :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ :

رسول اکرمؐ مریضوں کی عیادت فرماتے تھے۔ جنازوں میں شرکت فرماتے تھے۔ درازگوش پر سوار ہو جاتے تھے اور غلاموں کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔

(شمائل ترمذی)

آپؐ خدمت گار کے ساتھ کھانا کھا لیتے اور اس کے ساتھ آٹا گوندھوا لیتے۔ اپنا سودا بازار سے خود لے آتے اور سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور عدل کرنے والے اور عفیف اور سچ بولنے والے تھے۔

(مدارج النبوۃ)

سلام میں سبقت

رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جو بھی آپؐ کے پاس آتا آپؐ سلام کرنے میں سبقت فرماتے تھے اور آنے والے کے سلام کا جواب بھی دیتے تھے۔

(اسوہ رسول اکرمؐ)

افضل شخص

آپؐ کے نزدیک سب میں افضل وہ شخص ہوتا جو عام طور سے سب کا خیر خواہ ہوتا اور سب سے بڑا رتبہ اس شخص کا ہوتا جو لوگوں کی غم خواری اور اعانت بخوبی کرتا۔ (نشر الطیب)

بچوں سے محبت

رسول اکرمؐ جب کسی ماں کو اپنے بچے سے پیار کرتے ہوئے دیکھتے تو بہت متاثر

Marfat.com

ہوتے۔ کبھی ماؤں کی بچوں سے محبت کا ذکر آتا تو فرماتے:

"اللہ تعالیٰ جس شخص کو اولاد دے اور وہ اس سے محبت کرے اور اس کا حق بجالائے تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔"

رسول اکرمؐ جب سفر سے تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے انہیں نہایت شفقت سے اپنے آگے یا پیچھے سواری پر بٹھا لیتے تھے۔ (خصائل نبویؐ)

پیغام پر سلام

جب کسی کا سلام رسول اکرمؐ کو پہنچتا تو آپؐ سلام پہنچانے والے کے ساتھ سلام لانے والے کو بھی سلام کا جواب دیتے اور اس طرح فرماتے:

علیک وعلی فلان سلام (شمائل ترمذی)

خط

رسول اکرمؐ کا خط لکھوانے کے سلسلے میں یہ معمول تھا کہ:

بسم اللہ کے بعد مرسل کا نام لکھواتے اور مرسل الیہ کا نام لکھواتے اس کے بعد خط کا مضمون لکھواتے۔

سوتے کو سلام

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ اگر رات کے وقت گھر میں تشریف لاتے تو اس طرح سلام فرماتے کہ سونے والے کی نیند اچاٹ نہ ہو اور جو جاگتا ہو وہ اسے سُن لے۔ (ادب المفرد)

اجازت

رسول اکرمؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ:

کبھی دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت طلب نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر سلام کرتے اور پھر اندر آنے کی اجازت چاہتے تاکہ اجازت سے قبل مکان کے اندر نظر نہ پہنچے۔ (زادالعاد)

غصہ

رسول اکرمؐ نے کبھی ذاتی معاملہ میں غصہ نہیں کیا اور نہ اپنے نفس کا کسی سے بدلہ

Marfat.com

لیا کسی سے ناراضگی کا اظہار فرماتے تو چہرے کو اس طرف سے پھیر لیتے لیکن زبان سے سخت ست نہ کہتے تھے۔

(ابن سعد)

جب آپ کو کھڑے ہوئے غصہ آتا تو بیٹھ جاتے اور بیٹھے بیٹھے غصہ آتا تو لیٹ جاتے تھے (تاکہ غصہ فرو ہو جائے)

(زادالمعاد)

ایفائے عہد

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بعثت سے پہلے میں نے رسول اکرمؐ سے کوئی چیز خریدی کچھ رقم باقی رہ گئی۔ میں نے آپؐ سے وعدہ کیا کہ اسی جگہ لے کر حاضر ہوتا ہوں۔ پھر میں بھول گیا۔ تین دن کے بعد مجھے یاد آیا۔ میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اکرمؐ اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

"تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا۔ تین دن سے اسی جگہ پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"

(ابوداؤد)

تحمل و بردباری

رسول اکرمؐ نے اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام نہیں لیا۔ آپؐ نے کبھی کسی چیز کو یعنی (آدمی یا جانور کو) اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ اللہ کی راہ میں جو جہاد کیا وہ اور ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ نے اپنے دست مبارک سے اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں مارا۔ نہ کبھی کسی خادم کو نہ کسی عورت (بیوی یا باندی) کو مارا۔"

آپؓ فرماتی ہیں کہ:

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اکرمؐ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے ظلم کا بدلہ لیا ہو البتہ اللہ کی حرمتوں میں سے کسی کی توہین ہوتی (مثلاً کسی حرام فعل کا کوئی مرتکب ہوا ہو) تو رسول اکرمؐ سے زیادہ غصہ والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا۔

(شمائل ترمذی)

مزاح مبارک

ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سواری کی درخواست کی۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

تم کو سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دوں گا وہ شخص حیران ہوا کیونکہ اونٹنی کا بچہ سواری کا کام کب دے سکتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کے بچہ کا کیا کروں گا؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

"کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو۔" (شمائل نبویؐ)

ایک مرتبہ ایک بڑھیا خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت نصیب کرے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

"بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔"

یہ فرما کر آپؐ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور بڑھیا نے رسول اکرمؐ کے الفاظ سنے تو زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جب سے آپؐ نے فرمایا ہے کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی یہ بڑھیا رو رہی ہے آپؐ نے فرمایا کہ:

"اس سے کہہ دو کہ بوڑھی عورتیں جنت میں جائیں گی مگر جوان ہو کر۔"

(شمائل نبوی)

دل جوئی

رسول اکرمؐ سب کی دلجوئی فرماتے۔ ایسا برتاؤ نہ کرتے جس سے کوئی گھبرا جائے ظالموں اور شریروں سے خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر سب کے ساتھ خندہ پیشانی، خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہر کام کو انتظام کے ساتھ کیا کرتے۔ بیٹھتے اٹھتے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے۔ کسی محفل میں تشریف لے جاتے تو جہاں بھی کنارے پر جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ اگر بات کرنے والے کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منہ کر کے بات کرتے۔ (نشر الطیب)

Marfat.com

خبر گیری

رسول اکرمؐ زبان مبارک سے وہی بات فرماتے جس سے ثواب ملے۔ کوئی پردیسی آتا تو اس کی خبر گیری کرتے۔ ہر شخص کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے جس سے ہر شخص کو یہی محسوس ہوتا کہ رسول اکرمؐ کو میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہے اگر کوئی شخص بات کرنے بیٹھ جاتا تو جب تک وہ نہ اٹھے آپؐ نہ اٹھتے تھے۔

(نشر الطیب)

مریض کے لیے دعا

رسول اکرمؐ مریض کے لیے تین بار دعا فرماتے جیسا کہ آپؐ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمائی:

"اے اللہ سعدؓ کو شفا دے۔ اے اللہ سعدؓ کو شفا دے۔ اے اللہ سعدؓ کو شفا دے۔"

(زاد المعاد)

جنازے کے ہمراہ

رسول اکرمؐ جنازے کے ساتھ پا پیادہ تشریف لے جاتے۔ (ترمذی)

اور جب تک جنازہ کندھوں سے اتارا نہ جاتا نہ بیٹھتے فرماتے:

اذا انتم الجنازہ فلا تجلسوا حتی توضع

اور ایک روایت میں ہے جب تک لحد میں نہ رکھا جائے نہ بیٹھو۔ (مدارج النبوۃ)

تدفین کے بعد

رسول اکرمؐ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو خود بھی استغفار فرماتے اور دوسروں کو بھی فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

معمولاتِ سفر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے خود روانہ ہوتے یا کسی کو روانہ فرماتے تو جمعرات کے روز کو روانگی کے لئے مناسب خیال فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سواری کو زیادہ تیز رفتاری سے چلانا پسند فرماتے اور جب دیکھتے کہ سفر لمبا ہے تو رفتار اور تیز کر دیتے۔

سفر میں کہیں پڑاؤ کر کے روانہ ہوتے تو عادت طیبہ تھی کہ صبح کے وقت کوچ فرماتے۔ سفر میں کتنی ہی کم مدت کے لئے ٹھہرتے جب تک نماز دوگانہ ادا نہ فرماتے وہاں سے روانہ نہیں ہوتے۔

جب کوئی مسافر سفر سے واپس آتا اور خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دیتا تو اس سے معانقہ کرتے اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔ (زاد المعاد)

سفر سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے مکان کے اندر تشریف نہیں لے جاتے بلکہ پہلے مسجد میں جا کر نماز دوگانہ ادا فرماتے اور پھر گھر میں تشریف لے جاتے۔ سفر سے تشریف لاتے وقت شہر میں آکر بچے راستے میں ملتے تو ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بٹھا لیتے۔ چھوٹے بچے کو اپنے آگے بٹھاتے اور بڑے کو پیچھے۔ (زاد المعاد)

سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ہوتے اور کوئی کام سب کو کرنا ہوتا (مثلاً کھانا وغیرہ پکانا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کام کاج میں ضرور حصہ لیتے۔ مثلاً ایک پڑاؤ پر سب اصحاب نے کھانا پکانے کا ارادہ کیا اور ہر ایک نے ایک ایک کام اپنے ذمہ لیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیاں چن لانے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ (زاد المعاد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے یا جہاد کے لئے تو اصحاب میں سے کسی ایک صحابی کو اپنے ہمراہ سواری پر بٹھاتے۔ (زاد المعاد)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو ابتدائی دن نکلتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے کہ آپ کی اُمت کو سویرے سویرے سفر کو جانے میں برکت دے۔ اگر مسافر تین ہوتے تو ان کو حکم فرماتے کہ ایک کو امیر بنالیں۔ (زاد المعاد)

سفر پر روانگی کے وقت دُعا :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے روانہ ہوتے اور سواری پر اچھی طرح بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہتے اور پھر دعا کے یہ الفاظ زبان مبارک سے ادا فرماتے :

سُبحَانَ الَّذی سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَاكُنَّاله' مُقرِنِينَ وَاِنَّا اِلیٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ط

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسئَلُكَ فِی سَفَرِنَا هٰذا البِرَّوَالتَّقوٰی وَمِنَ العَمَلِ مَا تَرضٰی ط اَللّٰهُمَ هوِّن عَلَینَا سَفَرَ نَا هٰذَا وَاطوِعَنَّا بُعدَ الأَرضِ ط اَللّٰهُمَّ اَنتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالخَلِیفَةُ فِی الأَهلِ وَ المَالِ ط

(زادالمعاد)

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلا شبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جس سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما اور زمین کی مسافت کو ہم پر آسان فرما۔ اے اللہ آپ ہی رفیق ہیں۔ سفر میں اور خبر گیری کرنے والے گھر بار اور مال میں۔

سواری کے بلندی پر چڑھتے وقت کی دُعا :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری جب کسی بلندی پر چڑھتی تو آپ تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہتے اور یہ دُعا کے یہ الفاظ ادا فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلیٰ كُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الحَمدُ عَلیٰ كُلِّ حَالٍ۔

(زادالمعاد)

"اے اللہ اس بلندی پر شرف آپ ہی کے لئے ہے اور آپ کے لئے ہر حال میں تعریف ہے۔"

سواری کے پستی میں اترتے وقت :

جب سواری کسی پستی میں اترتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ "سبحان اللہ" ادا فرماتے۔

Marfat.com

سواری کے لئے رکاب میں پیر رکھتے وقت :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری کے لئے جب رکاب میں پیر رکھتے تو فرماتے :

"بسم اللہ"۔

گاؤں یا شہر کو دیکھ کر :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب گاؤں یا شہر میں قیام کا ارادہ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دور سے دیکھ لیتے تو زبان مبارک سے تین مرتبہ یہ دعائیہ الفاظ فرماتے :

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیھَا

گاؤں یا شہر میں داخل ہوتے وقت :

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قیام کے ارادے سے کسی گاؤں یا شہر میں داخل ہونے لگتے تو فرماتے :

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَ حَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا۔

اے اللہ نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور ہمیں عزیز کر دیجئے اہلِ شہر کے نزدیک اور ہمیں اہلِ شہر کے نیک لوگوں کی محبت دیجئے۔ (زاد المعاد)

سفر سے واپسی پر :

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سفر پر روانگی کے وقت کی دُعا پڑھتے اور یہ الفاظ مزید اس میں شامل فرماتے :

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

ہم سفر سے آنے والے توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہیں۔ (زاد المعاد)

سفر سے واپسی پر گھر پہنچ کر :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس ہوتے تو اپنے گھر والوں میں

تشریف لاتے تو فرماتے :

"تَوبًا تَوبًا لِرَبِّنَا اَوبًا لاَ یُغَادِرُ عَلَینَا حَوبًا۔"

بہت بہت توبہ کرتے ہیں ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم۔ کہ نہ چھوڑے ہم پر کوئی گناہ۔ (زاد المعاد)

سفر کے لئے رخصت کرتے وقت :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو سفر کے لئے رخصت فرماتے تو زبان پر یہ الفاظ آتے :

اَستَودِعُ اللّٰہ دِینَکَ وَاَمَانَتَکَ وَ خَوَاتِیمَ اَعمَالِکَ۔

اللہ کے سپرد کرتا ہوں میں تیرے دین کو اور تیری قابل حفاظت چیزوں کو اور تیرے اعمال کے انجاموں کو۔ (زاد المعاد)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِدنا مُحمدٍ وَّ بَارِک وَسَلِّم

Marfat.com

معمولاتِ جہاد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد میں یہ معمول تھا کہ :

جب فوج کو کسی مہم پر روانہ فرماتے تو امیر العسکر کو خاص طور پر پرہیز گاری اختیار کرنے اور اپنے رفقاء کے ساتھ نیکی کرنے کی ہدایت فرماتے پھر تمام فوج کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے :

"اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں کفار سے لڑنا۔ خیانت اور بد عہدی نہ کرنا۔ مردوں کے ناک اور کان نہ کاٹنا۔ بچوں کو قتل نہ کرنا۔"

اس کے بعد شرائط جہاد کی تلقین فرماتے جب فوج کو رخصت فرماتے تو یہ الفاظ فرماتے :

"میں تمہارے فرض کو۔ امانت کو اور تمہارے اعمال کے نتائج کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔"

جب خود شریکِ جہاد ہوتے اور حملہ کے مقام پر شب کو پہنچتے تو صبح کا انتظار کرتے۔ صبح ہو جاتی تو حملہ کرتے اگر صبح کے وقت حملہ کرنے کا اتفاق نہ ہوتا تو دوپہر ڈھلے حملہ کرتے۔ جب کوئی مقام فتح ہو جاتا تو اقامت عدل وانصاف کے لیے وہاں پر تین دن قیام فرماتے جب فتح و ظفر کی خبر آتی تو سجدہ شکرانہ بجالاتے جب میدان جہاد میں شریکِ کارزار ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے :

"اے اللہ تو میرا دست وبازو ہے تو میرا مددگار ہے۔ تیرے سہارے پر میں مدافعت کرتا ہوں۔ حملہ کرتا ہوں اور لڑتا ہوں۔"

ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ سوار ہو جانے کے بعد تین تین بار تکبیر و تمہید کرتے پھر یہ دعا پڑھتے۔

سُبحَانَكَ اَنِّیْ ظَلَمتُ نَفسِی فَاغفَرلی اِنَّهٗ لاَ یغفُر الذَنُوبَ اِلاَّ اَنتَ .(سیرت النبیؐ جلد اوّل)

اَللّٰھُمّ صلّی علیٰ سیّدنا محمد عبدكَ و نبیّكَ ورسولك النبّی الامی وعَلیٰ اله واصحابه وَبارِكَ وسلّم ٥

اختتامی دُعا

اے اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت گاہ (قبر) کا رُخ مجھ سے نہ پھیر اور جب تو مجھ کو مارے تو ان کی محبت اور ان کی سنت میں مار۔

اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے اس دُعا کو قبول فرمالے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۸)

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

تعلیمات و معمولات

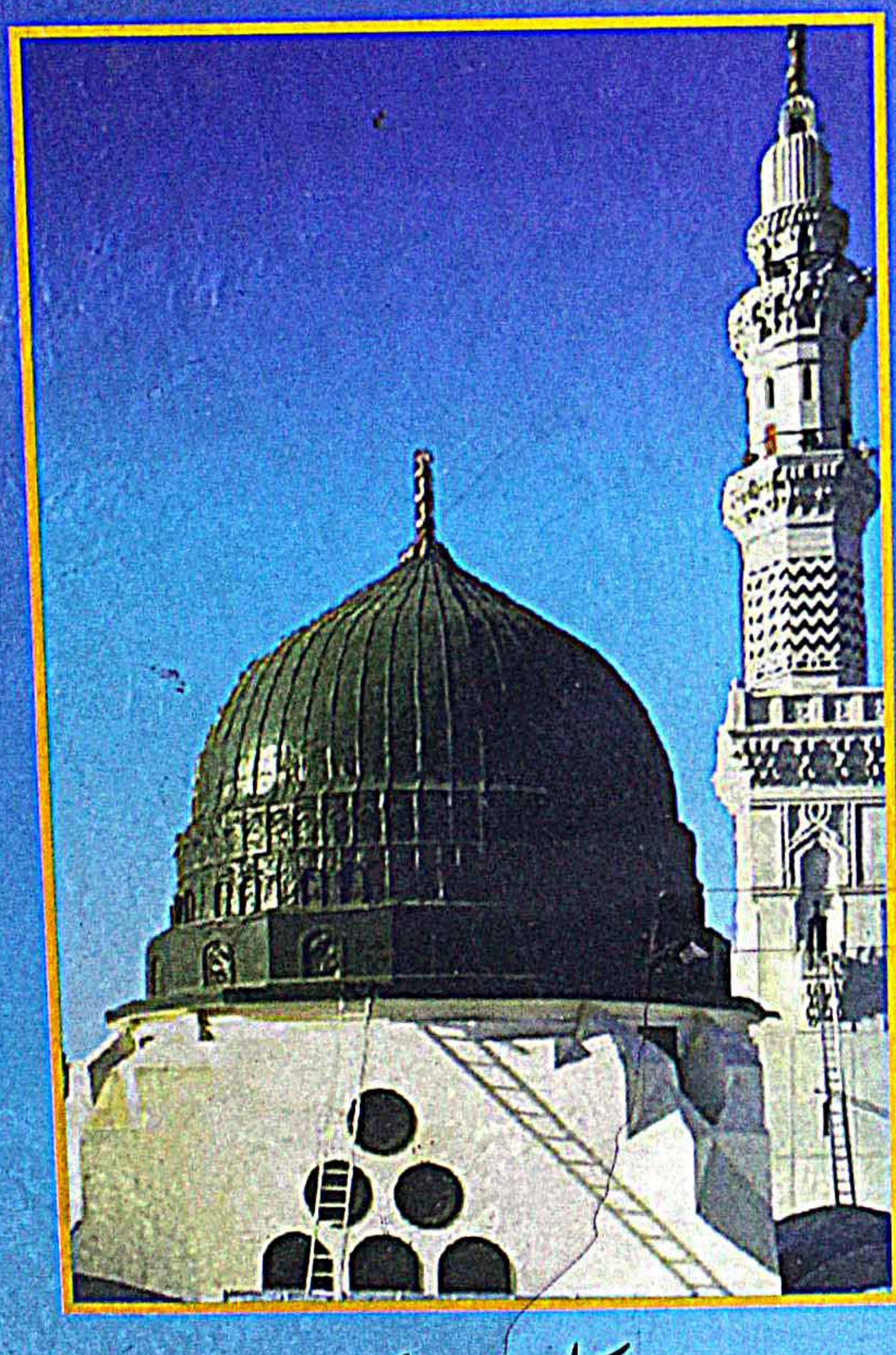

محمد کلیم آرائیں

Marfat.com